

دیوانِ امانت

خزان الصاحت الاربعی نامہ عربی استاد کلام کو

فیض شاعرین مقال اسرار حال و فکر امام قبول نام مخفیہ فیض استاد و رب المثل

میرزا علی نقی صاحب آغا حسن صاحب کتبی

کادیوان جو چنگ و اسب و کمالیج تمام جہان ہو

میرزا حسن صاحب

انجمن الامارت جعفر محمد السقا صلی علیہ وسلم

مطبع مشرقی واقعہ کا نمونہ چھپا

۸۹ هجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و افراوس حمد سخن آفرین کے لیے نہیں ہاں کہ جس نسبت فکر نگاری کو بغیر عرض و ذکر  
 پر کیا اور لغت اوس سؤل مقبول کی لازم ہو کہ جو عالم قدر میں مطلع نبوت اور دنیا میں  
 ہوا اور نسبت اوس کرار غیر ذرا اسد الفالب علی بن ابی طالب کی لازم ہو کہ جسکی  
 نے ہر صرح قامت کفار کی تقطیع کر کے کمال نہایت دیوان اسلام کو مرتب کیا ہوا ہے  
 خوشہ چین ہر من اہل سخن سید حسن تغلق لطف ابی رحیم و مغفور سید آغا حسن تغلق  
 بہ امانت مصنف دیوان ہذا خدمت فیض و رحمت سخن بجان عالی شان میں تدوین کمال  
 اور کیفیت ترتیب دیوان ہذا عرض کرتا ہوں کہ جناب مرحوم و مغفور الفصح اکمل الکمال  
 گل بوستان معانی لیل گلستان سخن دانی حسان بن سحران دوران رونق دہر و عجل حضرت  
 نے نظیر دقیق باتو غیر سخن علم و کمال کو تادم المثل اتع روز شعر و سخن یعنی سید آغا  
 تغلق بہ امانت ابن میر آغا ابن سید علی ابن سید محمد تقی ابن سید علی رضوی شہدی کلندر  
 روضہ جناب علی ابن موسی الرضا علیہ الف تحیۃ و الثناء ولادت با سعادت ان مغفور کی دست مبارک  
 میں ہوئی عین کس کس تحصیل علوم کا شوق رہا مگر نہ رحوم برک شکر گوئی کی طرف  
 طبیعت کو رغبت ہوئی و وجہ اسلام تصنیف و تراویس نے میں عاشق شہید میان لکیر صاحب  
 مرتبہ گوئی اور کلام گوئی میں استاد کامل تھے اور والد ماجد سے ان مغفور کے اور سائن دیکھنا  
 سے نہایت رحم و اتحاد تھا اس سبب ان مغفور کو انکو والد ماجد میان لکیر صاحب کے پاس لکھے  
 اور کہا کہ چاہتا ہوں کہ یہ بندہ زادہ آپ کے علم و کمال سے مستفیض ہو یہ لکیر و سلام میں  
 کیے میان دیکیر صاحب نے اون سلام کو دیکھ کے نہایت تعریف کی اور کہا کہ ابنا میں جب  
 ایسی طبیعت پائی تو اتنا میں درجہ کمال ہو گا یہ لکیر اون سلاموں پر جا بجا اصلاحی



اور امانت شخص کو نہ کیا کچھ دنوں میں یوں سلام گوئی رہی بعد اسکے طبیعت غزل گوئی  
 کی طرف رجوع ہوئی غزل کیلئے میانہ لکیر صاحب کو سنائی اور انھوں نے غزل کیا کہ میں غزل  
 نہیں کرتا اس وجہ سے اسکی اصلاح میں معذور ہوں مگر غزل گوئی میں کئی دوست سیر  
 کامل ہیں اگر کہ تو یہ غزل میں دھندلے کہا دونوں یوں انکے خلاف مزاج ہوا اور مددگار بن جائے  
 غزل گوئی اختیار کی تھوڑے عرصے میں برس کے میں بسلیب باض بارہ خود بخود زبان بند ہو گئی  
 اور زبیر علیہ تحریہ کلام کرنا اختیار کیا اس لئے کاری اور خاموشی میں شہر گوئی درجہ کمال کو  
 پہنچی اور امر اور شرفائے شہر شقائق و مداح ہوئے اور اکثر لوگ شاگرد ہوئے اسی عالم عربی  
 میں بعد امتحانات کامل صاحب علم مرزا جہا یوں بخت بہادر بی شاگرد ہوئے بکوشش تمام انھوں  
 نے دیوان نکاح کیا وہ دیوان ایسا فاضل اور تامل تھا کہ ایک غزل بھی حسین کی کہن ہوئی  
 پھر اسی شان میں ایک اسوخت نہایت عاشقانہ اور دل چسپ ایک سو دس بند کا ایک ایک دست  
 وہ اسوخت ان سے بہت سے لیکر اپنے پاس بند کر رکھا اور کہا کہ یہ اسوخت باعث میر فرخ کا  
 ہو گا کہ سو اسیر اور کسی انکے دوست اور شاگرد کے پاس گانے گانے بہت اسوخت کو  
 مانگا مگر انھوں نے دنیا اسوخت کی کہ پر یہ اسوخت مشہور کہ شہر آفاق ہوا اور  
 سات بند کا ہر مسئلہ ہجری میں تصنیف کیا اس اسوخت کے تصنیف کرنے میں تین بار  
 ایسے علیل ہوئے کہ نوبت ہلاکت پہنچی تھی ابھی اسوخت مذکور نا تمام ہی تھا کہ دل کو سوز  
 زیارت عتبات عالیات پیدا ہوا اور مسئلہ ہجری میں زیارت شریف ہو کر برکت  
 جناب امام حسین بعد دعا کے جو زبان کہ بند ہو گئی تھی خود بخود روضہ متبرکہ میں بعد دس  
 برس گویا ہو گئی اور مددگار باتین کو نے لکے مگر کچھ لکنت زبان میں تاہم لکے ہی کیس  
 میں زیارت شریف پہنچے پھر وارد لکھنؤ ہوئے اور اسوخت نا تمام کو تمام کیا اور مسئلہ ہجری

ایک محفل قرار دی کہ تمام امر اور روسا اور شہر کے شہر جمع ہو گئے اور وہ اس وقت باوجود اس  
 طول کے ایک جلسے میں بیٹھا گیا اور پھر بھی لوگ مشتاق سے ہمہ بعد اس کے وہ اس وقت  
 صد بار شہر میں چھپا اور آج تک چھپتا جاتا ہو بعد اس کے احباب نے فرمائش کی کہ قصہ  
 راجہ اندر اس طرح نظم کیجئے کہ ہمیں غزلین اور شہنوی اور شہر پریان اور یولیان اور  
 بسنت اور ساولن اور دوسے اور چند ہوں تاکہ اس باب میں بھی طبیعت کی حیرت  
 اور ذہن کی وسائی دیکھیں بسبب صراحت و سنت و یار چار و ناچار شہر کے ہجری میں یہ تصنیف  
 کیا اور اندر سبھا اس کا نام لکھا کہ آج تک خاص عام کی زبان پر جاری ہو اور صد ہا مرتبہ چھپنے  
 کی نوبت آئی مگر چونکہ اندر سبھا کا تصنیف کرنا خلاف شان و تہذیب جناب مغفور تھا  
 اس لیے اس کتاب اپنا تخلص نکال لیا اور جایا جی بجا تخلص لفظ اوستا رکھ دیا مگر عاشقانہ  
 غزلان میں جو تخلص امانت تھا وہی باقی رکھا پھر شہر کے ہجری میں چند غزلین اور مسدس اور  
 مثنوی اور ترجیع بند اور خمسہ ایک جا جمع کیے اور گلدستہ امانت اس کا نام رکھا یہ بھی  
 کئی بار شہر میں چھپا اور مطبوعہ خلایق ہو سکے مشہور ہوا اور جب سے یہ مرحوم منفعہ  
 زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہو سکے تھے مرنے کوئی اختیار کی تھی پہلے ہی  
 ہند کے حال کا مرنے پر ریت لیا کہا کہ موجد اس مضمون کے ہو گئے مرنے پر ریت لیا  
 مجالس میں پڑھا گیا اور مرغوب خلایق ہوا کہ اہل مطبع نے بسبب شہر کے چھاپے یا  
 بعد اس کے سو سو آٹھ مرنے پر ریت و زمیہ فصیح و بلیغ محاورہ اردو میں کہ چھپنے  
 سنا میں تازہ ہیں تصنیف کیے کہ بجا اس شہر اور مجمع ہاسے شرفا اور امر اور  
 شہر میں پڑھے گئے اور شہرہ آفاق ہو گئے بلکہ آج تک اس شہر بلکہ اور اکثر  
 شہروں میں مشہور و معروف ہیں اور لوگ مجالس میں پڑھتے ہیں بعد اس کے

منفوق کو شوق پہیلیان اور چستان اور محاکمے کا ہوا کہ بڑے بڑے  
نکتہ فہم اور معنی برس اوسکے بتلنے اور پوچھنے میں عاجز آئے قصہ مختصر شہر  
جمادی الاول کے اٹھائیسویں تاریخ روز شنبہ وقت عصر شہر کلا بھری تین  
عارضہ مستقل سے انتقال کیا شہر لکھنؤ میں قریب امام باڑہ آغا باقر مسافر خانہ  
میں اوس آفتاب علم کمال کو زیر زمین چھپایا گریبان ہر دوست و غمگسار  
ہوا زمانہ اندہ سے نظر دن میں تیرہ قرار ہوا روز مجلس سووم اس حقیر نے  
اوان منفقور کے احباب اور تلامذہ کی خدمت میں عرض کی کہ اس ذریعہ بیدار  
کو منظور ہو کہ دیوان ان مرحوم کا مرتب ہو لہذا سب کی خدمت میں عرض  
ہو کہ جب قدر کلام جسکے پاس ہوا اس حقیر کو عنایت کرے چند غزلین اس طرح  
مکمل ہوئیں اور اکثر غزلین جو انان عاشقانہ مزاج کی زبان پر تھیں کا تیسرے  
انجمن لکھوایا اور مسودات مصنف سے مطابق کر کے داخل دیوان کیا قصہ  
مختصر تین برس چھ مہینے یعنی شہر کلا بھری میں اس دیوان بلاغت عنوان کو مرتب  
کیا اور تاریخی نام اسکا خزائن الفصاحت رکھا جو کہ اب چھپوانا دیوان  
ہذا کا بنظر تفریح طلبان ہر خاص و عام کے منظور ہوا پس حق تصنیف  
جانب والد مرحوم سے اور حق تالیف جانب اپنی سے حافظ عبدالستار خاں صاحب  
وصافظ دوست محمد صاحب کو ہدیہ کیا لہذا اب ناظرین مشتاقین اور صاحبان  
مطالع سے امید ہو کہ اس گنجستان بخیان کی سیر کریں اس حقیر کو بدلے خیر یاد  
فرماویں اور بغیر اجازت صاحبان موصوفین کے قصہ طبع نہ فرماویں فقط

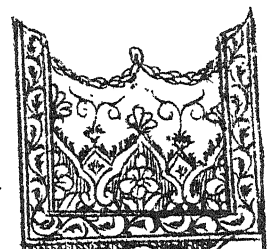
ببین فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان

از قضاوت سید احمد حسن خراسانی فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان



بفرمایش حضرت امام محمد باقر علیه السلام فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان

درین مقام حضرت امام محمد باقر علیه السلام فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان فیق ان

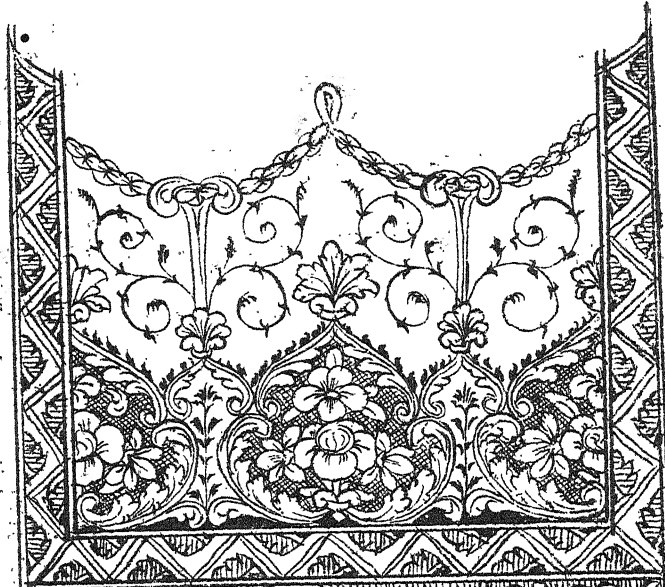


مقدت اللہ کے ہوجاؤں میں  
عالم نظر آتا ہے اگر حسن بتاؤں  
بیل کی طرح شش بین نالہ ہوں  
ہو گل کیسا چمن ہر دو جہان کا

۲

پوشیدہ پہلا کہ سکے اس کی کیا  
راوندہ واقف ہو نہ سر از نہان کا  
دم مارنے کی جا نہیں اس صاحب کمال  
خاکہ و لعل و خضر میں جو گماں کا

لب پہ پہیہ صبح پہیہ شام کا  
شکر و سکا دار سکے کیا نہ ہون کا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا کیا ہو کرم مجھ پہ خدائی دو جہان کا  
تازہ ہو چمن حمد خدائی دو جہان کا  
جو آگیا اس اہلین سالک ہی ٹھہرا  
دریا گری میں ہیں سو طرح کے جلو  
صحرا میں نہ دریا میں نہیں نہ نیکیت  
دیکھ تو کوئی غوری ہر در سے گری  
دریا غضب حبش میں آئی تو غضب  
غم آینا وہیں ہو گیا شاد سی شیل

شکر اوس کا ادا کر سکی کیا نہ ہون کا  
کچھ دخل نہیں گلشن قدرت میں ان کا  
گمراہ ہوا جو نہ بیان کا نہ وہاں کا  
دیکھو صرف چشم میں عالم دریاں کا  
سوجو دو ہر پر نام نہیں اس کی نشاں کا  
شادی کہیں چچی کی کہیں غم ہواں کا  
غرقاب غینہ ابھی ہوا جاں کا  
جہان نام لیا رنج میں اس راحت کا

شکر و سکا دار سکے کیا نہ ہون کا  
لب پہ پہیہ صبح پہیہ شام کا  
شکر و سکا دار سکے کیا نہ ہون کا  
لب پہ پہیہ صبح پہیہ شام کا

لکھو نکر فخر ہو ہر اک پیہر پر محمد کو  
 جسی جایی کمری جی جسی جایی کر جو تار  
 کہوں نور مجسم کیوں نہ اندام منو کو  
 سرمہ می بت کھلو کر کیا اسلام کو در  
 جو اسکا دوست ہو اللہ کا وہ بیشک ہی  
 سیکشی شان میں ہی آیہ لولاک آیا ہی  
 پڑ ہو صل علی یارو محمد وہ محمد ہی  
 اگر یہ یاد نکرتا ہی محمد تجھ کو دنیا میں

بناؤ تو کہ حیدر سا وحی تھا کس طرح کا  
 محمد مالک مختار جو سرکار داو کا  
 زمین پر سایہ ہوتا تھا نہ ظاہر نہ باطن کا  
 محمد نے کیا کیا اہتمام اللہ کی گھر کا  
 عدا کا جو ہو حق کا وہ دشمن ہوا اور کا  
 خدا کے سامنے کیا رہا رہی اپنی پیہر کا  
 کہ حق میں جس محمد کی یہ ہو ایشاد اور کا  
 نشان ظاہر بھی جو تار میں پرچہ خضر کا

امانت بختن کی پیروی کرنا مقدم  
 سوا اسکے نہیں کوئی وسیلہ روز محشر کا

مداح میں ہوا شہ گرد و نجات کا  
 لکھا جو وصف روی شہ بوترا کا  
 ہر دل میں نور عشق رخ بوترا کا  
 عاشق رہو بین ازل سے رخ بوترا کا  
 ہنساں جو دور فلک میں شراب کا

ذرے کو حق نے رتہ دیا آفتاب کا  
 مطلع ہوا نظیر افق آفتاب کا  
 جلوہ ہر ایک ذرہ میں سنو آفتاب کا  
 عالم ہو داغ دل میں کیوں آفتاب کا  
 اس طرحی کا نیتا ہی بدن آفتاب کا

لکھو نونوں پہ لطف کر دی شراب کا  
 رستا میں لطف دہر و مشکلتاں پان  
 ہندو ہو گیا کر ل آفتاب کا  
 عالم کا میں ہو گا شہادت کا  
 گدوں پہ جلے کہتا ہو کہ تار کا

گدوں پہ جلے کہتا ہو کہ تار کا  
 عالم کا میں ہو گا شہادت کا  
 ہندو ہو گیا کر ل آفتاب کا  
 رستا میں لطف دہر و مشکلتاں پان  
 لکھو نونوں پہ لطف کر دی شراب کا

نگار تو سب سے پہلے بچو تیرا کجا  
 روشن ہو ذرہ ذرہ جہاں آفتاب کا  
 رشتہ سے کا تیا ہی تیرا کجا  
 پیو دل میں عشق خج تیرا کجا  
 جو کسکس اپنی بین آفتاب کا  
 کا فر جو سیکو دور تھا ہوا جام شراب کا  
 ہر شوق شوقانی سندیں کو تیرا کجا  
 وصف ابور لب میں جلنے کا  
 رستہ تبار وایتھے ملک شوق کا  
 میں جن شوق سانی کو تیرا کجا  
 ہونا شوق اور کسی کو تیرا کجا  
 سائل علی سے بین کی کو تیرا کجا  
 سلفو تار ہی ہاتھ میں دیا آفتاب کا

۳  
 اوسکی عموم قمر جو دیا کائنات کی  
 ہو جا کس فطام دم آبی پہ آب کا  
 گن گن کے کہتا ہو جو حب علی میں  
 دہر کا انین و کویہ اوسکی درخشاں  
 کیفیت شرب شور ہو کس کا  
 جی بہر گشت شرب ہو کس کا  
 کیا آہر دی دشت بیفت کی بیداری  
 گدوں پہ جلے کہتا ہو کہ تار کا  
 عالم کا میں ہو گا شہادت کا  
 ہندو ہو گیا کر ل آفتاب کا  
 رستا میں لطف دہر و مشکلتاں پان  
 لکھو نونوں پہ لطف کر دی شراب کا

[illegible]

شکل کشائی کر نیکو تشریف لائی نہ  
کیا لڑتین ہیں ساقی کو شرکی شمع میری  
باران ہو کشت دل کے لئے فداک جہا  
دہی آگن یار یوں نے جو گہر چنکے  
اسباب گھر کا جلنے دیا کہ نہ فکر کی  
کافر ہو شک ہو کہ یہی حدیث کی ہیں  
دل لئے کہا کہ میل کے زمین خفا یہ سو

یارب یہ منہ ہی نکلی امانت کے زین خاک

عاشق ہوں جان و دل شیخی تو برا

<p> نمونه نکمولا تما که پربانده غم میا وایا  غمش غمش محکومین مین شمشاد آیا  تیر حصه بین منم حسن خدا داد آیا  دام لیکر جو گلابی مرا صبا و آیا  کمیچکر تیغ جو سر پری حلا و آیا  جال پهلانیکو گلزارین صبا و آیا  سکر کی طرح مین اس باغبین آزاد آیا </p>	<p> نمونه کسی زبان پر بدل شاد آیا  قد جو پوٹا ستر استر روان یاد آیا  چسے نظاره کیا صل علی یاد آیا  بلبلین جام می شوق کسی کیاست پزیر  غمزه ابروی قاتل هواد لکوکا  فصل گل آتی ہی گلچیں کو لیا پند  خوش قدر و نیل خوشی کو قافل ہوا </p>
--	--

مجلس محنت کی خبر سنی اور شکوہ  
 نمونہ ہوا کہ نور مہدی جلاو آیا  
 دہریا پھنس کر کیا اوج نہ رہا  
 جلسہ ساری محنت خاتم من مہیا ہوا  
 دل ہو گلو گلو گلو گلو گلو گلو گلو  
 تیرے قامت دلدار کے ابھریا  
 رو نہ کلا کہ کوسا کو پوچھو گلو گلو

در کتب معتبره و در کتب معتبره  
و در کتب معتبره و در کتب معتبره  
و در کتب معتبره و در کتب معتبره  
و در کتب معتبره و در کتب معتبره







[illegible]





دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے  
 دودھ پیسے کے لئے بھاری ہاتھ لگاتا ہے

آج اوغچہ دین بات ہماری کہنا  
 دوش پر کپ تہیں لازم ہوتا کہنا  
 چاہہ کی راہ یہ پھنسوں کہ جاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا

ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا

دو ہزار پانچ سو گن کو بنانا ہوا مانت شب میل  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا

چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا  
 چوڑا کشتی میں لگا کر کوئی بہاری کہنا

کیا ہی گھٹلی مار کر بیٹھا چڑا سانپ کا  
 مار ڈالا منے لیکن سر نہ ہوا سانپ کا  
 عاقبت کے جوڑ میں پیدیا چڑا سانپ کا  
 ہو گیا اس شہ میں آخر کو توڑا سانپ کا  
 نہر چھو کا زیادہ ہو نہ توڑا سانپ کا  
 نہر چھو کا زیادہ ہو نہ توڑا سانپ کا  
 نہر چھو کا زیادہ ہو نہ توڑا سانپ کا  
 نہر چھو کا زیادہ ہو نہ توڑا سانپ کا  
 نہر چھو کا زیادہ ہو نہ توڑا سانپ کا  
 نہر چھو کا زیادہ ہو نہ توڑا سانپ کا

زلف کی بندش میں جو سر ڈرا سانپ کا  
 غور سے دیکھو تو اس کے گیسو کا شق  
 عشق مار زلف میں چاروں اہو دو  
 زلف پچان پر صد کر کے جوڑا سانپ کا  
 گیسو کے ڈیسے ابرو کو بیدم کر دیا  
 خط جو کلا زلف منت کی بڑائی بیا  
 دیکھو کس کو دستے ہیں گیسو مگیاہ  
 گرمی گرمی کی شہ پہ باندھ کر زلف  
 اوس نے بارے کو جوئی ہی توڑا سانپ کا

ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا  
 ہمارے پیچھے جو پری ہو وہ کہاری کہنا

دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا  
 دیکھنا کتنے غامی ہوا سانپ کا

مری گردش کے لئے گردہ چرخ گرد و خاک  
 تری لیلی ایجان ہمایا غلام مجنوں کا  
 بکریاں لگا کر آسمان کو سیری باسوں کا  
 مقبرہ سامراجی بہت تری آنکھوں کا  
 مراد پوان نہیں نصیب لیلی مجنوں کا  
 ہمایا آج طوطی پوٹیا ہر محل سکوں کا  
 سنسکرت میں ہر خواب ہم فسادوں کا  
 پیہلو پوٹ جاتا داس کی بچہ کوں کا  
 بنا ہر دانیاد قوت پر قطرہ مرنوں کا  
 چار اکالبداء عشق کیا خاک مجنوں کا  
 ہو اسید ہا مقبرہ آج انہر خشت اژدہ کا  
 اژدہ پیدا کیا ہر شے کے قطرہ نہ چرخوں کا  
 رخ روشن نیم سہو و زہر و زلف شبوں کا  
 ستار آئینہ آج کل کیا گرد و خاک  
 کوئی خوشہ فلک کے شاہد لانا فخر کا

این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی و در بیان  
 حقایق و اسرار دینی و در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی  
 در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی و در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام





ہاں دور درازی سفر نہ کیا سا غریب  
سایہ شمع کو دسی شکر کلائی تو  
سنگدل غیر کو نہ کہنے یا ہونو پھر  
وقت نظارہ لیا بوسہ رخ نگین کا  
شجرہ قدیم تو وہ میوہ بالا تر ہو  
اوس پہی لئے مجھے بلوایا محل میں  
میرے ہاتھوں کی ملی شکر صحرانگست  
ہوئی اس درجہ ترقی تری دیوانہ کی

مرگیا دھیان میں نوکِ شرعہ قاتل کے

وہ امانت نے یہ خنجر ہر ان توڑا

خون آینه نسیوان بر رخ نگین هوا  
هر چین اینا گیر بیان در من چین هوا  
قتل هو کر ہی دلا میں باعث ترین هوا  
خون نسیوانی پیر من دشمن خاک نگین هوا  
وقت گردید گر خیال ساعد سیمین هوا  
اشک قطره هر اک گل گل نازین هوا  
هو گیا غم غم گل نافه مشک متن  
واجو گلشن بین تمارا گیسو مشکین هوا  
سے سے اوٹ گیا پہلو جب زبازین  
حار صحران کو انی هر گل فالین هوا

[illegible]

چربی شکر و روغن  
حاکم عالمی اور اس کے کئی بانی  
مرکب ہیں سورہ یسین اور  
محفوظ ہے بلکہ شیخ محمد ابراہیم  
پور شاہ نے فرمایا کہ یہ مصلحتیں ہوا  
اس قدر زیادہ تر متکو دوم

17

عکس کشیدن سازه چو کاغذ برتیب بر سر  
عکس رخه شامیانه بفرکار زین  
زنگی میسری بفرارند که در دیرین  
جم و سرکب استانی بر سر و بالین  
تعب و خرابی زیان قصه

نام هر یک در دهن فریاد کاشن برخوا  
 عشق پر تو تر شوم بم بر گویا کرم  
 کیانت لایق این پند زنده را در خواب  
 ای کاشانت به زمین اندیشه را در خواب  
 شافع خوشتر از گریه و شادمانی  
 و در دلت شادمانی به جان تو لعل کیلیکا  
 دلخیز تا در فریغ نه کمال کیلیکا  
 گلشن





چمن کی محکوم رعایت پر سقڑ ظلو  
 تن اس سے رخ پہ ناکر لگا اچھوٹا  
 چلا سحر کوہ رنگین اوجو جان پیام  
 کیا سوال نکیرین کا نہ قبرین رد  
 رکھا سیکو نہ محروم حق رحمت سے  
 جواب خط جو زبانی بیان کیا مجھ  
 ہو قفس میں یہ صیاد آشنا مزاج  
 رکھی سبیل جو فقت میں آب شیریں  
 مہبت ہو پیر و شمس گل نانی نین  
 کیا لہریہ جو اگر سوال جامہ در  
 ثبات تھا جو منظور بحر عالم  
 اوٹنا پھر شور ہو ارض جب ہیں خند

بجلے آبلِ سرخ میں گلاب دیا  
 یہ لفظ کیلئے بالست آفتاب یا  
 شفق ہے پیر بن صبح میں ہوا  
 فرشتے کو تیس چار سہ جواب دیا  
 لشکر کو دیدہ تر چرخ کہ سحاب دیا  
 رسول قاصد محبوب کو خطاب دیا  
 کہ عندلیب کو پانی کی جا نکال دیا  
 تو میں نے رو کو فریاد کے ثواب دیا  
 عقیقہ کے نہ شجر میں کہیں نے آبلِ دیا  
 بنو نوح میں نے کفر ہوا کو جواب دیا  
 خدائے روح کے بدلے مجھ سے بات دیا  
 دہان گور کو اللہ نے کہا ہے یا

جلین صد امانت نہ تیر دل کیونکر

خدا کے نام پر مجھے مثل آفتاب دیا

بنیاد دوست تحکیم خلق میں اسما حین ملے

ذرا سی بات میں ایک نئے میں

مکتبہ

ہوسکے میں بیتاب سوئی ہو گئی  
 فکری کی کار فرودوں پر آیا جو یاد  
 اس قدر سادہ سچ میں کیا کہ دیواروں کا  
 یاد دہانی آتا ہے اس قدر حسن کا  
 لکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ  
 بال کھوایا ہے حسن کا  
 امانت پر فضل ہوا ہو گیا  
 ہونے کا نہ کیا ہو گیا

تو رنگ رخ گل ہوا ہو گیا  
 یہ دانست مجھے آسیا ہو گیا  
 پسنا ہی عطیہ خا ہو گیا  
 سر اپنا جو تن سے جدا ہو گیا  
 ترانگ کیا اسے خا ہو گیا  
 دم آنے ندگی سے خفا ہو گیا  
 کبوتر ہی اب تو ہما ہو گیا  
 ہوا دار اونکا ہوا ہو گیا  
 گرفتار دزد خا ہو گیا  
 وہ شیریں ہن بد مزہ ہو گیا  
 یہ درد اپنے حق میں روا ہو گیا  
 چمن مجھ کو دار الشفا ہو گیا  
 گلستانین وہ گل ہوا ہو گیا  
 وہ نا آشنا آشنا ہو گیا  
 جو تقدیر کا تہا لکھا ہو گیا

چمن ہن جو آیا وہ رشک بہار  
 پساجا تا ہر دل ترے خال پر  
 چو دوست نگین ہواوس نے جو نہ  
 ہوا غیر کو وصل قاتل نصیب  
 یہ کس نے کیا رات بھر پٹال  
 کبھی اوس سجا کو پایا نہ خوش  
 کسی روں ہن اوس شاہ خواب کا خط  
 صبا ہی پوچھنے نہ پائی قریب  
 چھو اوس نے زنجیر کا کل کو جب  
 ملاوت نہ بوسے کی ہکمو ملی  
 ہوا دم فنا صدمہ ہجر سے  
 گلون کے نظارے صحت ہو  
 مزارنگ بدلا جو آیا نظر  
 حریفے جو دریا میں سین دیے  
 مرے خط کو پرزے کیا یار نے

آیت کی طرح سے ہوا سنا سننے  
 حسن کی طرح سے لکھا کہ پیر کو وقت  
 گرم فدا کی بدمرگ بی لال ہو  
 یاد مرے حراغ اپنی خاک کا پڑ گیا

اس کی جگہ ہی بیٹھے ہو گئی  
 اسے انداز غم نہ پہنچا  
 اس کی جگہ ہی بیٹھے ہو گئی  
 اسے انداز غم نہ پہنچا

گشت کیا کیا کیا گیا  
 وقت میں غم و غصہ کی لگائی  
 جہاں ہن جہاں ہن جہاں ہن  
 گشت کیا کیا کیا گیا

میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا

میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا

گن گئے عت تو مجھ میں نہ رہا  
 ویکیں آگے ہو کہ میں پاؤں کا گریہ  
 گسٹ گیا تلو کا خون امان چھڑ گیا  
 ہو گئی کم طاقت ز قنار استا ہر گیا  
 کالی آندھی سے چراغ جلن سکا ہر گیا  
 بید مجنون کی روش غل تنابڑہ گیا  
 دوہی خمین عارض گدین کسیرہ بڑہ گیا  
 ای صدم دو ہاتھ عاشق کا کلیجہ بڑہ گیا  
 ہجر میں جسدن کر شکر کا دیار بڑہ گیا  
 رات جتنی گھٹ گئی اتنی فاقہ بڑہ گیا

گالیان سنکر صحن بلبہ کی گونہ کا ملا  
 امتحان ہو عاشقہ کا کوچہ قافل ملیج  
 منزل مقصود سے پہلو کہا کا نمونہ خود  
 واہ روی صمت چلا آسکے گھر میں نہ ہوا  
 گسٹ گیا ناطہ سیکہ روی روشن کا فروغ  
 بے بلبل کے گھر سے آیا جو وہ لعل جمال  
 کیا طرہ و بخش ہو جاوہر قنار شکر گل  
 ناز سحر جب کہ یا چاہتی تپنے کو ایک پاؤں  
 ویکہ تیرا پیر کا آسمان شکر گل جاب  
 زلف جنت سے لگی تہا چلا وہ رخ نور

جب تپ کیو امانت پر نفا ہو ہیں آپ  
 کہ بہت ہی آجکل صاحب کعبہ بڑہ گیا

میں سحر کے بولتے ہی تم کل گیا  
 افسوس ہو کہ گہات آپ کے کل گیا  
 لیکن ای ہی تری ترخی افسوس کا بل گیا

صبح سال سیت کا نقشہ دل گیا  
 عالی کا گن یکہ کے وہ شوخ مل گیا  
 ایک میں تو کیا کہ سچ ہزار ہا پر گئے

روتاؤ میری یاد میں آؤ زہ سنگدل  
 دیکو کھلی آہ میری پتھر پھیل گیا  
 مچاؤ گھر تو پیر وہی باغ ہوں مجھ میں  
 کہہ تم بیل گے ہو بیکہ میں بیل گیا  
 کہ تہلک کلا کسے تہی ہو بیکہ میں بیل گیا  
 کہ سوچو کہ وہ دیار پر آؤ گھر کا کل گیا  
 کہ وہ بیل کا بیل ہو بیکہ میں بیل گیا  
 کہ وہ بیل کا بیل ہو بیکہ میں بیل گیا

میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا  
 میں نے اس قدر کیا کہ دنیا میں نہ رہا



سے رہا نے من امانت کی وہیں گزریاں  
ناطقہ ہو بند اسے دل بھلنا شاد کا

<p>دام گیسو میں جو پہنسا ہوگا اک ادا میں یہ حق ادا ہوگا تیرا بیمار مریگا ہوگا ہمجہ میں زہر بھی روا ہوگا تار رٹنے کا یان بند ہا ہوگا شہر پامال اسے خا ہوگا دہان وہ غیر و نشے ہنس ہا ہوگا مور و لغبت خدا ہوگا جب وہ اغیار سے خفا ہوگا درد دل کا مرے سوا ہوگا خط نقد پر نقش پا ہوگا غنجہ سوسن کا کھل گیا ہوگا بوسہ دیکھنے تو کیا ہوگا</p>	<p>نہ کسی بچ سے رہا ہوگا کام غم خیزہ سے بس مر ہوگا اب وہاں جلنے کا تو کیا ہوگا نہ کسی طرح دم فنا ہوگا رشتہ الفت کا جب وہ توڑ ہوگا زنگ لانا نہ اسکی تلو و نمین ہیاں جو میں زار زار روتا ہو قتل کرتا ہے کیوں مجھ کو ایست ہوگی اوس درجہ کو کیا ہی خوش کم رہے گا جو یار پہلو میں مسکلتے ہم جو اپنی چالوں سے جب ہنسا ہوگا مٹی مٹی میں کئی بار اوس سے جب کہا میں</p>
--	--

19

دیکھ کر زلف کو عیاں شد دل الہی  
آج احوال کھلا اپنی پریشانی کا  
آئینہ ہر دیان میں نہ خوش را  
حال بلکہ نیک صاف ہو میرا  
آبرو خوب ہی نقص ساقی میں  
ساغر می کے عوض جام بلبانی کا  
قتل شوق کو کرتے تھے بلکہ گزرا

کام دانا کی ایک عشق میں نالوں کا  
باز نطق کی فراوانی جان میں  
دوسرے فکر کی یار انہیں بولوں کا  
اسی جاننا کہ کون کون کون کا  
حال میں نہ کہو پیوستہ کوئی میں کا  
دیکھ کر ان کی صفائیں یوں شہزادوں کا  
خوب ناز کا لبت پہنچاں کا

نقد



[illegible]

دوسرے تین جب وہ طفل عالم آبادی بسا اس کی آئی صدرا  
 میں گنہگارانی پسائی خوشبختی  
 بیاہنے کے لیے منجانب دین میں مل گیا  
 دیکھو قسمت کی دین

[illegible]

کیا وختان جو گریبان قہار میں ڈی یا  
 میرے نالوں کے قہر کو جتا یا راز عشق  
 کہو کہ رعب عشق میں کیا لگا وٹکا ملین  
 کہانے کہاتے ٹھوکر چاہو پوچھی لکڑیاں  
 جان سرفرازی لانا ایلا کا بان شیا کی  
 خیر سے خالی نہیں جان آفرین کی کوئی بات  
 سنبوشت لعل جانان پر طلسم تازہ  
 دل بہلتا جس مجھ جو جمال یار کا  
 چشم و گوش یار سے دنیا میں تا دعویٰ نہ

<p>چاندنی میں آجکل ہر تاجر اور تاجر کو دھوکہ کیا امانت نے کوئی رشک قریب کیا</p>	<p>ہاتھ کانو ایسے ساتی کر کہ ساغر گرہ پڑا چپٹکی ٹکڑی سی کہاں کیا کبوتر گرہ پڑا ہاتھ سو قاصد کی خط میرے مقرر گرہ پڑا</p>	<p>پتے پتے مجھ کو ہوش ہو کر گرہ پڑا جسم کے اعضا میں مرغ دل نظر آتا ناز ہو گئی مدت پہر اب تک بکھر لیکر چوہا</p>
---	---	--

پانی پانی کرسک دریا میں سمندر کرسک دریا  
 مہر نواز تیا کھان کدہ میں لکھی گئی  
 درہ افشکن قریب ہی جہان نواز  
 دامن میں نکت گل میں اوٹل کر گرا  
 ناتوان مہر کسک





ناخن لاکھ لاکھ چلیں گے  
 اسی دلی جا جا تو آتش نہ چلے  
 سرخوڑ قاتل کے ہاتھ میں  
 تار شجاع کشتی کی لکڑی پر  
 جلدی کی گئی ہے اس کی  
 عالمی زمین درد بھری ہے  
 پیچیدگیوں سے اس کی  
 سبب بابت نہ جا جا گواہ  
 انہوں نے کتنی باتیں کہیں  
 اللہ کے حشر میں کتنے  
 دوران میں خوشیوں کے بارے  
 جگہ پر اویس خوشیوں کے  
 مطالب میں مشکل سنبھلے  
 دل نشینہ ہر عارف کیسی ہے

زلف شب کو چھین چھپائے جو وہ نہ نہ دھو	دن دہا کو مے کر جائے گن جو جاتا
کتنی صفت قد جانان میں پائنت جو غزل	مصرعہ راست ہر اک سر چمن ہو جاتا
ہر فصل بہار میں یہ صیاد کا دھڑکا	دل دو گیا بلبل کا جو پتا کہیں کھڑکا
پہلے تو رہا دھام میں سو طرح کا دھڑکا	صیاد کو ہر دیکھ کے دل صیاد کا ٹھکا
نادان کی محبت میں ہر طرح کا دھڑکا	دل دن کسی لڑکی کو ایسا نہیں لڑکا
بولہ لادہ لکھا کر خطِ خسار و حسین کو	قرآن کی تلاوت کر رہی نور کا ترکا
پروانو کا خون تھا ہر سترے پر نا	ای باد صبا شمع کو مفل میں بٹکا
آنے دی کہی خاک مہر سوختہ تن کے	ای پر فلک یار کے گھر ٹیکو نہ بٹکا
جی چاہا کہ نامہ لہی لکھ کر اوہر پہن	دیکھا جو کہو تر کو تو کیا دل مر اٹکا
وحشت بنایا ہر محمے نخلِ ثور	پتھر لگا دی کوئی ایسا نہیں لڑکا
افشاں کے تلے ہر تری پیشیاں شوز	پوشیدہ ہر اس چاندن میں نور کا ترکا
بلبل کی دم سر کا اس ٹپی ہر	ای باد صبا آتش گلزار کو بٹکا
آنکھوں میں ہر ہر تار سحر و کل عالم	اندیشہ رقیبوں کا نہ اغیار کا دھڑکا
سونا کسی مہر کا لپٹ کر دہی	شہنشاہی وہ ہر صبح کی اور نور کا ترکا

۲۳

کبریا کا رند ہو فیروزہ فک  
 دیکھی ہو فورت کی بازو یار کا  
 ای ذلک کو خط سے کی مر افکار  
 چہتا بول میں غار گل دی یاد کا  
 ہوا مہ فویہ تیغ بہالی کا اشتیاق  
 پر تو اکر پڑے عمار ہر دے یاد کا  
 عاشق کی ہڈیوں کو میں گناہ کا  
 اللہ کے مانگ سے کون سا  
 علق ہر من گھڑت میں دان حق بہت  
 اگر تم نے یہ وصف دیکھو تو یاد کا  
 دل نہ ہو گی لکڑی کا ہے یاد کا  
 باغ فداں کی لکڑی ہوا تو یاد کا  
 یہ تو ان کی علم کثرت کی یاد کا  
 عارف

اسی طرح میں نے  
کمالیہ میں بھی  
کئی کئی سال  
میں نے

عارض کی گرمیوں کے غریزہ کو کیا ہی سحر شہر ضیق تک تو اوڑائی صبا خاک دو رخ ہو نقل گرمی بازاردوست کے	چھینٹا بدن بہ دو عرق ہو یار کا پایا تیانہ کو چہ گیسوے یار کا نقشہ بہشت ہر چمن کو یار کا
---	---

سزور سر رکھو نہ امانت شہیدِ حال  
آئینہ ٹوٹ جائے نہ زانو سے پیار کا

تیر می ستار سے کس نے دل شیرا باند  
عشق ابرو میں آئی محرم تیرا انداز  
کہا گیا سب کہ یہ مستاب ہو البتہ  
دی گزرتہ لب میں ابو کیو چنگ نہ ہر ت  
ہو میں منظور نظر آنکہ تو قلیان باز  
کھلی بسیاختہ فور الزان کسے اک آہ  
دل چر داغ مرا تیغ سے کہینچا اوس نے  
سبک بالا میں ہا عشق تو جان ناز  
رحم اوس نے نہ کیا جفت دعا میں  
ہوں وہ گریاں می آگ لگستہ میں

کندہ جهانین کوئی نہ ایسا لکین ہوا  
 عاشق کا امتحان دم و پسین ہوا  
 توحید پر شفق میں یحکوم قین ہوا  
 بیٹھا ہوا کہ بام پہ وہ بارشیں ہوا  
 روشن ہوا یہ مجہ پہ کہ فانوس میں ہو  
 چلنے یا جو یار نے دست صبیح  
 بولا وہ گل پہن انگوٹھی تین کے  
 روتی میں گیا جو حسینہ کا مجھ کو ہوا  
 کہتا ہوں خاک پہ وہ قدم جبکہ ناز  
 روشن اسدیک نام ہو عاشق یار  
 کافر کے سقر میں سلمان بہشت میں  
 روشن حساب میں جو ہوی شمع دھوا  
 میں نے وہاں بایر کو ثابت کیا ہزار  
 مارا جو آسمان تپتے ہجر میں مجھ  
 بازار و ہر میں ہوا خرمون کو ملک

جیسا کہ تیرا نام مر و لکشین ہوا  
 میں مر گیا تو عشق کا او سکوت قین ہوا  
 غصہ سرخ جبہ رخ آتشین ہوا  
 کوٹھہ فقیر خانہ کا اب ششیں ہوا  
 ہاتھ او کا جلوہ گر چو تہ آستین ہوا  
 جو گل کلا بدن پہ گل باسچین ہوا  
 ملک میں ہی آج سے زیر گین ہوا  
 طفل اشک غیرت طفل حسین ہوا  
 کہتا ہوں آسمان کیونین زمین ہوا  
 جو رو سیاہ خلق میں مثل نگین ہوا  
 مجہ رتد کا مگر نہ ٹھکانا کہیں ہوا  
 دو و چراغ حسن خط عنبرین ہوا  
 اس بات کا نہ اہل قین کو قین ہوا  
 شعلہ لحد میں بنکے بخار زمین ہوا  
 سیرانہ شتری کوئی زہر چمین ہوا

عشق میں جھجکے آئے غم  
 حاکمان کا دل لگا کر نہ لکین ہوا  
 ہر گز نہ ہو کہ سبب بے طبعیابی  
 دہریہ کی نال لقا کا شوق  
 یوں کہ میں جب تیرا چار دیواری  
 اٹھنے لگے من لقا و غباری  
 پہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 اسرار و اوار و لکھ لکھ لکھ  
 اسرار و اوار و لکھ لکھ لکھ  
 یاد غم سے طری سینہ نازک نزل  
 اوی می ایسا کاسبب بیان کی ہوا  
 منہ جو ہو یا اوس تیرا یہ باغ  
 پھل لگا جو گل گلشن میں وہ مستی ہوا  
 عشق کے لیک لیکات غل غل ہوا  
 دل میں غم نہیں بدو دیکھ غم  
 آج آدھو امانت اس کی ہوا  
 جانن کا فرش جو مالے مستی ہوا  
 حوایا کا دینین گون میں غم  
 سنے کا آسمان شرب غولانی کا  
 دینا با تالانت مائین میں بار  
 اور ایسا لگا دوزخ چھلاشتانی کا  
 اور ایسا لگا دوزخ چھلاشتانی کا  
 لہو نظر دین بر سار شرب غولانی کا  
 لہو نظر دین بر سار شرب غولانی کا  
 می آئی کوئی نہ  
 زناد

[illegible]

کھانگہ گم ہونے کا کہنا ہے کہ اس کا کھانا کھانے والا ہے  
 چھوٹا دل کو کھانا کھانے والا ہے  
 دس چھوٹا دل کو کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے

چمن میں ہاتھ کا پانے جو پانے سے چلا  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے

۲۷  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے

چٹکیوں نے تیرے کو شک چمن کی کل کھلا ہوں وہ زار و ناتوان کہا جو کھانا کھانا آگیا اس وقت کہ مانی جوڑ کجا جوڑ اس کو جاتے ہی اڑا کھانا کھانا کھانا رخصت ہر شرمین پڑا تیرے گاہ پر سے باغ کے در پر کیا اس کا کھانا کھانا کردیا تن کو چارے کیا قبائلی فرور ہنگامے ساقین جان سوجھو شکو پانچ نقشہ محرم ہوا روشن چراغ حسن بار کردیا حسن منہ نے سر پر پیش ہنر	جو پڑا نیل این پرتن بربرگ سوچ گیا حلقہ زنجیر گیسو طوق گردن ہو گیا خانہ دل میں کنول کہ سبز نشون ہو گیا شمع کا شعلہ چراغ زرد آہن ہو گیا پردہ دنیا کا نظر بازی چلن ہو گیا جسم خالی پٹہ دیوار گلشن ہو گیا داغ سینہ کا چراغ زرد آہن ہو گیا اک و شاخ نور کا مصل میں نشین ہو گیا ساقیا پانی سوجھو شکو کار و غن ہو گیا دیکھی جب نے لف سیہ کالی کا درشن ہو گیا
---	--

نہ بند یار کا طوطی ہزار میں ہوتا جگر کا آبلہ کیون تو کھار میں ہوتا دلا تو اس سے تو کھار میں ہوتا	نہ بند یار کا ہزار میں ہوتا تری مڑو یہ نہ ہوتا اگر کیل مال بہار گل میں توقید نفس ہو تو ہر خوب
--	---

کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے  
 کھانا کھانے والا ہے

ناز و دھرت قدم کھنڈی بالاکھنڈ  
 خال ظاہر الی نون کیونکر ہوا  
 سجدہ اور ہوتا کیونکر ہوا  
 توبہ کی توبہ کیونکر ہوا  
 دل اٹھانہ نہ تھی الی گمان کیونکر ہوا  
 کس ادبی جان کس کیونکر ہوا  
 لکھن بدود ہو کر کس کیونکر ہوا  
 شیشیتہ فلک کا قلعہ آفتاب کا  
 ماح ہون کیونکر ہوا  
 نیل دیو کیونکر ہوا  
 پینا اگر وہ نشین بیاض شرب کا  
 کاسہ زلف کیونکر ہوا  
 شبنم میں زخمین میں جو آفتاب کا  
 اسو پہلک ہادی کوثر اگلاب کا

حق تہماز ناز کا ہم سے ادا کیونکر ہوا  
 اسی اجل تبتلہ تراو عہد وفا کیونکر ہوا  
 بھوکا صر صر کا ہلکا موج صبا کیونکر ہوا  
 یار کا آب ہن آب بقا کیونکر ہوا  
 شانہ زرخیر میں محشر بیا کیونکر ہوا  
 ہاتھ تیرا یار پابند حنا کیونکر ہوا  
 چاک پیر یوسف کا دامن بیا کیونکر ہوا  
 بولا گہرا کر کہ مہسار و سر کیونکر ہوا  
 سیر سپر ہی ڈھیان کہنا کر چا کیونکر ہوا  
 دفعتاً گہرا کی بولا کیا ہوا کیونکر ہوا  
 ہنسن حیران آئینہ میں نقش کیونکر ہوا  
 قید و یکسو ہر سحر و زخا کیونکر ہوا  
 عین کعبہ میں گذر کھار کا کیونکر ہوا  
 قید بہ ملک حق میں غفلت کیونکر ہوا  
 چونک کر بولا کہ مہسار و سر کیونکر ہوا

جنبش شرکان اک پل میں کیونکر ہوا  
 یار تو آیانہ وعدہ کبھی یان تاہرگ  
 دل شکستہ خاک ہو فرقت میں کیونکر ہوا  
 کام اپنا ہو گیا نہ میں یان لہو کیونکر ہوا  
 کیا ترے وحشی کا زندانی کیونکر ہوا  
 خون عاشق شمع تہا نہیدی کیونکر ہوا  
 تہا زلیخا کا گریبان کمرہ دست کیونکر ہوا  
 دیکھی مجھ کو نے جو وحشی کی صورت دور سے  
 استخوان میں تشنہ نمی تو رکھا تہا خفا  
 وصل ہونا یار سے میرا سنا جب غیر  
 داغ و رقا جانا کا دل شفاف میں  
 دست نگین میں لپیٹی زلف اسو ناز  
 طاق ابرو نہ میں قبال ہن ان ہون  
 حلقہ زلف ضم میں نہیں کیا دل کیونکر ہوا  
 یار دیکھا جو یوسف کو کیا کیونکر ہوا

سون کا لفظ جان خراب کا  
 ہم میں ہون جو بند تو عالم نہ خواہ کا  
 پردہ اٹھا چاہیے آفتاب کا  
 اسکا جفا کی چاہیے آفتاب کا  
 جس کو باغبان سے کوثر اگلاب کا  
 چوری گیا میں سے کوثر اگلاب کا  
 جو آسمان در میں اندھ جا رہا  
 غبار و دن دہا کے چراغ آفتاب کا  
 اندیشہ خزانہ میں آیا چاہیے آفتاب کا  
 دعوئی ترے زلف میں خنک کیا آفتاب کا  
 توبہ سے بوسیا تہا خراب کا  
 زینچکا



دور کا ذکر کر کے ہمیں کہ دیا کباب  
 اوس ماہ کا نہ نکو ٹکانا لگو کہین  
 عاشق کو عاشق کی عاشق در  
 صورت وصال کی کس طرح دیکھ  
 دریا میں بال رہو ہیں کچھ حسن نے  
 ہو جا محتسب کی جو شرح حیات  
 کیا سوچی ہیں نشہ یوں ہستی ہمار کو  
 روشن لو نکو باد حوادث کیا گزرتا  
 عاشق کی ہکڑوں شکنجہ کا خیال  
 مستونکو ہو جو دور تو دیکھو دج  
 اوس گزرتی جو غیر کو قی قی ہم  
 کا ہیدہ ایسا ہوتا ہے ہر گزرتی  
 دل کھینچتا ہے جذب سے ہر گل عدا کو  
 اللہ ہی نیکی مری صبح فراق کی  
 ثابت ہونے ثباتی میخانہ بہن

ناصر کے منہ پار سے شیشہ گلاب کا  
 دھونڈے فلک لیکے چراغ آفتاب کا  
 دون تبر عن لیب میں تختہ گلاب کا  
 اوٹھتا نہیں ہر بیچ سپردہ حجاب کا  
 عالم ہر موج آب میں ایک بیج و تاب کا  
 میخانہ میں چراغ جلاؤں شراب کا  
 ڈور اجماری آنکھ میں ڈال لکاب کا  
 صرصر سے گل ہوا نہ چراغ آفتاب کا  
 بیل کے آگے پہل تو طرین گلاب کا  
 کہیں فلک کے طاق شیشہ شراب کا  
 خنجر کی باڑہ بن گیا ڈور لکاب کا  
 اوڑھتا ہے ہوا سے رق آفتاب کا  
 شیشہ میں اچھڑتا ہے گلاب کا  
 روشن کیا فلک نے چراغ آفتاب کا  
 کھوشی شراب میں ساغر شراب کا

مستونکو ہو جو دور تو دیکھو دج  
 اوس گزرتی جو غیر کو قی قی ہم  
 کا ہیدہ ایسا ہوتا ہے ہر گزرتی  
 دل کھینچتا ہے جذب سے ہر گل عدا کو  
 اللہ ہی نیکی مری صبح فراق کی  
 ثابت ہونے ثباتی میخانہ بہن

کلام ہر گزرتی جو غیر کو قی قی ہم  
 کا ہیدہ ایسا ہوتا ہے ہر گزرتی  
 دل کھینچتا ہے جذب سے ہر گل عدا کو  
 اللہ ہی نیکی مری صبح فراق کی  
 ثابت ہونے ثباتی میخانہ بہن

کلام ہر گزرتی جو غیر کو قی قی ہم  
 کا ہیدہ ایسا ہوتا ہے ہر گزرتی  
 دل کھینچتا ہے جذب سے ہر گل عدا کو  
 اللہ ہی نیکی مری صبح فراق کی  
 ثابت ہونے ثباتی میخانہ بہن







ادب بای و مود

ایں کہ شوق کا لہر لہاں لہاں  
میں نے دیکھا ہے کہ شوق کا لہر لہاں لہاں

ماگتا ہوں کہیں کہیں بوسہ کامل میں اگر  
زلف میں ہنسکے حسینہ بوسہ بوسہ لکڑی  
زار وہ ہوں نظر آتا مجھے تار نظر  
بیچ کچھ کی ترخی لے لے مشکبیں باندھیں

شوق تھا شاہ خراسان کی زیارت کا بہت  
دل سے لیتا ہوا امانت نہ رضا کیا کرتا

شہزادہ عین محفل میں بکھر دیکھنا  
ضبط گریہ ہو گا مجھے جسے جسدن ہجر  
پہلو دلدار سے لٹھی ہونا گن کی طرح  
دم ہو یاں آگے نہسو یا رو ہاں نہ سو یا  
انتہا کی بیقراری بھر میں ابھی نہیں  
جو کہ بہلا نیکو عاشق کو قیرین کا  
لال ڈورا چشم قاتل میں کی دھار  
کسل گئی دانت کوٹکی بارش میں ہو  
گہرے انجی ہاتھ سے صندل لگا لیا  
زلف آپڑتی ہر بل کھا کھا کر رویا  
وہل کی شہت تہ خواب سکوتیا کہ خیال

دیکھنا جسکو محبت کی نظر سے دیکھنا  
نوح کا طوقاں اوٹھے گا چشمہ تر دیکھنا  
بچ کرنا زلف کا موسیٰ کر سے دیکھنا  
خط ہمارا لیکے دست ناسہ کر سے دیکھنا  
جان اکدن چاہے گی درد و غم دیکھنا  
خاک ٹوٹیں گے ہم تم انجی کر دیکھنا  
کسکی گردن کنگھی تیغ نظر سے دیکھنا  
خاک پر برسین کر موتی ابر تر دیکھنا  
فائدہ جھکو ہو اکیا درد سے دیکھنا  
چہرے چلتی ہی ہم شام و سحر سے دیکھنا  
لے لے آئیں گے کٹا ہوا پھل پر دیکھنا

۳۲

شوق کا لہر لہاں لہاں  
میں نے دیکھا ہے کہ شوق کا لہر لہاں لہاں  
ماگتا ہوں کہیں کہیں بوسہ کامل میں اگر  
زلف میں ہنسکے حسینہ بوسہ بوسہ لکڑی  
زار وہ ہوں نظر آتا مجھے تار نظر  
بیچ کچھ کی ترخی لے لے مشکبیں باندھیں  
شوق تھا شاہ خراسان کی زیارت کا بہت  
دل سے لیتا ہوا امانت نہ رضا کیا کرتا  
شہزادہ عین محفل میں بکھر دیکھنا  
ضبط گریہ ہو گا مجھے جسے جسدن ہجر  
پہلو دلدار سے لٹھی ہونا گن کی طرح  
دم ہو یاں آگے نہسو یا رو ہاں نہ سو یا  
انتہا کی بیقراری بھر میں ابھی نہیں  
جو کہ بہلا نیکو عاشق کو قیرین کا  
لال ڈورا چشم قاتل میں کی دھار  
کسل گئی دانت کوٹکی بارش میں ہو  
گہرے انجی ہاتھ سے صندل لگا لیا  
زلف آپڑتی ہر بل کھا کھا کر رویا  
وہل کی شہت تہ خواب سکوتیا کہ خیال  
دیکھنا جسکو محبت کی نظر سے دیکھنا  
نوح کا طوقاں اوٹھے گا چشمہ تر دیکھنا  
بچ کرنا زلف کا موسیٰ کر سے دیکھنا  
خط ہمارا لیکے دست ناسہ کر سے دیکھنا  
جان اکدن چاہے گی درد و غم دیکھنا  
خاک ٹوٹیں گے ہم تم انجی کر دیکھنا  
کسکی گردن کنگھی تیغ نظر سے دیکھنا  
خاک پر برسین کر موتی ابر تر دیکھنا  
فائدہ جھکو ہو اکیا درد سے دیکھنا  
چہرے چلتی ہی ہم شام و سحر سے دیکھنا  
لے لے آئیں گے کٹا ہوا پھل پر دیکھنا

ایں کہ شوق کا لہر لہاں لہاں  
میں نے دیکھا ہے کہ شوق کا لہر لہاں لہاں  
ماگتا ہوں کہیں کہیں بوسہ کامل میں اگر  
زلف میں ہنسکے حسینہ بوسہ بوسہ لکڑی  
زار وہ ہوں نظر آتا مجھے تار نظر  
بیچ کچھ کی ترخی لے لے مشکبیں باندھیں  
شوق تھا شاہ خراسان کی زیارت کا بہت  
دل سے لیتا ہوا امانت نہ رضا کیا کرتا  
شہزادہ عین محفل میں بکھر دیکھنا  
ضبط گریہ ہو گا مجھے جسے جسدن ہجر  
پہلو دلدار سے لٹھی ہونا گن کی طرح  
دم ہو یاں آگے نہسو یا رو ہاں نہ سو یا  
انتہا کی بیقراری بھر میں ابھی نہیں  
جو کہ بہلا نیکو عاشق کو قیرین کا  
لال ڈورا چشم قاتل میں کی دھار  
کسل گئی دانت کوٹکی بارش میں ہو  
گہرے انجی ہاتھ سے صندل لگا لیا  
زلف آپڑتی ہر بل کھا کھا کر رویا  
وہل کی شہت تہ خواب سکوتیا کہ خیال  
دیکھنا جسکو محبت کی نظر سے دیکھنا  
نوح کا طوقاں اوٹھے گا چشمہ تر دیکھنا  
بچ کرنا زلف کا موسیٰ کر سے دیکھنا  
خط ہمارا لیکے دست ناسہ کر سے دیکھنا  
جان اکدن چاہے گی درد و غم دیکھنا  
خاک ٹوٹیں گے ہم تم انجی کر دیکھنا  
کسکی گردن کنگھی تیغ نظر سے دیکھنا  
خاک پر برسین کر موتی ابر تر دیکھنا  
فائدہ جھکو ہو اکیا درد سے دیکھنا  
چہرے چلتی ہی ہم شام و سحر سے دیکھنا  
لے لے آئیں گے کٹا ہوا پھل پر دیکھنا





وہ خوشی لاغواں کہ ہر مہرچ ہوا ہے  
آزاد تو ہے اور گل تر باغ بہا میں  
پہلو نہ کر، پہلوئے پرتو نکستہ کردہ ہو  
جو کیسکو جانا نہیں، ہنسنا پھر حیا ہو  
بک بک کے چین میں جاوڑا ترقی ہو کر  
اک غیرت شیریں و نرمی سیستہ کر کو  
کینچہ میں گھرے آئینہ خسار کی تصویر  
یاد آ یا سر خاک جو پسل کا ترپنا  
گالی کے سوا ہاتھ ہی چلتا ہوا بکا  
ابر کو چھوٹے تو بولا وہ شکر  
اشکو نہ نکو نہ کس طرح نہ گھوٹ  
یاد و قد و دلدار میں سمجھا میں یہی رضا  
گلزار نے ہی عشق میں اور سرور ہے  
و اپنے ہمدادی یہ دم مولد جانان  
کس طرح امانت نہ ہوں غریب گن

زیرِ نچر نہانی مجھے صدا کی صورت  
 نے جاہ و چشم شاد میں ششاد کی صورت  
 ہو ہر گل شستہ نصا کی صورت  
 اس قہید میں بہ خوب ہو صبا کی صورت  
 بلبس کو دکھا دیا جو ن صبا کی صورت  
 سر چھو کے مر جاؤ گا نہ باد کی صورت  
 دیکھو تو کوئی مانی دہنا کی صورت  
 دل ٹوٹ گیا اور کیر کے جلاؤ کی صورت  
 ہر روز نمی ہوتی ہے بیدار کی صورت  
 دیکھی نہیں کیا خنجر فولا کی صورت  
 پیار کے میں یہ طفل ہیں اولاد کی صورت  
 آئے جو نظر باغ میں ششاد کی صورت  
 ماتھے پہ الف کینچا ہے آزاد کی صورت  
 پیدا ہوا انسان پریزا کی صورت  
 آنکھ نہیں پر کرتی ہے اوستا کی صورت

FD





غم تو کونہ کہیوں آئے دو  
 لب بے اداس کے قہر سے گئے ہم  
 کیوں پر زیا دتجہ ہو نہ نہ پیا  
 ہے قیامت اجل کی مشاطہ  
 درودن ان پار سے ہو قریب  
 لائے گی ایک بن محبت میں  
 ناتوانی میں گنگ ہوں گویا  
 نہ مجھ ٹکری یہ تجھے سدا  
 ہوسہ ماگھا تو لائے ذکر تینک  
 ہو امانت جان میں بنیف زبا

ہم کرینگے سواروں کی بات  
دل کو گویا ہوں گٹھاری بات  
نور سے کیا کرینگے ناری بات  
حور سے ٹیک کی ہماری بات  
رکھے کیونکر آباداری بات  
کبر و پریشک باری بات  
ہو گئی ہو زبانی بیماری بات  
چیر کر گرتی ہو ستاری بات  
پہ سے کاٹنی ہماری بات  
گرتی ہو حاسد و نکو عاری بات

بروینت های مشابه

فراق میں ہو چکے عاشق کو کربا پر چڑھ  
 شکستہ دل و سون کو بھوسن کی کڑ  
 شریکِ بزمِ غمِ اہونِ نزارِ ابلِ لعل  
 ہی عقیدہ ہو در سب میں عشق کی اپنا

سناؤ لاکھ روایت پڑھو ہزار حدیث  
برای گشای اسلام ہر بار حدیث  
پڑھو اگر سب سے بڑا کفار حدیث  
عذار یار جو قرآن کلام باز حدیث

غم ہو کہ نہ کہیں کہیں اس لئے دو  
 لب پہ اس کے قتل ہو گئے ہم  
 کیوں پریرا تو ہم نہ نہ پان  
 ہے قیامت اجل کی مشاہد  
 درودان پار سے ہی قریب  
 لائے گی ایک بن محبت میں  
 ناتوانی ہن رنگ ہون گویا

ہم کہیں کہیں سواری بات  
 دل کو گویا ہوئی کشاری بات  
 نور سے کیا کہیں کہیں ناری بات  
 حور سے ٹیک کی ہماری بات  
 رکے کیونکہ نہ آبداری بات  
 کہہ دو پہلے اشک باری بات  
 ہو کہہ ہم نہ مانگہ ہم ہم رات

۳۷

از سخن بین علمای مثل قیود کا  
جو ایک بار غول پر تو لگا کر اڑا دیا  
نقص خردین خاک دیوی بخت  
بیل کس عین بین کس ہزار بخت  
نہا بد بختی کو دیگا خدا لکھن جہان  
چو سر ہر گیارہ انیس لکھ کر دیا بخت  
خانہ لکاکے دھرمین کو ہوا بخت  
سے نہ فریاد بخت کو ہوا بخت

قتلان پارس  
 سید علی بابا و دل زادن  
 عیاد باغبان  
 و اعظم تو کشفین  
 جان سحر و هیولان  
 قتلان





مستی کہا کہ خلق کو لٹاؤ دھڑی مڑ  
لاکھوں کی خون میں کیڑی گانہ سراج

انصیرتا گاہ امانت میں شام بھر  
تم چاند کی طرح کل آنی کہلے آج

یوسف جاوید

روانہ انہیں بال شکر شہر کسپ  
سنی صفت سخن شہر شہر  
ہیبتی خلق خدا حقیقت خط شوق  
لہو کے ساتھ نہ چمکے سے غم گلجا  
زبان موج سے تشنہ دیا جو دریا  
میان نرم نکلتی ہین گالیاں مہ  
بیان کیا جو کسی سحر کے ستا کا  
چلے جو شہر کے دن کیریت تیغ  
علی جو عاشق صادق کو حکم خط و پیام  
تماری کلم سخن سے یہ چمک لگا ہو  
سکھ میں رخ دلچسپ کا نہ عکس کر

گروہ میں کتنی ہیں ہمارے لوگ کھیلے  
خیال و لگیا آنکھ سے نظر کھیلے  
اور اوجان میں کبوتر ہوا کھیلے  
کھیلے ہیں ہم سے قصہ تین کھیلے  
بیس بڑی مری آنکھ لڑ کھیلے  
دھن کو باندھے جو ہر خدا کھیلے  
پہلا کلام ہر بارغ میں شجر کھیلے  
نواب آگیا آٹھویں سپہ کھیلے  
رسول جالین سے یاس نامہ کھیلے  
دشمن منہ کو چمکائے کھیلے  
عقیق میں شرافت نشہ کھیلے

۴۹

2/2/91

# دلف دال دلف

نیکو کردار اندر پیران  
 ابدان است بهر اذن  
 نفرت و جفایت که امانت مالان  
 او متائب ذوق من قران

کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو

ہوا تو اردو و فتر نزلت میں  
 نبات کو لب شیریں یاد لے آئے  
 حبیب اور کان ہنسنے بند بنو آیا

مشاعر کا امانت ہو کسو ہجر میں ہر  
 کمان کی شعر کمان کی غزل کہ کبر طبع

والفج سے عیان ہو کر اس شان  
 ہو رنگ بیاں سولال یہ گویا زبان  
 متائب کی جان ہو خوشی جان  
 رکھتا ہو لطف خندہ گوہر شان  
 تنویر آفتاب ازل ہو شان  
 ہرے صد اسد اجس کاروان صبح  
 آفتاب اخر خجست جوان صبح  
 ہر شام زلف یار پہ بچکمان  
 انجم کی فوج میں گینلا ہو نشان  
 ہر بد گمان کو پھیلے ہو گمان

قرآن میں زبان خدا بیان  
 لکھن شفق کا سحر کا بناؤ ہو  
 دیتی ہیں ہر سفید سیہ کو جلا حسین  
 تاریک ہو چٹک ہو بین فلک دم سحر  
 پیر میں داغ عشق کا جلوہ ضرور ہو  
 متائب ہو سحر کو ستار و زمین دم بخود  
 ہوتی ہو در کلفت شب چرخ پیر ہو  
 چوٹے میں سر جو لپٹے ہیں اوٹو ہو  
 بادل نہیں ہو سحر کو قریب ہو  
 کیا قمر کر رہا ہو سوزن شب بصال

کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو

انتظار کیا بات کو توں کا  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو  
 کچھ دانت ہو تو سر پر پار پیو

یہاں لکھو ہونے شہید ہوا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے

یہاں لکھو ہونے شہید ہوا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے

<p>ایسا لاشیکو کفن ہی میں درکار سفید                  ہر تراکت کے سبب چہرہ گلزار سفید                  ہو گیا خوف رنگ رخ انخیا سفید                  ہر زمانہ کا لہو اسی بہت خوشخوار سفید                  بیٹھ کر کپڑے جو ہیں کر بزار سفید                  ہو گئے پر تو رخ سے زردیو اور سفید                  مثل نرس ہوں ابی مدہ انخیا سفید                  اشک و چار ہے سرخ تو دو چار سفید</p>	<p>سیلی پوشاک میں اکثر ہوی اوشت                  گل نسین کو نہیں جوش میں بلبل                  امتحان کے لیے قابل نے جو کبھی ہوا                  خونیں تو سرخ مجھ کو نہیں شکوہ بخدا                  کر کہو اہل تماشا کے کفن کی تیسر                  گھر مر شب کو جو وہ شک قمار کھلا                  نظر بدتری آنکھ جو کہیں اچھی گل                  لب دندان کو لکھو میں جو ریاست</p>
---	---

ہوئی سب سے صحبت میں امانت کی قول  
 رنگ دشمن کا ہوا رشک کے اکبار سفید

خون کے ہاتھ ہو گیا جاننا نہ دوش  
 زکون گجیلاد ہنس کر لاش نہ دوش  
 ہن اندون وہ گدس بزرگ دوش  
 تلو جو کہ رکھتے تو مردانہ دوش  
 ہن دوش ہن دوش ہن دوش

<p>کسے جاوے رخ پر نور کا نظار اچا                  وہ جایا کرتے ہیں نوچندیکو جو ادگار                  ہمار دل سے نکلتے نہیں تصویر یاد                  فراق یار میں اندھیر ہو رہا ہے جان                  تھما کر سامنے جیتک ہی لڑاؤ آنکھ</p>	<p>بڑھے یہ شک بنجا ہوا کسے تار اچا                  شپ ٹپ کے گدڑا ہر ہکا سارا اچا                  پری کی طرح حسہ شیشے میں ہی ہمار اچا                  ہمار گہ میں آئے غضب کا بار اچا                  خورب ہو تو جان لو کہ ہمار اچا</p>
--	---

یہاں لکھو ہونے شہید ہوا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے  
 ہر ایک کے لیے ایک کھانا ہے



سنت زلفہ گم کر بہ ہوا طائر  
جای زارین بزارات کو غبار  
دل کو کس کے لب تان کا لالہ  
کھنکھاتی ہو زری خانی میں

سنت زلفہ گم کر بہ ہوا طائر  
جای زارین بزارات کو غبار  
دل کو کس کے لب تان کا لالہ  
کھنکھاتی ہو زری خانی میں

سنت زلفہ گم کر بہ ہوا طائر  
جای زارین بزارات کو غبار  
دل کو کس کے لب تان کا لالہ  
کھنکھاتی ہو زری خانی میں

آوی کیا وہ فرشتے کی نہیں تیری ہیں

ہوتی تھی آہیں جب پھر تیرا شیطاں

سو چکا چین سے اب چو تک امانت ہوئی تم

دن گیا وصال کا آئی شب ہجران سر پر

مست ہوئے شب بیاہین ہنچو ابی پر  
مذہب و نسو غم بیاہین ہیں بیتیابی پر  
چہرہ تھی میں جو بدست دانے مارا  
ہم مینو سے ہیں شتاق ہلال الہی  
تیرے تن جو یہ ترک پر ہو مگر کم لباز  
زیر بجنس کی گھنچس ہے ہوا عالم میں  
گر لگاؤ نہیں انہما کے بالا بالا  
چاندنی رات ہو کہ میں شکار کو نہ شرا  
تو وہ ہو صید فکرت میں کہ جو قوم  
ابر کا گلوں جگر جو میر زاری سدا  
چرخ پر صوفی تابت ہوئی ستارہ  
سہل کیا انہیں عالم نے عروس شب کا

چاندنی برق ہو کہولے مہتابی پر  
طار و دل کی کل آئین نہ سیما بی پر  
بط سے کان مجھے دھوکا ہوا مرغابی  
دیکھنے چاند کہی آئیے مہتابی پر  
آتش زنگ کا دھوکا ہو مجھے آبی پر  
پستی گوشت بہت کھاتی ہو عبا بی  
کو لے آئے ہیں کسان سے تیری مہتابی  
آفتابی کا نرالج ہو مہتابی پر  
آنکھیں لال کے بلے بیڑیے گریبا بی  
پارہ پارہ دل سیما ہو مہتابی پر  
اوسے ٹانگے جو ستار کلمہ آبی پر  
پہلو پہنچی کسی ات کو مہتابی پر

دیکھ کر بادا کیانے کے  
دشت بادا کیانے کے  
ہاتوان حکم زیادہ ہون  
تیرا میری نہیں ہے  
قدرا جان بجا اب اس  
چو گیا شوق کا ایسا دوا دیکھ کر

بعد دہائی ماضی حیات کا خیال  
راہ کا پی یا بس نہ لے کر اضافہ دیکھ کر  
فیض لیا میں اوس کو کہیں نہ شکار  
دل کشا اور مڑا جھل کا کلا مٹا دیکھ کر  
ایک شوق شاد و شہر کا دوا دیکھ کر  
میں جانے کہ بہت سے جو کا دوا دیکھ کر

کھنکھاتی ہو زری خانی میں  
کھنکھاتی ہو زری خانی میں  
کھنکھاتی ہو زری خانی میں  
کھنکھاتی ہو زری خانی میں

ایک طرف زخم ہو سو سوین بار  
 قاتل سی تلمار کا دم ہو سوین بار  
 ایک طرف زخم ہو سو سوین بار  
 قاتل سی تلمار کا دم ہو سوین بار

باجا بیت بنکیا لعل کا نقشہ دیکھ کر  
 ہنس اور عیسا د کوڑیا کی انگیا دیکھ کر  
 رات بہر رویا کی سوین یا دیکھ کر

طاق ابرو کشنے کو پیے زاہد ہوش  
 باغ میں اس گل کے سید آئیں گے  
 وقت خواب اس بحر خوبی کا تیرا بخوار

نئے کرم لیے عمر بیدار نہ کر دے وفا  
 اس امانت دل دیتے تھے اسے کیا دیکھ کر

کب ہاتھ ملا سکے اس کے برابر  
 دریاں آئیں کب تو تر ہو بنکی برابر  
 دل حبس ہوا ابرو خمدار کا عاشق

پونچھے نہ فلک بھی فرسوسن کے برابر  
 معشوق بیانی تاہو جو شکے برابر  
 تلوار کو رکھتا ہوں نہیں گزرنے کی برابر  
 بیٹھانہ کہی شیخ بہمن کے برابر  
 لالہ ہر کھلا باغ میں سو سوین کے برابر  
 اغیار کو ٹھلا تے ہیں حلیم کے برابر  
 سورج بھی نہیں ہر رخ روشن کے برابر  
 گلشن کو سمجھتا ہوں گلخیز کے برابر  
 بیٹھے نہ مراد دست بھی شرم کے برابر  
 آنکھیں بہن لیوار کے روزگار برابر

زندہ ہی کی صحبت میں عمر عمر ہو  
 کب سرخی پاں ہر سیالیدہ یون  
 در پردہ پر منظور انیس شکل دکھانا  
 ہی چاند تو کیا چیز کہ ہو تجھے مقابل  
 فرقت میں گل سرخ میں ان کا نشی تیر  
 صحبت سے عدسے کے جیسے ایسا ہر تفر  
 یون کو چہ جانان میں ہر خون میں

دوانہ ترسو کہ کاٹا ہو تو کب  
 ترن پونجی آئیں جو جانیے  
 ناخ جانان میں ہر خون میں  
 اوترا

اور ترانہ غصہ موش کسان باپ لپکا کا  
 چوٹی میں متصل جو لپیٹا ہو یا رے  
 دنبالہ سرکہ انہیں کیونچشم مست  
 افسانہ اپنے دیدہ بیدار کا دلا  
 کاوش گئی نہ خاک ہوئی بہر ہی یاد  
 زقت میں بیدار کہاتے ہیں چرخ بیان  
 صید افغانی کا قصد و ظالم اگر کمرے  
 ہنس نہیں کے و حجابے ہیں غریبوں کی  
 چنیٹے جو نینگے تم سر کا انشور کو کیف کی  
 سایہ کا امین خوف نکر وقت فاتحہ  
 عشق تباہیں کیا لے میں این سخت کریں  
 آنکھوں میں پارہ دل سوزان متصل  
 سیون گل دل شکایتیں ان سرفراز  
 باز صوبکر و کی جو امانغ و دین  
 اعضا جسم بار سر پا ہیں نہ شکل

تیوری چڑھا گئے وہ ہمارے خزار پر  
 ہر کینچلی کاشتہ چنبیلی کے ہار پر  
 کوڑا لگاؤ ابلق لیل و نہار پر  
 لکھیے بیاض صبح شب انتظار پر  
 تو وہ لگا لے تیر ہمارے غبار پر  
 پنجہ کا شیر کے ہو گمان پشت خار پر  
 تیر و نسبے مانگے اور نیکیے خاطر ہمار پر  
 فر کا نامی بیان میں گلیاں شکنوں کے ہار پر  
 پانی پہ پیگیا سلاک ورا آبدار پر  
 نقویدای ہری ہری ہمارے خزار پر  
 پتھر پٹریں الٹی رہ کو جسار پر  
 روشن گھر و گائیندیں اسکو تو ہار پر  
 مستی کے بیخ و کیلئے و ددان ہار پر  
 گھوڑا اور او تو سن باد بہار پر  
 کیا حسن کا چمن بزم امانت ہار پر

PA

دهزار و نواتوان که غنای  
 بار گویان چون دل خود و دایره  
 نصیبین تیغ ابرو و قاتل  
 در طایفای مسته تلوار کین  
 آرد تک و میس که مشک  
 لایه و آب کوثر با عیار  
 آبی هوا گرم قفسین  
 گلزار کین

[illegible]





آکر رقیب ناک چڑھاتے ہیں گور پر  
 تیر و کا مینہ چمن میں برتا ہی ہو پر  
 کیا شیشہ شراب کا بانمنا ہو ڈور پر  
 آگہنیں ہر ستم دستان کی گور پر  
 مضمون کہی لڑانہ طبع کے زور پر  
 موتی ہیں چڑھ گئے نگہ غوطہ خور پر  
 جادو کہ تکیہ دار نے چھوڑا نہ گور پر  
 کالی گٹھ کے شوق میں کہو اور ہو پر  
 خرلوٹتے ہیں تربت بہرام گور پر  
 کیا شمع کے تنگ ہی وڑتی ہیں پر  
 شیرین کا دو گانا فتح میں آئیں پر  
 کوڑے ہزاروں پڑ گئے سہدائے پر  
 گئی کہ چرائی جلتے ہیں زاہد کے گور پر  
 جہنم لاکھ شمع ماہ کو مارے چکور پر  
 کہو ہر مرغ دل صفت غوطہ خور پر

۴۷  
 ده شلک قنابل که بر پیکر پادشاه  
 شمع هر کاه عالم و اهر تار استر  
 و فتنه بین همایون و پادشاه  
 شربت تار یک بین بجای چاک و زهر  
 چهار کتی در برین شاد و معنیه  
 کلاه کوه که برین شاد و معنیه  
 بدو چون نازد یا ساق و بر  
 نازد یا ساق و بر

زلفت دو عدوین با بعد گهی  
 رخ پر برشت شره کا دل افراز  
 مستو کنی طرح جہوم رہا تو تنگ  
 روشن ہر حال چرخ کو اندھیر کا دلا  
 نصرت ہو اس قدر دیر سے ہمیں  
 چھوڑ گئی بندش درویشانِ طبع  
 عریان تنی کا بعد فنا ہی رہا اثر

آکر رقیب تک چڑھاتے ہیں گور پر  
 تیر و کا مینہ چمن میں بستا ہر مو پر  
 کیا شیشہ شراب کا ماں بھرا ہو ڈپر  
 آگہ نہیں ہر قسم دستان کی گور پر  
 مضمون کہی لڑانہ طبع کے زور پر  
 موتی بہن چڑھ گئے نگہ غوطہ خور پر  
 جایا در کو تکیہ دار نے چھوڑا نہ گور پر



معمر کے مین جو گلاٹاٹ کو دی ہو جا  
ہم بھی خالی تھے پروا دے لئے لینگے  
حق نے کیا حسن کو دنیا میں بنایا  
تیرا میں کس طرح نہ ہم کہا کر کون نشتر  
قد جانا کہ جو گلزار میں چل کر ہوں  
لیکے خالی تھیں آج بگستاخانوں کی  
کیا سرے دشت میں خبر جو کہ چاہیں  
وہیکہ تر جو سر خوش بہ برسات آئیں

مرکے غیر چوری چل گئی جلاؤ نہ  
ستم ایجاد جو ماہوی پیداؤ نہ  
طفہ زن حضرت انسان ہی پر نیاؤ نہ  
خون کی ہینڈ ٹونکی قبا کلبتی ہو ساؤ نہ  
وانت اڑو کال گار تہا ہو شادؤ نہ  
بلبلین ٹوٹ پڑیں غصین صیاؤ نہ  
گمکشان کاہر گمان چاندین جاؤ نہ  
زور ساون کا گستاؤں پڑی دہاؤ نہ

بزم سلطان کا نہیں کہیں امانت شوق  
ابتوا استاد گرے پڑے بہن کو استاد دینر

وہ ہونڈھو مری اہل کو شمشیر آبدار  
ابروئے پاجب تم تقدیر باڑہ وار  
کشتہ بہن لہن سیریف بانی سو خیر  
یلتی ہی آگہ سنگد لوپہ جو بارے  
کاٹون کلا تھیوار ابروی یارین

تبیغ گاہ نازی تصویر یاژہ دار  
کہنہ چہارے واسطے شمشیر یاژہ دار  
نام خدا یاری کی تصویر یاژہ دار  
تبیغ نگاہ صورت شمشیر یاژہ دار  
تلوار سے اگر منہ نهد یاژہ دار

79

قائل ہوئے کہ قتل کی گواہی دے دو چاہو  
مرد اس کے درمیان کی گواہی دے دو چاہو  
عصر ہی کو شاہکار فتنہ سید کو پھری  
چاقو کا لہجہ سپرے پھری  
دولت اٹھائی مرد کو پھری  
پوشہ بہرہ نصیب جاگیر باوجود اس کے  
قائل نہ ہو سکا کہ شہر نصرت عام ہے  
پھری تو کیا باوجود اس کے

[illegible]

کلمہ نمبر ۱۱۱  
 کلمہ نمبر ۱۱۲  
 کلمہ نمبر ۱۱۳  
 کلمہ نمبر ۱۱۴  
 کلمہ نمبر ۱۱۵  
 کلمہ نمبر ۱۱۶  
 کلمہ نمبر ۱۱۷  
 کلمہ نمبر ۱۱۸  
 کلمہ نمبر ۱۱۹  
 کلمہ نمبر ۱۲۰

ابرو کی کاٹ کا جو امانت لکھا ہو  
 خامہ کی جو زبان دم خم سر پر پاڑا

آج چوٹی ہے ہر مری کس شہ جان  
 چھوٹے ہیں ہر وارون ہنگ کوٹیا  
 ساتھ ساتھ لوگوں کا ہر چہ چھین  
 اوس ہاتھی تو بین وروس ہجائو  
 تیرو کو سمیز پر خال سیدی و جیہا  
 سبز خط کا گمان بجا ہوا نازک بدن  
 دم میں دنیا کے مکے مکہ عدم تک لگیا  
 خاک میں ملجا حسینو کو جو کوئی طرح  
 پتھری سے نہیں رہی جس کس پہنچ  
 سکے ہر طرح دل کا ملک تنہا میں  
 خون کے فوارے ہیں آقا قلم تر ماریا  
 بلبلین قی ہوئے تیرا ستیہ کج جان  
 کیمیا کی بوٹیاں ہیں کیا تہا شالیان  
 آپ کی فدا کو ترجیح ہو ہو خجالی پر  
 خط کی صورت فیکہ نے لفظ کہاں ہو  
 عکس ہوا ہر گلوئی کا تیرے گلہ پر  
 آفرین ہو تو سن عمر وانی چال پر  
 پہول گرتے ہیں شجر سے ہوا باق  
 دل میں سوز لفظ میں محبیاں ہیں  
 سیدہ سوز انکو سیر فوق گلہ سال

کی شہ صلت گہر کی ساتھ امانت تھنا  
 دم بیان ٹوٹا پڑی وہاں ہو گری گڑیاں پر

پائون نہایت جو تیرے تو لہلا  
 ہاتھ اوٹھا کر زیست وہ سوہا

کلمہ نمبر ۱۲۱  
 کلمہ نمبر ۱۲۲  
 کلمہ نمبر ۱۲۳  
 کلمہ نمبر ۱۲۴  
 کلمہ نمبر ۱۲۵  
 کلمہ نمبر ۱۲۶  
 کلمہ نمبر ۱۲۷  
 کلمہ نمبر ۱۲۸  
 کلمہ نمبر ۱۲۹  
 کلمہ نمبر ۱۳۰  
 کلمہ نمبر ۱۳۱  
 کلمہ نمبر ۱۳۲  
 کلمہ نمبر ۱۳۳  
 کلمہ نمبر ۱۳۴  
 کلمہ نمبر ۱۳۵  
 کلمہ نمبر ۱۳۶  
 کلمہ نمبر ۱۳۷  
 کلمہ نمبر ۱۳۸  
 کلمہ نمبر ۱۳۹  
 کلمہ نمبر ۱۴۰

# روایت نون

یاغ عالم کہ حسینو نکونہ پایا مر بوط  
تیرے جگنو کو تھوڑے بلاتین کو کو  
تیرے تیرے تیرے پاؤں کے محو دریا پر  
خطا مکین نہیں گرداویں گریں گے  
سب بک وقت میں کرتے ہیں افسوس  
نہ پہنچے تھیں پر طوائف افشا  
خاکسار و نسو غرض کہ تھیں اہل طبع  
طاق ابرو کسمیرہ رادل جیسے گیا  
میلنہ و کانہین نہ پڑتھیں خطی  
شب کو یاد آیا جو طلس کا ترپا جا  
خط کو آسبے محفوظ رہی ہو  
چاندنی میں یوہین آیا کہ تیرے  
ناف اوس بھر کر مکنی کا کر لکھ  
اگر عاشق کہ غصے کیر سی لپٹے  
ساتھ دیتا نہیں شکل بلین ثابت کو

کل خورشید نہ کیا گل متاب کے پاس  
ہاتھ پونچر جو مر اگر کہ متاب کے پاس  
آئی چھلی جو کوئی حلقہ گردا بکلی پاس  
چونٹیاں پھر ہی ہین دانہ خاک کے پار  
آیا ستل کہی ماہی بی آسکے پاس  
روز روشن ہو غایان شبت متاب کے پاس  
چو آئے نہ کہی چادر متاب کے پاس  
خون سمان کا ہو کھسکے محراب کے پاس  
ہاتھ گلہیں نہ پونچا گل متاب کے پاس  
نیدائی نہ مرے دیدہ کچھ اکبر پاس  
نہ خزان آئی الہی گل شاد اکبر پاس  
میرے طالع کا ستارہ جو متاب کے پاس  
خوف شتی کو سندھ میں ہو گردا بکلی پاس  
اپنی ریزی میں ہٹاؤ گا ترچی اکبر پاس  
صبر یا تھپی عاشق بتیا کے پاس

نورج کیا جاوہ گروں کی تندی  
چرخ طور شبنم کیا ہو تندی  
تیا تیا تیا تیا تیا تیا تیا  
نورج کیا جاوہ گروں کی تندی  
چرخ طور شبنم کیا ہو تندی  
تیا تیا تیا تیا تیا تیا تیا

دعائے دلدادہ و دردمان  
آتش مرده و انلاہین کی تندی  
شادیاں شبنم میں گریں گے  
وہن ہر شمسال صد سوسو  
صحبت عالی میں غزل کوین  
نہ شاد کب ہلا یون ہر گز

کلیں شتی میں ہین  
کوئی غزل میں ہین  
میں غزل میں ہین  
کلیں شتی میں ہین  
کوئی غزل میں ہین  
میں غزل میں ہین

[illegible]

سبز بختی تری حکو بنایا بر گنجان  
 یار کی مہی سکا گرنگ منہ کا بہن  
 دیکھ کب شب ہو کب آئے گلے ملے واہ  
 بان خنائی ہاتھ جو چھٹا چلا یو بھرن  
 اسفلو نکو بی ہلا روشن خمیری کاثر  
 زہر کیا گاتی ہو گردوں کو کہ تیا ہو  
 وصل کا وعدہ سو سو طرح سے ہیں لہو  
 دل ہو گیا تانا از صیر لیسے لکڑ کا خدا  
 چنپی انگیا کی ہو کیا سرخ اپن پیڑ  
 ہو گئی گرشم تر خود در دزدان یار

کیل ہر یاناکین باہو گلوری کسین  
 کالامشہ نیکم کرسا کور و نیلین  
 دن تو ہر روز کا خوشید کی تھو  
 آتش باقوت کا شہر موتی حسین  
 چمکے نارنگی کو اکثر صف ہیں قندیل  
 آج کل آواز او سن لقا کی زبیل  
 عاشق جان باز کا دل کہیں نہیں پہنچا  
 ہو چراغ نیست وشن جسم کی قندیل  
 تمقے ہوئی کسر وشن میں گرفتار  
 غوطہ غور و نکو نظر آنگلی موتی حسین

ایمانت سب میں کی گئی ہو اور  
ذکر کے قرآن میں تو سب میں نخل میں

<p>             باغ میں پلے لٹا کر چوڑا ہوا ہے              روح خوش ہوتی ہے جب میں ڈرتا ہوں              عشق میں ہم تنوں کی جو فدا ہوتے ہیں         </p>	<p>             اور صبا غنچہ کے کیا ہوش ہوا ہوتے ہیں              دم صفا ہوتا ہے جس وقت صفا ہوتے ہیں              خاک میں ملنے والے کسی فلا ہوتے ہیں         </p>
--	---

[illegible]



بہیری آنکھ اوسے تو اکدم محو الایم نہ  
 بوسہ چشم غم پر توجہت مرا ہا  
 شاد ہو کہین ایک کلمے ملتا ہوں  
 ہر غم پر مجھے تیا جو وہ بارغ و شام  
 نیک نامی ہو ولا فرغ عشاق میں  
 چشم جانا کے قصہ میں دلا کر دین  
 چہرہ پایہ کے سوسو میں کہا کرتا ہوں  
 کبھی اوسکین نگین کا چکما پانہ مرا  
 آنکھ دل پرین پڑتی ہر کسی ساقی کی  
 بوسہ آنکھوں کا جوا لگا تو وہ نہیں بوسے  
 حلقہ زلف تہان میں ہی بہری نکلت

کمروں حشم کم از کم روش ایام نہیں  
 کوئی کمال کیجے ایدان دہاد نہیں  
 سحر عید سے کم ہوں کی ہی شام نہیں  
 کون ہی بات مر قابل انعام نہیں  
 ایو وہ بدنام محبت میں جو بدنام نہیں  
 اپنا ہر شک کم از روغن باد نہیں  
 رخ ہر چہچ نہیں لغت ہی شام نہیں  
 از زبان سیکر وین میں ترانہ نہیں  
 منہ لگانا سحرے شیشہ کو کوئی جام نہیں  
 دیکھو دو دو کمال نیکیے یاد نہیں  
 اشوال سلام میں کو گوارا سلام نہیں

ابتداء عشق کی ہر دیکھا مانیت ہشید

یہ وہ آغاز ہے جس کا کہیں انجام نہیں

باغ میں غائبے ہم سہری حج قد کی یادیں  
وقت سیر ایدل جو خیر ہو کف جلاویں

سیکڑوں ستائین نکالیں فی سیکڑا دس  
عالم گنج شمسیدان ہوا میں آما دین

۱۲



[illegible]

حلال کرتا ہوں ابراہیمؑ کی  
 شفق میں ہوتا ہوا شام کا  
 ہوا کے گھوٹے پہ تے صبح و شام  
 تصویخ و کیسویں زندگی جو بال  
 پہنسا میں بال میں کیا کو دلا کیونکر  
 کمر کی لفظ لکھا کرتے ہیں مکر و دم  
 اکیلے گریں میں اس کے دھڑک رہا  
 تصور قدسوزنیں پڑھتے ہیں میرا  
 مہینوں صبر و قرآن میں ہم نشین و

ہم آپ کب سے آپ جہاد کیلئے ہیں  
جو وہاں اس کی نگین ہیں  
وہ کب سے فرس تیر کا مہر ہیں  
اجل کی راد ہم اب صبح شام کیلئے ہیں  
گروہ ہیں انہیں ایک دام کیلئے ہیں  
نشان جب نہیں ملتا تو نام کیلئے ہیں  
کہا کہ ہٹ درو دیوار دام کیلئے ہیں  
خیال رخ سیرگستان تمام کیلئے ہیں  
تھرا مصحف رخ لا کلام کیلئے ہیں

خدا فی جنگو امانت و پابندی میں سا  
وہ چشمِ لطف سے ایسا کلام کہہ سکتے ہیں

و احولی اوس نازنین کے رُفِ ناز میں  
 جنبِ نیکو و اوس را بگردن آئین  
 کیا اطمینانی تر کلماتِ ناز و جو بن آئین  
 غرقِ رہتا ہر دُعا و شاکستہ تن آئین

آشنا بود که هر قی هو ناگن کین  
دن دها طهر گئی ایک شمع شوی آینه  
پر تو خورشید کا تابو کندن آبین  
مردم آبی هو نین میز بسکلی آینه

4

سید ذکریا جاسطی

ایک نیشن کی کتاب میں

وہاں سے تشریف لے کر آئے

مجلس السبعين

دوستان

ایک جو مانی کو دس

بن کبریا بنی امین بن سید

شعبہ ہوتا جا پھر اس کے قوس کا  
شکل کرنا کوئی عقل نہیں آتا  
دیکھ کر دیکھیں اس کے پیر  
انکسٹ نہ کہلائی بس غیر اس  
عقوبت جو محبت میں ہوا اللہ ہوا  
دقت غلط تھیں کہ ہی نہیں  
جس نے دیکھیں جو نہ سنا ہو  
ہو جائی کہ دیکھیں  
میں

شکرور کے کس قدر سپر حد رہنا  
 یوں میں نے خوش شید کو درایت میں جوں  
 اس قدر روتا نہیں پیر کو اور گرو گرو  
 شکے کیل میں بیان گوئی لپٹی ہر تمام  
 سہی مگر تو گرو گرو لایا بے بین شکر

شہادۂ حق الفت میں چلا چل بخطر  
 ای امانت کہ نہیں ہر خوف و زن آئین

گٹ گئی رشک سے خستہ جگر کی گون  
 ایشی کی نہیں پر نور شکر کی گون  
 روسا ہاں جہاں تہنہ نہیں قصہ ہو  
 فکرت حسن کہوں کو کو نہ کس طرح ہلا  
 پیرانہ پیر شکر کا یہ جیسو شکر میل  
 زرد ہون بجائیں سجدہ و زنا شکر  
 تیغ ابر کے اظہار نے لہو کو لایا  
 ہی نہ سینہ سے تنفر کہ لگاؤں ہالشی

تم نے محفل میں سو کھانا دہری کی گون  
 غیرت ہو اور اس شک فکری گون  
 نہ کلائی ہی نہ شان نہ سپر کی گون  
 جسکا نور شید کا پھر ہو قمر کی گون  
 نہ اوہ ہری نہ اوہ ہری نہ اوہ ہری گون  
 ہی نہ پابند اوہ ہری نہ اوہ ہری گون  
 گٹ گئی آج مگر مرغ نظر کی گون  
 ہوئی شتاق اگر سلاک گری کی گون

جکاتا ہوں کب التجا کے لیے سر  
 ہوا وصلتِ وح و قن سے ظاہر  
 کشاکشِ نفس کے گلے کو خنجر  
 رخِ زرد عاشق کا لیتے ہیں بوجہ  
 کشیدہ ہیں کپڑے کشاکشِ مین  
 جنون آؤں صحرائے کو کیونکر چین  
 گلوں کے خفا و رخ کا لکھتے ہیں  
 کھلائے زندگی نہیں پیر گرد  
 میرے نہ ہو کوئے مرے تنکے خاطر  
 نہ ہو نگارستانِ مین تیرے شرہ کا  
 اگلے ہیں فراشیِ نیکی جو اپنے  
 شجرِ سبز کے نیچے پانی کنوین کا  
 عرقِ زریز آتشِ گل سے لالہ  
 لگایا ہی کیا دانتِ غم نے بدن  
 گانوں کی ہو قلیانِ کشی حسنِ محفل

عجب آہ کو آسمان کہینتے ہیں  
سبکدوش بارگراں کہینتے ہیں  
عجب ہفتیاں ناتوان کہینتے ہیں  
وہ عطر گلِ نغوان کہینتے ہیں  
شجر سے مرا آشیان کہینتے ہیں  
کہ دہن مرا باغبان کہینتے ہیں  
شب بہار و خزان کہینتے ہیں  
بہت آپ کو نوجوان کہینتے ہیں  
زمین کے تلے آسمان کہینتے ہیں  
عجب چلے برومان کہینتے ہیں  
ہو خواہ کیا ڈوریاں کہینتے ہیں  
عجب چاہو سے باغبان یہ چور کہینتے ہیں  
چمن بازہ ارغوان کہینتے ہیں  
مری پست کو سخوان کہینتے ہیں  
تراکت سے کیا کیا وہاں کہینتے ہیں

46

عصیان کا بخور گدھ یا کھنٹے خیال  
ناتقص ہو از رتبہ کامل سے فرما  
ہوئی تو مدرکی سی ہمکبلا لیں  
سو گمرہ قہر میں زلفین ہیں یہ کیا  
شونہی ہری ہی اور تیراں پال  
کشتہ ہیں تیج تازہ گارہ زین  
ہیں تیراں کی کھال میں پر زین

نامت جو حسن و کرم و خوبی خطا  
 کیا کیا مثال ہو میں نہان میں  
 سلسلہ اس کے سینہ جو عریضی مثال  
 باقوتی کا ستر و تار مثال  
 یاد و عیاں پر ہول  
 مروجان و دیب کو عرف لغزان میں  
 ابرو نمین

سوئے ناکشال کو حق نام کی سب سے بڑی  
 بولالا خان غیر کو ہنسکندہ سنگدل  
 نالیہ وہنیں یاہن جو دین اور کین  
 لگے ہوئے ہیں عشق کی آتش میں اور کین  
 عالی جاہ اسے آئینہ کر کین  
 سوئے ناکشال کو حق نام کی سب سے بڑی  
 بولالا خان غیر کو ہنسکندہ سنگدل  
 نالیہ وہنیں یاہن جو دین اور کین  
 لگے ہوئے ہیں عشق کی آتش میں اور کین  
 عالی جاہ اسے آئینہ کر کین

پہل تیغ کا لگا ہی پستان خال میں نغمہ ہزاروں کرتے ہیں اک نکالیں کمال کا کیوں لگاتے ہو یونہی شان قبضہ نہیں ہر دیکھ لو تیغ ہلال میں شانہ ہوانہ کا سہ چنی کے بال میں صیاد بولادام لگا سے ہیں جان میں	ابرو نہیں ہیں ہتھکڑیاں کو قریب آواز کا ہر غدر شکایت ہر ساز کی غیر سیاہ و کانہ نہ پیٹ پر رکھو خالی کہاں ہیں جیسے عالم کے بلند زینت شکستہ دل کی سیل کیوں بند دوسری ٹہرک ٹہرک کے جوین لگا
---	---

یوں ساتھ ہیں نبی کے امامت امام سب  
 بارہ مہینے جیسے کہ ہیں ایک سال میں

آنکھوں سے سینہ مردہ دنیا سپرین مہربان ہیں ہی تو ہم نہ کیا خبر کریں کہنچین جو آپ تیغ تو سینہ سپرین ہو جائیں ہوئے شکستہ اشک و تر کریں ایسا مقام ہو کہ جہاں سے سفر کریں پتھر کے دل میں ناچار سے اثر کریں جی چاہتا ہو گو کہ اب دلیں گہر کریں	تیغ نگہ کا وار جو بیخوش نظر کریں فریاد بھر میں نہ کہیں لیت بہرین اہم وہ نہیں کہ جان کا خوف و خطر کریں متوقف آہ و نالہ نہ ہم عمر بہر کریں دل ندگی سے سیر ہی ہر جا پا ہی جن ممکن نہیں کہ رحم نہ اوس سنگدل کو دور رہا یا اوس سے کیا ہو دلیں گہر کریں
--	---

بار آئی دن کو زلف اور کین  
 شکستہ خیال سے توفیر اور کین  
 بزم صاف بوسہ لیکے کہ جانیں گہرین  
 شہابی کی طرح یاری کی ناموین گہرین  
 زندگانی کے موت آج کریں  
 اٹکلو کو شکستہ موت آج کریں  
 بزم صاف بوسہ لیکے کہ جانیں گہرین  
 شہابی کی طرح یاری کی ناموین گہرین  
 زندگانی کے موت آج کریں  
 اٹکلو کو شکستہ موت آج کریں

کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا  
 کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا  
 کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا

کیا غل ہو ترا صدیکہ باغ جہان  
 اوقات سپرانی ہوئی شو و فزاین  
 کیا خار بود لکھو چارے مضامین  
 خورشید یہ عکس گلن آب نمین  
 پیری من جلاتا ہو مجھے داغ جو  
 گلزار میں او طربا تے ہی ک آتی ہوا  
 کی طعنہ فی کس سسی الیدہ دہن پر  
 چمن جاتا دایکا جگر تیر مرقہ سے  
 دل شیفہ ہو شعلہ خسار صنم کا  
 رویکا سو پر ہی سے سلسلہ یار  
 آفت زدہ کار کا لب لجاتا ہو غم  
 عشق تر کو یار میں ان بیت ہو  
 اطلس کاشلو کا نہ پہن ادر کیتا  
 دے ربط کے احکام ای ترنگ تو  
 عقدہ نہیں کہلتا تری نات کا

ای تیر گلن جان میں ان کمان میں  
 نالان ہو بل کی روش باغ جہان  
 کاٹے جو پڑی پیاسے اوس گل کو  
 تن لے سکا ہو پا پر بن آب وان میں  
 کیا جو شوق ہو آتش گل فصل خن میں  
 صبر صبر و عجب تر قدم باغ جہان میں  
 شبنم کے جو پہلے پڑی سونگنی باز  
 چلے ہی جو ہوتا تری ارد کی کمان میں  
 پروانہ میں اس شمع کا نہیں مہتاب  
 مرد کو لپیٹو مرے تم آب ان میں  
 سبزی نہیں زرد کو سلور برگ خن میں  
 پیوست یہ نشتر ہوا لکھی گل جان میں  
 چمکی تر بازو کی ہے آب ان میں  
 ہو چادر صفا کا پوند کتان میں  
 شاید کہ گرو پیر گئی ہو سو سیان میں

کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا  
 کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا  
 کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا

فردی جو جاتا یار میں خن میں  
 گل جہان میں من کی ہو آتش  
 میں ہو کتا ہون کہ میں تیر لب جہان  
 نہ سے گود کی طرائی ہو کلا دیوان  
 چاہ میں نہ ہو جہان میں جہان میں  
 یہ فرشتہ ہو کوئی کوئی نہ میں جہان میں  
 کوہ افش کی جہان میں جہان میں

کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا  
 کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا  
 کتاب پر دیوانہ گشت کوکبا

کو شہ نواز کے پیر کا گھارہ  
 جو میں دل پہ بند تار پہ بند تار  
 شکیو لکے مسودہ کو گلا دیو  
 ماہ کو داغ لگائی تیر حسین تو سن  
 چاندنی میں وہ اندھیری آواز  
 راہ پرانی میں وہی تیرا پیر  
 سوز رستا وہ امانت کو بیاڑی

پیر کا گھارہ  
 گلشن عالم کی بیابان  
 ہزاران گلشن عالم کی بیابان  
 کیا گھارہ میں دل پہ بند تار  
 روز نشین جی پہ بند تار  
 روز نشین جی پہ بند تار  
 روز نشین جی پہ بند تار

غم سے ہوتا ہی جو سینہ کتنی شہر کا  
 کٹوڑی ہو جاتی ہیں بوسہ پہ لپکتی  
 خط کے ہو گنگو کا اوگل تر نہ کالا  
 دیکھ کر تیرے بکھڑے سینے دیر پر سکھا  
 بولادہ غصہ سے سدا ال گریہ ایشو  
 ایسے چھوٹی خدا چیر لہ لہ نہ ہی  
 کہتے ہیں دیدہ ترین مگر اٹک رہے  
 شکیو دھچک لڑائی میں تیرے جل کر  
 دہائی انگلیاں وہ پڑ کا کچھن میں  
 کیا جھرا ایو نہیں آتے ہیں میں آتے  
 باتیں سنتے ہیں شہر کی کیچڑی  
 بعد میں ہی کہ ارا نہیں عیش کا بیغ  
 چرخ سے ابر کے لگو لگو نہیں ہو رہے  
 چھپتے ہیں مجھ پر وہ شہر کا  
 جبکہ وہ زہر حسین کہتا ہو تو تیرا

تارا شکیو کا ہم آنکھوں کا دیر ہیں  
 شربت مول میں ہر ملا دیو ہیں  
 داغ یہ سینہ نچا آنکھوں کا دیو ہیں  
 جان لیتے ہیں دل آپ لڑتے ہیں  
 مانگتے کب ہیں جو کچھ اہل فادے ہیں  
 دھونڈ کر گھر سے تراد الیچی دیو ہیں  
 آبر و ابر کی ہم بڑھ کر گستا دیو ہیں  
 شمع و آگ پتنگو لگا دیو ہیں  
 طوطی صیاد کے ہاتھوں کو لڑتے ہیں  
 کس قدر پل مجھ پر نہ کو ملا دیو ہیں  
 پر کو دالان میں کانو کو لگا دیو ہیں  
 شمع تربت کو حسین جگر بجا دیو ہیں  
 چادر ماہ میں داغ لگا دیو ہیں  
 راگ کر رنگ میں سب لگا دیو ہیں  
 ہر سازگی کا تیرا لگا دیو ہیں

روز نشین جی پہ بند تار  
 روز نشین جی پہ بند تار  
 روز نشین جی پہ بند تار  
 روز نشین جی پہ بند تار

کے ہر ایک چہرے پر ایک عالم کی تصویر تھی  
 ہر ایک کی آنکھوں میں ایک کائنات تھی  
 ہر ایک کی ہاتھوں میں ایک دنیا تھی  
 ہر ایک کی زبان پر ایک کلام تھی  
 ہر ایک کی دل میں ایک گہرا راز تھی  
 ہر ایک کی آنکھوں میں ایک سحر تھی  
 ہر ایک کی ہاتھوں میں ایک قدرت تھی  
 ہر ایک کی زبان پر ایک حقیقت تھی  
 ہر ایک کی دل میں ایک کائنات تھی

گہرے شربت کا ہر شایہ ترشگیں قطر نیسا کو نہیں چھوڑیں گیس عیا مل چکے خاک میں میرا ترن ارجیوں دید بازی یو جوانان چمن چو کرتے	کے پتے جانہر علمش ارا نگہیں سوتیا بندہ یو ای باد بہار نگہیں باغ عالم کے گلہ کو یہ خار آنگہیں بلبلین گنگی ہرین گیس کوہرا آنگہیں
--	---

دل اپنا گلہ بنگر کب بچیں نہیں ہنسے شگفتگی شیریں بانی کم سخی تم ایو نہ منہ جو جلاتے ہرے ہاتھ دسے نہ ل مگر سطح گور کو گہر	دفن کر کے مجھے رو یا نہ اما مت کوئی اشک لائی مگر شمع ہزار آنگہیں
--	---

یہ نہ لے کے مانتے کہیں چمن میں وہ بات کو نہسی پھر جو کر دین میں رخ او سکا زلف میں ہر جا بگیر رہا تو یا کیا جان سوا تب ہی قصہ نہیں	دل اپنا گلہ بنگر کب بچیں نہیں ہنسے شگفتگی شیریں بانی کم سخی تم ایو نہ منہ جو جلاتے ہرے ہاتھ دسے نہ ل مگر سطح گور کو گہر
لیا جانی یہ یار جو کوئی یا کا کا جگر کے چاک میں ہم کر رہو ہیں کو فو چٹے جو دام سے گردن بائی جھٹکے سونگہا کو زلف معبر و ہمیں کھو لگے گل شباب جو فراق آتی ہے	یقین جانو کہ مردہ کہیں نہیں کہ تارا شک سوتا پیر چمن میں گلے میں طوق ہوا بانی کو چمن ہر شک کو جو کہ جو کشید چمن میں شمیم وصل سیناں گلہ چمن میں

میں عینا ہوں یہ دیکھو تو نہ دیکھو  
 وہ جیتا جا بگلی تین ہم عین ہر دین  
 سون کے کر کے میں ان ہمسایہ جو  
 کہ چمن میں یو ای کوئی شایہ جو  
 بے چارے میں وہ خط کمال ہے وہ منزل نکلتا  
 ہر ایک کی آنکھوں میں ہر ایک کی زبان پر  
 ہر ایک کی ہاتھوں میں ہر ایک کی دل میں

ہر ایک کی آنکھوں میں ہر ایک کی زبان پر  
 ہر ایک کی ہاتھوں میں ہر ایک کی دل میں  
 ہر ایک کی آنکھوں میں ہر ایک کی زبان پر  
 ہر ایک کی ہاتھوں میں ہر ایک کی دل میں  
 ہر ایک کی آنکھوں میں ہر ایک کی زبان پر  
 ہر ایک کی ہاتھوں میں ہر ایک کی دل میں



منہی شہر  
کے پورے ملک میں دیکھ کے افسوس  
میں اپنے ملک کے حالات کو دیکھ کر  
اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر  
میں اپنے ملک کے حالات کو دیکھ کر  
اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر  
میں اپنے ملک کے حالات کو دیکھ کر  
اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر





کام ترین سے نہیں ہرگز فیض شکو  
 آگے کر کے تماشہ ویکہ میری قبر پر  
 مسکر کر کے کسان ابرو مارا ہویہ تیر  
 شست کا کا تالابے یا جو ٹوٹا رات کو  
 کس آہ و سحر کی صحن چن بین انیم  
 سیرکت بہن گستاخی کرے وہ نہال  
 نقد ایمان بھی نہیں ہر آہ دیکھ نہ کیا  
 عشق ہلے ششک شہر نیکی ہو پھر نیکی  
 تا لپٹا کر کی تیرے کسو ہوگی و در شر  
 سورہ یاسین پڑھو یا رہو اقاؤد  
 اپنی دریا ہوں یہ ادھی شریک کا ہوں  
 ابرو پر خیمہ کو ساتھ انشایا ہوں  
 قتل ہوتی ہر خدائی جسم عیان کیلک  
 گردش گرد و نسو مو باغ کی ہر پالتجا  
 بیج منت کا صنم ہر تیرے کو مینہ کما

سر نہ کہا کس نے پتھر گرسن جا رہیں  
 اب تک کہ کہیں کسلی ہیں سرت ایزد  
 ہر لب عشق کا عالم لب فارین  
 ہندو س گل کو نائی چھکیو کو خاں  
 نام کو گری نہیں ہوا تش گلزار میں  
 خون لے سب بوستان لکھنے گلزار  
 جب ہمارا آئے گی تری جہاں  
 خون کے دھبے پڑینگے دہن کسان  
 پرفرشتوں کے جلنے کے گری باز میں  
 دم نکلتا ہر خیال مصحف خسار میں  
 آفتاب نے نپلے سایہ دیوار میں  
 کاملانی کا صنم رومال ہر تلواریں  
 باڑہ کا ڈورا ہر بوت کیا تری آریں  
 ماہ نو بچاؤن عشق ابرو ہر خمدار میں  
 سب پہ طہری یہ مینون بندش تار میں

(Top Left): عشق کیا منت نہ کرے کہ جس کو  
 (Top Right): عشق کیا منت نہ کرے کہ جس کو  
 (Bottom Left): ساعد و یاد و قاتل کا پر ہر خیمہ  
 (Bottom Right): عشق کیا منت نہ کرے کہ جس کو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

میں نے گوراجو آؤ شہب تو لو لاکر  
 حال لکھی ایگیا اور حسرت دیدار ترا  
 لاکہ پر آنکھ نہ ٹپی پر نہ وہ آنکھ کی نظر  
 جب نظر کی تو پڑا ابرو و خمار میں  
 غش ہوا اب تو تر عشق میں یا ایسا  
 دیکھا کرتے ہیں سیکر نہ رنگیں کیٹ  
 کہیں دے یار کا نقشہ جو ایسا مانتے

جی میں آتا ہوں کلو اقل تہاری انگسین  
 بند ہو گئی نہ سو پر ہی چار کی انگسین  
 غم میں جس آنکھ کے میں کمر میں جی رہا انگسین  
 اور غم ہو گئیں اس تغیر عاری انگسین  
 لے سکو ملک عدم آج سد کار انگسین  
 عین گلزار میں ہی میں بجا رہے انگسین  
 وہی ابرو ہوں بعینہ ہی تہاری انگسین

دیکھا تر گس کو نظر ہر گے امانت پھر  
 آگئیں یا چین میں جو تہاری انگسین

دل کا تجو یہ ایو گل تر مبتلا نہیں  
 باعین سناقی ہیں وہیں لیکر پائے  
 کرتے ہو عاشقوں سے تم جان جانکر  
 ناحق گلو لیک کے منہ نے ہو ہر گز  
 انسان تو کیا فنا کے ٹھہرے نہیں  
 ایسے مچکھا زخم بھر یار نے

لکھو ریاض ہرین تری ہوا میں نہیں  
 سچ ہو کہ سفسی ہیں کوئی آشنائیں  
 والدہ آہو تہیں خوف نہ نہیں  
 ہم زریست سے خفا ہیں کسی سے نہیں  
 خورشید خور میں بہ تر نقش نہیں  
 والدہ دل لگانے کا احب مکتہ نہیں

حساب خوشی و غم کی کیا ہے  
 دریا میں رونا ہوتا ہے  
 جی میں آتا ہوں کلو اقل تہاری انگسین  
 بند ہو گئی نہ سو پر ہی چار کی انگسین  
 غم میں جس آنکھ کے میں کمر میں جی رہا انگسین  
 اور غم ہو گئیں اس تغیر عاری انگسین  
 لے سکو ملک عدم آج سد کار انگسین  
 عین گلزار میں ہی میں بجا رہے انگسین  
 وہی ابرو ہوں بعینہ ہی تہاری انگسین

بس طلب کیا کوئی جہان میں  
 بیزار سے جان میں کوئی جہان میں  
 دیتی زلف کا سحر کوئی جہان میں  
 اپنا نقطہ صوفیوں کے خطا نہیں  
 ممکن نہیں حال حسد و کینا کا  
 دنیا میں زندگی کا امانت نہ نہیں

عشق کا خنجر لگا دیں  
 زخم کھینچتے ہیں خون کو  
 باغ میں جاتی ہر دوش گل  
 دم پر ہر سانس کی یاد  
 دھن دھن کی آواز میں  
 دھن دھن کی آواز میں  
 دھن دھن کی آواز میں  
 دھن دھن کی آواز میں

کیا ہی محنت ہو گئی تھی  
 مدون ہو گیا دل میں  
 دشت لکھنا میں  
 عشق کی آواز میں  
 عشق کی آواز میں  
 عشق کی آواز میں  
 عشق کی آواز میں



اسلم بن سنان شاد کی کیا پوز  
 تندرست و کاغذ منور کہ جس کی  
 محبت میں لکے کہ وہ حق نہیں  
 عین الفت کہیں کہ جس کی  
 ہون وہ جہت تندرست و کاغذ منور کہ جس کی  
 کہ جس کی کہ جس کی کہ جس کی

لکائی اگ پانی میں نہا کر کہیں کو کچ  
 صدف شرکان پہاڑ سے چھوٹی چھوٹی گراں

امانت عشق کہ بندہ سے چھپنا سخت مشکل  
 خدا ہی جان کو کہے پڑے غلام کے پالے ہیں

<p>چہرہ ایسا ہو منور کہ جس کی کہتے ہیں          کیا حقیقت ہی تری غنچ گل کی بل          قاصد منہ ہر گز کیا جاؤ دیو بیجا          آدمی کیا کہ نہ ہر شکر تک روح کا دخل          لاکھ ٹکڑے کوئی نہیں تھے ہیں خبر          وصل جان لگی کوئی بن نہیں پڑتی تیر          چشم غنچ نہیں کھل گیا تاہر شکر کہ طبع          سر کشی میری چلی شست جو نہیں کیا جا          جستجو ہے کسی قاصد کی پے نامیہ          ہاتھ سے اپنی پلے ماساتی جو تر          خواب میں بات رقیبوں سے نہیں سکتا</p>	<p>ہاتھ آیا ہو وہ دلبر کہ جس کی کہتے ہیں          میں کہاؤں گل تر کہ جس کی کہتے ہیں          ہی مارا وہ پمیر کہ جس کی کہتے ہیں          مر کے پیدا کریں گے کہ جس کی کہتے ہیں          دل تو نکالو وہ پتھر کہ جس کی کہتے ہیں          ایسا بگڑا ہو تندر کہ جس کی کہتے ہیں          سن ہمارا ہو وہ لاغر کہ جس کی کہتے ہیں          ہیں بگولے وہ ہلو پر کہ جس کی کہتے ہیں          مرغ دل ہو وہ کیوتر کہ جس کی کہتے ہیں          وہ چڑھاؤں کئی سانگر کہ جس کی کہتے ہیں          یار کو ہو وہ مراد کہ جس کی کہتے ہیں</p>
---	--

سادہ دیوین کہ جس کی کہتے ہیں  
 ایسا دیوہ سکندر کہ جس کی کہتے ہیں  
 قہر میں سوچیں پیکار ہو چوین  
 لطفا و شایا ہو وہ مر کہ جس کی کہتے ہیں  
 خیر سے کہے مر بیان جو کہ جس کی کہتے ہیں  
 دور اسطرح کردن شکر کہ جس کی کہتے ہیں  
 غنچ سے کہے کہ جس کی کہتے ہیں  
 دل کو جادو کہ جس کی کہتے ہیں  
 آسمان کو کہ جس کی کہتے ہیں  
 اس صدف میں وہ کہ جس کی کہتے ہیں  
 نامیہ چشک کہ جس کی کہتے ہیں  
 دل مرادہ شاد کہ جس کی کہتے ہیں  
 آسمان کو کہ جس کی کہتے ہیں  
 اس صدف میں وہ کہ جس کی کہتے ہیں

نامیہ چشک کہ جس کی کہتے ہیں  
 دل مرادہ شاد کہ جس کی کہتے ہیں  
 آسمان کو کہ جس کی کہتے ہیں  
 اس صدف میں وہ کہ جس کی کہتے ہیں



دل میں کتنا کوی آفت زارین  
 ہوا کہ تیرے ہونے کا زمانہ  
 عشق وہاں یارین دل و جان میں  
 عشق کا پار لگا کر مہر آہ میں  
 شاہی کی کس شکافتن کو ہر آرزو  
 چڑیا نین ہاکی سوا عید گاہ میں  
 پیلو کو گلی شہد فرقت میں تیرا  
 چھپکے دل کے نظر دیوہا میں

دل ملا وہ شہاد کہ جسے کتنے ہیں موج زن ہو وہ سمندر کہ جسے کتنے ہیں لائے ہو لو کئی ہر چادر کہ جسے کتنے ہیں ابکی کاٹوں وہ کہ جسے کتنے ہیں ایسا ترپون تہ خنجر کہ جسے کتنے ہیں	ناصحا عشق کے دریا ڈرتا ہر سو دیدہ تر سے بخور مال کا گوشت ہر جا پہلہ ہی قبر چڑھ چوڑے آئے شبن اوڑ گیا میں جو قبض سے تو پکارا صبا خون سی ہو دہن و دوح قاتل افشا
کہ توں کس آئینہ خسار نے کہا ہو قدم آج امانت ہی وہ شہد کہ جسے کتنے ہیں	
موج آئی ناز کی سنہ پائے گاہ میں موتی پر دے چشم نے تارنگا میں آنکھیں بھائیں آہو دل عین میں روشن ہر گیند یار کے تارنگا میں تل ہو ترنی قن میں کہ یوسف چوچا میں کابل لگاؤں دیدہ خورشید و ماہ میں تیر قضا کا توڑ ہے تیر گاہ میں خنجر سے گلے سے ملا عید گاہ میں	دوڑا و آئینہ کو نہ صنم عین آہ میں دیکھ جو دل انتا و جس کیلنا کی آہ میں آمد جو اس پر کی ہوئی صیگر میں پڑتی ہر آنکھ شعلہ مشعل بہ راہ میں ہر دل غریب ہو یہ ہماری نگاہ میں تاثیر دے خدا جو مرد وہ آہ میں دیکھا جو اس نے مر گئے ہم عین آہ میں خون بد گیا ہو نختہ ہو قاتل کو آہ میں

وہ شعلہ و شعلہ کو آہ کی بک  
 روشن چرخ شہد بہت آہ میں  
 کہ توں کس آئینہ خسار نے کہا ہو قدم  
 آج امانت ہی وہ شہد کہ جسے کتنے ہیں

دل میں کتنا کوی آفت زارین  
 ہوا کہ تیرے ہونے کا زمانہ  
 عشق وہاں یارین دل و جان میں  
 عشق کا پار لگا کر مہر آہ میں  
 شاہی کی کس شکافتن کو ہر آرزو  
 چڑیا نین ہاکی سوا عید گاہ میں  
 پیلو کو گلی شہد فرقت میں تیرا  
 چھپکے دل کے نظر دیوہا میں

چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت

چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت

مجزار کو ای عشق بت پر غرور کا دیکھا جو اوس لکھ کے پہل سکا نہ افشان رو پہلی بایں بالوں پہ دل خال خط مو تاخیر و ناجاسکا اندھیر ہو کہ آنکھ میں ستر کو نہیں پر وہ اوٹھاؤ در سے محرمین آؤ ٹوٹے ٹک جو آنکھ میں اکٹھو ایو	باندھا خدا نے کوہ کو ایو برگ کا مشکین ہماری بندہ گھین تاز کا چھٹکی ہو چاندنی شب لاف سیاہ رہ زن ہزاروں تل گھر کعبی راہ اتنے حسین سماہن اپنی نگاہ میں را کو میل شربت دیدار راہ میں پیکان کی احتیاج ہو تیر نگاہ میں
--	--

چاہے جو تو شرف وہ امانت کو ہو عطا  
 کس بات کی کمی ہو تری بارگاہ میں

بیان حیرت کا کیا کہے خیال کو زمین تکلف آسمان کا لکھو ترانا سیاہ و ناز کبھی گل تر کر کے سر آگے جو خوش میں تری آنکھوں کو غم میں لاغری پیتا ہو اسیر کی غم نے کہو دیا محو زانی ہو برابر ہونے دیکھو جو چرخ گلشن میں	ہمارا آنکھ میں تپتی نہیں مردہ زمین قیامت ہو دھنک جلی کی ابرو زمین گریبان نکرو کر کے ڈال دلوں کے زمین سلاہن کے سر پر لگاؤں چشم سوز قفس کے چھوٹ کو سیاہ دھتیا ہوا تو آنکھیں خار کے سونے کیان میں
---	---

چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت

چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت  
 چو آنکس را در این عشق و محبت

ایک سو دلی ہو گا دس چوبیس دے ہو  
 سیکڑہ دسویں آتے گدہ ہو بلکہ سب  
 برف خانہ مالہ نسلان ہوا تفس خانہ ہو  
 نیم عالم حسینیوں میں عجیب اندر ہے  
 جان یوں پروردگار داد و دیوانہ ہو  
 لایں پریر ہوئے کہ سوسا دین امر و  
 ایدل و شفا دہ اندازہ تو دیوانہ ہو

اعلیٰ دشن منہ  
 دوزخ میں لڑنے کیلئے  
 عشق میں دامن لے کر  
 غصہ جھونکنا  
 دوزخ میں لڑنے کیلئے  
 عشق میں دامن لے کر  
 غصہ جھونکنا

وہ ہون بخیر قسمت پر حیرت  
 وہ کافر ہوں کہتے ہیں کہ  
 جہسکی آتشنا و کی ہیں کہ  
 جگر میں تیرے بازو جو ست  
 صد اللہ کبر کی ہونا تو سہمیں  
 یہ ہر لہر میں سوچ یا تیرے

عدد پروردہ ہوں طالب بقدر جان کا ہو اگر  
 سرانیا کاٹ کر کہہ دوں نہت دست میں

دل انیا کلمہ پر تہا ہی کجی سہا رہیں  
 خدا کا خاص ہیں کہتے تیرے شکر دار ہیں  
 صغیر کی سبب کیا رو کھیلانہ یا نہیں  
 نئی بیان وضع بدو نہیں اور وضو لڑو  
 صد گلفروشان ہو یہ سیاہی میں ہیں  
 بہنو میں ہوں برائیل و بدین ہیں  
 گزری کی بھیگی چادر اکند و شمع پر  
 یہ طوطی لاکھ پیچ بول دھتار ہوا  
 سکندر آئینہ دار نہیں جو خضر ابدی  
 ہوئی ہر کی صورت شوخیوں کی سوزو  
 شہرانی زہد میں متقی ہوں نہ خواہو  
 پٹ ہو اوجوانان میں جہسکی مارو  
 گلشن خار ہوں آغشیوں کو ہوں خار نہیں  
 رکھیں تہا نا حق جاہدانی کے پٹا زو

ردیف واو

باغ عالم میں لا محور جانا نہ ہو  
 فصل گل میں اتاریں ہم ہو اور  
 حند لیک بس گل کا ہوس تمنج پرانہ ہو  
 ساقی ہوش ہوی ہوشیہ ہو پیانہ ہو

عالم خشت میں خوں خوں  
 کس کی تباہی کس کی تباہی  
 کس کی تباہی کس کی تباہی  
 کس کی تباہی کس کی تباہی

شمار حسن کی کیونکر دیکھ سکے گا کہ  
 سحر گر وصال کے دیکھوں تو بس لپکتی ہو  
 دل محبت نشہ دوا بنا جو جسم و دہشت  
 جہاں کہیں نعمت نیا کو ہم دل خدا کا  
 تری کو جو بین گشت عاشق کو محال نہایت  
 نہ کیونکر دیکھ کر نہ کہو بشر کی خیال نہایت  
 پیرین کو چرین ہاں غیا سونے کی سیر  
 جلالتے ہو مجھے غبار کار کتو بول  
 فرما ہم صبر کا لڑتین قیہ کو چڑھ کر  
 نظر آیا نہیں ایسا کوئی معشوق آنکھ کو  
 درازی ہجر کی شب فروز کو جو خوش  
 یہ میری کلب و خوشترید و لازم محفل  
 مقابل چہرہ روشن او کو ماہ ہوتا  
 اگر وہ بادشاہ حسن جاو قصر میں ہے  
 ہوا میں شوق پر اسے ہونے میں کیونکر

پری ہو جو در ہو شک فر ہو طبعیت  
صدائے سحر کی ہو صدائے کونست  
بہشتی ہو جا اگر کسی ہو غفلت  
اگر نوکربان پر چاہتے ترک لذت  
حسین باد ہو جا شہید کنی یاریت  
غضب ہو تو رہو انت کا گھر ہو جا  
ہمین تکلیف ہو آسمان نیز نور  
کدین حق غضب ہو تو کدین حق ہو  
بخارنیا خلعت جو او کو کت کی تہ  
گلے غم کی ہو زو واد او ان ہو  
کدین پیدا خدا جل جلالہ ہیست  
ہرین ہو شہید ہو غم ہو تو غم  
بزرگ ہو اس کی ہی اتنی روز گت ہو  
ہر اس قصہ کو کہ سکتا ہو نہ ہو  
عنایت ہو کہ ہم ہو لطف ہو ہو

شمار حسن کی کیونکر ناک آئین کش  
 سحر گر وصال کے دیکھوں تو بس فوجی ہو  
 دل حشرت دو دینا جو سچا علم و درایت  
 جو کما بین نعمت نیا کو ہم دل سے نکالو  
 تری کو جو بین گشتاق کو حال دیت  
 نہ کیونکر دیکھ کر کھلو بشر کی غیر حالت ہو  
 پیرین کو جو بین ہم غبار سونے سے پاک ہو  
 جلالتے ہو مجھے اخبار کار تری و نول  
 مزا ہم صل کو طین تیسو کو کھڑے ہو لڑو  
 نظر آبا نین الیسا کوئی عشق آنگو  
 درازی ہجر کی شب فروں ہو خوشتر  
 یہ ہمیری کباب و خورشید و لازم و محفل  
 مقابل ہر پر و روشن او کو ماہ ہوتا  
 اگر وہ باد شاہ حسن جا کو قصر میں آوے  
 ہم او میں شوق پر اسے ہو نگو عاشق سمجھیں

پری ہو جو رہو شک فر ہو طبعیت  
 صد التماس کی ہو کھو صد کو نیت ہو  
 ابھی تیار ہو جا اگر کسی بغفلت ہو  
 اگر کوئی بان پر چاٹنے ترک لذت ہو  
 حسین باد ہو جا شہید کی باریت ہو  
 غضب ہو قدر ہو وقت کا گناہ ہو قیامت  
 ہمیں تکلیف ہو آسمان غیر بخت  
 کہیں ہی غضب ہو تو کم مین آن بخت ہو  
 بخارا نیا کھلا ہے جواد کو پستی ہو  
 گد غم کی ہوا زوا و اہوں شای ہو  
 کہیں پیدا خدا را جباری ہو صحت ہو  
 ہرین ہم شہد سی انیس غیر تو گنہم ہو  
 بزم نگہ ہر کی ہی آئین روز گشت ہو  
 ہر اک تصویر کو سکتا ہو بینہ کو حیرت ہو  
 غنایت ہو کو ہم ہر لطف ہو مہر و محبت ہو

یہ تیرین کا وصال میں بین دیتے  
 فر عاشق کا کوئے ہو غم ایام دیتے  
 سوال کو ہی حکم دیتی شوق کو جیون  
 خواہت ہو عطا ہو فیض ہو شوق دیتے  
 نزدیکوں کو دیکھنا کہ قلم و تیرین  
 جو سر کا جیون ہو کج کو عیان کا غفلت  
 وہ ہر بلا دیکھو عیان کا غفلت  
 ہوا وین کل میں عیان کا غفلت  
 غلام کو دین ان نعلین کا غفلت  
 لیوان قلاو کا گین طوق لغت ہو  
 شہنشاہ کی مینے ہی انی ہو  
 لاکھ کھنکھ کی مینے ہی انی ہو  
 بلاتھون میں نکل بار ویر ہو  
 نکال کر دیان فشی بینا تھون ہو  
 تلاوت

کبریا و باران کائنات  
یا رب شمس و قمر و کواکب  
یا رب زمین و آسمان  
یا رب کائنات و مخلوقات

کیا کہ میں نے کیا تمہارا دل دیا  
 جلتے جلتے تیرے لہجے آگیں شمع  
 گھر کے مجھڑا کو رتبہ گل باز کیا ملا  
 دل یا خط میں ہنسنا حال نہ جانان  
 کہ رازدار عشق وہیں جاناں  
 بندہ گئی یار کی شکل کی ہوا نہیں  
 شریا اللہ صاف بھلا کر کوئی یہ پری و  
 شہر کے لوگ جھپٹے دست گریبان کی  
 آگاہ انیسون میں کیا بانسے لادند  
 رنج پر نور سے اوس بچتا رہتا تھا  
 آجکے وعدہ چین آیا تاک بل جھکو  
 کیا دکھاتا تو پڑا پھر تاج جھک جھکو  
 دل پساجانا ہو آنکھ نہ پڑی ہو جو نظر  
 چرخ کے دو دھڑکن کوں جوشا کی ہو کہ  
 سر گیا عشق میں سپین قن جانا کو

بیٹھے جگر لے جو دنیا ملو دیا جھکو  
 میری ہمدردی تر بہین تلا یا جھکو  
 کہے خوش خوش سوچ آنکھ نہ پڑا جھکو  
 اپنی داناں سے یہ امر میں لا یا جھکو  
 ملا سوٹ بستر نہ پایا جھکو  
 شمع سان شکر تینگوں نے بھلا جھکو  
 سینہ کیا لہجہ اور تو نے کیا جھکو  
 اپنے دھن میں بیابان چھپایا جھکو  
 حال سے تل کے بہت نے لکھا جھکو  
 جلوہ قدرت کا امانت نظر آیا جھکو  
 کل کل ایسی کی کہ کل کر گئی بیکل جھکو  
 اسی جنوں کو چھ دلا دین لعل جھکو  
 سرمہ ہو جاؤنگا دکھ لاؤنگے کا جھکو  
 یہ سہی نہ اوڑھائی کہی کل جھکو  
 شجر قد کے شر سے یہ ملا پہل جھکو

۵۵

کیا کہ میں نے کیا تمہارا دل دیا  
 جلتے جلتے تیرے لہجے آگیں شمع  
 گھر کے مجھڑا کو رتبہ گل باز کیا ملا  
 دل یا خط میں ہنسنا حال نہ جانان  
 کہ رازدار عشق وہیں جاناں  
 بندہ گئی یار کی شکل کی ہوا نہیں  
 شریا اللہ صاف بھلا کر کوئی یہ پری و  
 شہر کے لوگ جھپٹے دست گریبان کی  
 آگاہ انیسون میں کیا بانسے لادند  
 رنج پر نور سے اوس بچتا رہتا تھا  
 آجکے وعدہ چین آیا تاک بل جھکو  
 کیا دکھاتا تو پڑا پھر تاج جھک جھکو  
 دل پساجانا ہو آنکھ نہ پڑی ہو جو نظر  
 چرخ کے دو دھڑکن کوں جوشا کی ہو کہ  
 سر گیا عشق میں سپین قن جانا کو  
 بیٹھے جگر لے جو دنیا ملو دیا جھکو  
 میری ہمدردی تر بہین تلا یا جھکو  
 کہے خوش خوش سوچ آنکھ نہ پڑا جھکو  
 اپنی داناں سے یہ امر میں لا یا جھکو  
 ملا سوٹ بستر نہ پایا جھکو  
 شمع سان شکر تینگوں نے بھلا جھکو  
 سینہ کیا لہجہ اور تو نے کیا جھکو  
 اپنے دھن میں بیابان چھپایا جھکو  
 حال سے تل کے بہت نے لکھا جھکو  
 جلوہ قدرت کا امانت نظر آیا جھکو  
 کل کل ایسی کی کہ کل کر گئی بیکل جھکو  
 اسی جنوں کو چھ دلا دین لعل جھکو  
 سرمہ ہو جاؤنگا دکھ لاؤنگے کا جھکو  
 یہ سہی نہ اوڑھائی کہی کل جھکو  
 شجر قد کے شر سے یہ ملا پہل جھکو  
 کیا کہ میں نے کیا تمہارا دل دیا  
 جلتے جلتے تیرے لہجے آگیں شمع  
 گھر کے مجھڑا کو رتبہ گل باز کیا ملا  
 دل یا خط میں ہنسنا حال نہ جانان  
 کہ رازدار عشق وہیں جاناں  
 بندہ گئی یار کی شکل کی ہوا نہیں  
 شریا اللہ صاف بھلا کر کوئی یہ پری و  
 شہر کے لوگ جھپٹے دست گریبان کی  
 آگاہ انیسون میں کیا بانسے لادند  
 رنج پر نور سے اوس بچتا رہتا تھا  
 آجکے وعدہ چین آیا تاک بل جھکو  
 کیا دکھاتا تو پڑا پھر تاج جھک جھکو  
 دل پساجانا ہو آنکھ نہ پڑی ہو جو نظر  
 چرخ کے دو دھڑکن کوں جوشا کی ہو کہ  
 سر گیا عشق میں سپین قن جانا کو





چونین سستی بر کس غلط نشاید  
 چو چویشی نهار عیال نامی بالایی  
 چو چویشی نهار عیال نامی بالایی  
 چو چویشی نهار عیال نامی بالایی

او کس که بر او خورشید تابان  
 او کس که بر او خورشید تابان  
 او کس که بر او خورشید تابان  
 او کس که بر او خورشید تابان

قیامت میں جلیگا با ناک بن ہرگز نہ خورند	جو طیر مار ہو گا اوس جانیگا سید نہ خورند
علی کا نام دل پر نقش بہتر امانت کو	نگین قلب پر کندہ کیا ہو اسم اعظم کو
ارو لیت ہا	

عشق تپانے پونہ پندہ ایل کیا ہو	آفت ہو تم حق پر غضب ہو بلا ہو
کھمیں منجھ کہ بڑا مینو اہو یہ	الفٹ کی بات نہ کی زلا انتہا ہو یہ
اچھا ہو روز بھر نفرت کی تھیلا	دیو سفید وہ ہو تو گالی بلا ہو یہ
کہتا تھا جسے میں کہ عاشق ہو وہ	سدا جواب ادا تھا تو اسکی نرا ہو یہ
نصو کیا تھر سکا اوس ٹکڑے سے	آئینہ رنگتے ہیں جو تر صفا ہو یہ
شاہ ختن کو دیکھ کے بولا چیسو دل	اون کیسے ہو تو کوچہ کا اونی گدا ہو یہ
کیا نسبت پائی آہ و نالے کو غیر کی	ہو نہ کا خزان کا وہ ہو تو باد صبا ہو یہ
کچھ میں نہیں لڑا ہوں جوتی کا چوہا	آکر نہ اڑو دلکو کسے خطا ہے یہ
ہر دست شاخ پر زنگ ہو اہو ہوا	اویلیں شہید ترا خون بہا ہو یہ
موتی کا معجزہ ہو نہ دست آشکار	کب یار کی ہستی میں دزد خفا ہو یہ
پونچاز میں کوئی منہ پر جوین لیر	آئی صدا نکالت کہ دار الشفا ہو یہ

دیکھا ہو کو گوت سل ہزار  
 پر بات کا تھادی نہیں اعتبار  
 وہ بات تھی کہ کہی یاد کا پر  
 دودھ کی نشانی کا نہیں اعتبار  
 کس نے تھکی باغ میں اندھیرا  
 گہرائی پر ہی تو نیم بیاہر

داغ نکلا تو تیرے کفن پر  
 دل میں نہیں کیا کسی پر  
 دل میں نہیں کیا کسی پر  
 دل میں نہیں کیا کسی پر



[illegible]

پھوٹ نکلا عارضہ نور جانا کا جو کر  
 شوق سے چاند کا بنو اتنا ہو کہ وہ سبز  
 حال دل در پر وہ لکھ کر کہ مستطاب  
 کہینچ لاتی ہو سدا دست میان آتک  
 آئینہ دکلا نہیں دیکھ جو وہ خاصا  
 شوق خود زنی نہیں کسکو ہتا ہوتا  
 دتیا ہوا نہ نشینو کو بھی زنی سا  
 او کلینو کو دیکھ خود رفتہ کیونکر ہو  
 ابرو و مٹرگان ہم بن ہر تصویر  
 گہو نیم و ملا کو باعث افتادگی  
 پیری ہوا والی ہوا شیریں بن جا  
 کیلا کرتی ہو سدا اسی کی و شاید  
 خاک پٹکا جو تونی شکر کا سحر کیا  
 عارضی ہنر ہو وہ گل جو کیو شمع  
 دست جانا کا ہر حال و سکو حق اور

ماہی افزون ہوئی تصویر شہید آئینہ  
 ہر ایک پر آجکل تقدیر شیت آئینہ  
 تو دیکھا دنیا او تو تحریر شیت آئینہ  
 ہمتوہن بسوقا تل شیت آئینہ  
 بنکیا میرے میں تصویر شیت آئینہ  
 ابرو تصویر ہر شیت آئینہ  
 سطر و حجاب ہر جاگیر شیت آئینہ  
 ہر علی بند کازیر شیت آئینہ  
 دیکھ لے قاتل کمان تیر شیت آئینہ  
 خاکساری ہر دلا کثیر شیت آئینہ  
 دیکھو فریاد جو شیر شیت آئینہ  
 طائر تصویر ہو خیر شیت آئینہ  
 ٹوٹنے کی ہو سدا بکیر شیت آئینہ  
 ہم انگوشی کو کسین گلگیر شیت آئینہ  
 کیا امانت کہیمے تیر شیت آئینہ

ہر ایک پر آجکل تقدیر شیت آئینہ  
 تو دیکھا دنیا او تو تحریر شیت آئینہ  
 ہمتوہن بسوقا تل شیت آئینہ  
 بنکیا میرے میں تصویر شیت آئینہ  
 ابرو تصویر ہر شیت آئینہ  
 سطر و حجاب ہر جاگیر شیت آئینہ  
 ہر علی بند کازیر شیت آئینہ  
 دیکھ لے قاتل کمان تیر شیت آئینہ  
 خاکساری ہر دلا کثیر شیت آئینہ  
 دیکھو فریاد جو شیر شیت آئینہ  
 طائر تصویر ہو خیر شیت آئینہ  
 ٹوٹنے کی ہو سدا بکیر شیت آئینہ  
 ہم انگوشی کو کسین گلگیر شیت آئینہ  
 کیا امانت کہیمے تیر شیت آئینہ



مجنون کا دشت شکوہ مبارک ہو  
 دم مکر میں تیرے ہم تیغ مبارک  
 اوس لاف میں عیش تل بیتاب ہو  
 الفت نہیں ہو پاکی لکڑا سکیو خاک  
 دم زلف پر کھلتا ہو موگر یہ جان  
 عینکے جو چشم مست منموشاں ہم  
 واقف ہو تیرے سر نہیں شوق پاک  
 ابرو رخاؤ کی چاندنی بر لب لعلی  
 اسی بحر حسن باندہ لعل و اٹھانکی باں  
 ایندول قوی کو جو موگر سر لاگ  
 پیر فلک کے دورین ہیں فرو ہم فقیر  
 اوس بحر حسن لچر کما کجا ڈوب مر  
 اندر خوف ابرو و قاتل کی تیغ کا

ہون نہ دل غرض نہیں بلکہ مال  
 رعد کی سپر قیاس کٹر میں نہ مال  
 مجھے کہیں تڑپ کے کھتی ہر جاں سے  
 مٹی مری خراب ہو گرو ملاں سے  
 وابستہ اپنا دل ہو تری بل باں  
 آفاق میں شراب کھینکی کلاں سے  
 گرتے ہیں کہ بھل تم ہی باہم صال  
 کاٹا کھچکھوڑنے تیغ ہڈاں سے  
 بالی کی چھلی طرف ہر زلف و کج حال  
 نقدیر نے پہاڑ کو باندھا ہو پاں سے  
 کمل کی آرزو ہو کنا آسماں سے  
 دہ باعرق ہوا عرق الفحال سے  
 میرنج مانگتا ہو سرو ہی ہلال سے

ملک سخن میں ضعف ذی نعم کے سوا  
 واقف کوئی اہوانہ امانت کمال

چون جلوہ تن و در و دیوار  
 یونہی کہ جھپٹے ہو مر بار  
 سر فصل آج کا شکر و شکر  
 شوق آج کا شکر و شکر  
 حواشی آج کا شکر و شکر  
 حواشی آج کا شکر و شکر  
 حواشی آج کا شکر و شکر  
 حواشی آج کا شکر و شکر

موت نکلے گا تو ان کو خوار  
 اوس تانے کی جا کا جو ہوا انشا  
 چھوٹے سے بڑے کی باریستی  
 شکر کہ لکے ملو ہون میں ہی بوجا  
 جو قریبی جا پڑھے وہاں بھی

گیندو کو دقتوں میں بیان نہیں گیند  
 ہر شے کو ہم کو ہر سو ستار بنی  
 نہ اندوڑے جس کے پہاڑ پہاڑ  
 ہوا کا رنگ لال و سفید  
 پتہ ہر گئی عالم میں یہ عالم  
 بیخدا کو جو لے ہیں تو ہر بار  
 خون ایک دھواں میں ہر بار

ادوی الی مینی گلزار بنی  
 کستہ و موم و شمع ہر رنگ  
 دھواں لالی ہون تو دھواں  
 غصہ کا لالہ نہ دھواں  
 دھواں کا لالہ نہ دھواں  
 دھواں کا لالہ نہ دھواں  
 دھواں کا لالہ نہ دھواں  
 دھواں کا لالہ نہ دھواں



غل مجھ کے کیون برہم ہو کر وہ حجاب پر  
 میرے زخم دل نے دکھلائی جو تاثیر اثر  
 قبر کے اوپر لگایا نیم کا اوس نے درخت  
 طوں کیوں بال مشاطہ شہناز سحر سحر  
 یار نے بنو کے خطا پر کہیں قلبین فقط  
 ہو گیا منصف جنوں کا جبکہ مجھ کو جانی  
 کب تک کاٹی گا سزا دیر ہے جہان میں  
 پیٹ گیا دل آج دست اندازی اغیار  
 دشت پجائی میں مجھ حشری کو ہلکا کر دینا  
 کام میرا اوس کی ناک سے نہ جھپٹ رہا  
 مین مکر ریون ہوا و دیگر ترینج یار  
 حال دل سارا نہ شبکو کہنی پایا یار  
 عالم رویا میں دیکھا وصال کے سبب ملا  
 پہلو کر سر گر گیا شیرینک غم میں کو بہن  
 ناتوان ہوں کہ سارا خطہ اوسکو نہ کا

بال انگلہ لعلی زنجیر آدھی رہ گئی  
 ہاتھ میں سفاک کے شمشیر آدھی گئی  
 بعد مر نیکی مری تو قیر آدھی گئی  
 پریشانی بے بی پر آدھی گئی  
 اس کلام اللہ کی تفسیر آدھی گئی  
 ایک نینتیں کی جاگیر آدھی رہ گئی  
 شمع محفل اتوا ہی گلگیر آدھی گئی  
 ہاتھ میں سیر تری تصویر آدھی گئی  
 ایک نین ہاؤنٹی زنجیر آدھی رہ گئی  
 معرکہ میں آبرو تیر آدھی رہ گئی  
 ٹوٹ کر جیسے گلی تصویر آدھی گئی  
 نینداؤسی آئی مری تیر آدھی گئی  
 کھونٹا ہر خواب کی تعمیر آدھی گئی  
 بیستون پر کے جو شمشیر آدھی گئی  
 ہاتھ میں چوٹا قلم تیر آدھی رہ گئی

14

عشق کے آداب میں کیا کی گئی  
جاکر تعلق تک یا شکر کی گئی  
کل میں تیری ہی خال ہو گئی  
ہم سے بے یں سے گفتگو ہو گئی  
ہم سے تار سفل سے ثابت  
کہ بقاء بحر و فو ہو گئی  
یانی ماٹھا اگر نہ کشت ہو گئی  
کے ابرو ہو گئی

۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲

نور خداوند قدرت کا جلوہ  
سنانوں میں لپکتا ہے جیسے  
لالہ کھتا ہے حسنِ ناز کی دھاری

نور خداوند قدرت کا جلوہ  
سنانوں میں لپکتا ہے جیسے  
لالہ کھتا ہے حسنِ ناز کی دھاری

نور خداوند قدرت کا جلوہ  
سنانوں میں لپکتا ہے جیسے  
لالہ کھتا ہے حسنِ ناز کی دھاری

وہ پہنتے ہیں چمنی پو شاگ  
اے قیامت بلا ہو قیامت یار  
شہر سارا بسے گامِ سر  
پونجی اوس لب پہ پان کل لا

زعفران کج زرد رو ہو گے  
کیا بدلا اوس سے بڑھ کی تو ہو گے  
واگد زلف مشکبو ہو گے  
اب یہ لاکھوں میں خر و ہو گے

نور خداوند قدرت کا جلوہ  
سنانوں میں لپکتا ہے جیسے  
لالہ کھتا ہے حسنِ ناز کی دھاری

لینکے نام علی امانت ہم  
جب فرشتوں نے گفتگو ہو گے

زلف میں فقر و موباف کی تیاری ہے  
یاد کامل میں مجھو مشعلہ زاری ہے  
سا تو ان جسکو جنم ہو زمانہ کمتا  
خیمہ چرخ میں تار و نکی جگہ میں خان  
آدمی سے یلپتی ہو بلا کی صورت  
میلگون چرخ سے معلوم ہو شکر سار  
بوسہ سن بت کا دلا لیکے آدھ شکر  
کیلتے ہیں نئی ہولی بت سفاکے ہم  
وزن بقیے میں بان چتر ہیں تو نکو

دل بجایا یہ رات بہت بہاری  
بوندیان پڑتی ہیں سیات انداز  
اک سکر نالہ جان سوز کی چکاری  
شعلہ آہ شرارت یہ تری ساری  
تفہ ہو دنیا عجیب حکلی ہتکاری  
قصر لدار کا یہ پردہ رنگاری  
چوم کر ہوڑ دے تہرہ بہت بجاری  
رنگ ہو خون کا اور زخم کی چکاری  
آتش افروز قیسو کی لکھکاری

نور خداوند قدرت کا جلوہ  
سنانوں میں لپکتا ہے جیسے  
لالہ کھتا ہے حسنِ ناز کی دھاری

نور خداوند قدرت کا جلوہ  
سنانوں میں لپکتا ہے جیسے  
لالہ کھتا ہے حسنِ ناز کی دھاری



چین آفاق میں اکدم نہیں نے فکرِ سخن  
ہرزہ گوئی کی امانت تجھے پہلے ہی ہے

پہنچتا یئے گایات مری مان بجئے  
 دست جنون کا ہر اشارہ ہری طر  
 لب خشک چہ تر تو زبان لال چہرہ  
 مرزا مجھے قبول ہو صدہ نہیں قبول  
 خلعت خریدی نہ دو کا نسوئی قریب  
 شانہ ہلا اور اچھوڑ شوخ سنگدل  
 بلوائے نہ نزع میں و سکو قریب  
 مرجلے اکدم میں اہو تو کس قریب  
 جو صبح چلے وقت شہنا ہوا ہی صنم  
 کتا ہنوں جنوں میں نہ کو کو دیکھ  
 محفل میں کسکے آپ دزدیدہ ہر نظر  
 آیا مری لحد یہ کیکر وہ پروہار  
 شیشہ میں دس کیو اتارے شکران

سین جان وونگا آپ پہ چیاں لیجیے  
 دہن کو جو پڑیے تو گریبان لیجیے  
 عاشق کو شکل و کیمہ کے بچان لیجیے  
 دل بچھے خدا کے لیے جان لیجیے  
 پہلے مگر کفن کے لیے تہان لیجیے  
 تربت میں ہاتھ پاؤں ذرا تان لیجیے  
 مرجائیے نہ غیر کا احسان لیجیے  
 منہ میں بھار نہ سہو اک پان لیجیے  
 لبہ بہیر ویشکی کوئی تان لیجیے  
 پنجہ میں آسمان کا گریبان لیجیے  
 آنکھیں بڑا کے چور کو بچان لیجیے  
 چادر کفن کی منہ پہ ذرا تان لیجیے  
 سر رچڑ ہارتیک کے شیطان لیجیے

صورت سے توجہ لینا کا کام  
تلاش کا یہاں کیا ہے قاتل کو پہچان  
اوس نے افسوس کیا کہ یہاں پہچان  
ایسی ہے کہ قیامت ہی بنا

14

ملفوظات امیر کرامت دین گلابی  
گردن گیسو بیان ہے کہ یہاں سے بی بی گلابی  
کشتا نہیں خیر خیر خیر خیر خیر خیر خیر خیر  
ملفوظات امیر کرامت دین گلابی  
گردن گیسو بیان ہے کہ یہاں سے بی بی گلابی

[illegible]

چرخ و زلف مین  
 رخسار و لب و چو بلبلان  
 چرخ و زلف مین  
 رخسار و لب و چو بلبلان

دین دل دل دل  
 دین دل دل دل  
 دین دل دل دل

ہر شمع کو صبرت کا یہ پروانہ ملا ہی یا مال ہو اہون جو مراد کر چلا ہی کیا آنکھ کا پانی چستائیں ٹہلا ہی گنگا پہ یہ مردہ کسی ہندو کا جلا ہی ساغر سی ہر صفت آنکھ صراحی سا گلا ہی بنجال میں تپتی مرنی نقونکی بللا ہی صیاد کو کیا ظلم کستائیں پہلا ہی فانوس میں جو بن ستر آتشع ڈھلا ہی ہر صفت کے پنج میں صراحی کا گلا ہی پنکھا جھپٹا ہر آنکھ نے شرکان سی بھلا ہی	ہون کا نہیں چمکے کو یہ مہر چکا ہو گا کوئی دنیا میں خفیہ اسے سدا کیا شبنم کو گاہ نہیں جگہ دیتی جو گرس آہو نکا دھوان ہر طرف شیم تراجت لب مین لب جام اور دہن او کا ہو گلا بالونکی گرہ کو لکھ بولا وہ او لکھ کر ماتہ آتے ہیں بلبل کے عوض امہ راو پروانہ تنگ کو نکو اگر ہو تو گلا کیا انکھ سے نہ قفل کی صدا خوشی نکلا جب یار کی نظر نہیں ہو کر غشی آبا
--	--

در سے نہ امانت کو اوٹا جان دشمن  
 عاشق ہو تر جرم کا برا ہی کہ بھلا ہے

پتھر ہی اپنی قبر کا مردار سنگ ہی اس سال کتنوں کفن رنگ ہی اوس کس کو جو انگارے بنی گشت	سبکو ہمار بعد یہ جینے ہی گشت ہر صفت بود و باش نصیر اکا ڈھنگ کیا دلین آہ کر نیکام غروب ہنگ
--	---

کس ناز میں کوئی اور جانی  
 ایتھہ ملکین یا کو قید فرنگ  
 خطی کرن جہانگیر  
 پڑھ لے ناز و صبر  
 چالو سو یاد دلا وقت تنگ  
 پودانہ شمع دیم مارا پتنگ  
 دل کس قدر خوشی کو شہر ناز  
 بیان ملک کس کس کام  
 دین میں ہر شے ناز و صبر  
 اند کو کوئی کواد کو کوئی  
 کس نہ ہو دین کی ناز و صبر  
 کس نہ ہو دین کی ناز و صبر  
 کس نہ ہو دین کی ناز و صبر

طالع و قفل کس نہ ہو  
 بلبل و قفل کس نہ ہو  
 طالع و قفل کس نہ ہو  
 بلبل و قفل کس نہ ہو



تیری تلوار کی نور مارا لینگا کا دھڑا  
 تیری لہو کو صانع فرما کر سہارا  
 مری دیال میں شکو کو دریا کا کنارہ  
 کہی ہو خست البی کہ تیر پہنچ مارا  
 ہمیں قاتل تیری تلوار کے دم کا سہارا  
 ہو ٹھنڈی جیت کے وہ درخشاں مارا  
 زمین ہوا کی فیض قسم سے چاند تارا  
 غزال حشم ستا پنی گاہوں میں چلا  
 بہراں آہوں میں تیری میں تارا  
 شب مہتاب بلبل سکا انگر کہ چاند تارا  
 جس کا پیکر غزال حشم ہمیں کہ جاہل مارا  
 پڑے کئی ہو جا لوٹن کہ توڑے منہ مارا  
 کیا پہلوئی کی کٹی پڑے کونے اشخارا  
 تہاں کان کو بریہ کا بل بنو پارا  
 شوق و لکشاں چاہے ہو جہنم مارا

五

[illegible]

جہان میں ہر ایک کی زندگی ایک کتاب ہے  
 جس کی ہر ورق پر ایک نیا ہیرو ہے  
 جس کی ہر ورق پر ایک نیا ہیرو ہے  
 جس کی ہر ورق پر ایک نیا ہیرو ہے

یوسف اگر میں آپ کو دیکھتا ہوں  
 تو میری آنکھیں پانی سے بھری ہوتی ہیں  
 یوسف اگر میں آپ کو دیکھتا ہوں  
 تو میری آنکھیں پانی سے بھری ہوتی ہیں

مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 حسین دل و دھڑکتا تہ کی ہمارا ہمارا  
 مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 مضمین تہ کی ہر ایک ہمارا ہمارا

لگا کر عطر و گل میں ہے آبر و پانی  
 محبت کا عدا پابند نہیں صفت ہائے  
 زر کی چین ہر طرف پانا ہوں لگا کر  
 ہنسین گلاب غ جہان میں دروہ  
 کینے مہیاں و زبانی اعضا لگے میر  
 شکا ناول کا ہے خالق آلودہ فرہ  
 خاسپاؤن گناہوں کی غنائی لکھیں  
 سیریاں ہا جامہ گلابی چنپی تہ  
 کماں ہر و فرہ ناول ہا لکھیں پکڑا  
 لگا یا تہن مجھ سے کیا تار سونیکا  
 خطا و سکا ویکو نامہ بر و مٹیاں لگا

امانت اہ کیا ہر شعر میں ہے  
 ہر ایک مصرع تر اسکے ہر بحر میں ہے

سحر میں ہے درخت کا امام ہے  
 ہر طہر مذکور ہر بحر میں ماہ صیام ہے

ورو آئندہ تار میں حیدر کا نام ہے  
 دل بچ و غم میں تار کتب طعان ہے

خطا و سکا ویکو نامہ بر و مٹیاں لگا  
 خطا و سکا ویکو نامہ بر و مٹیاں لگا  
 خطا و سکا ویکو نامہ بر و مٹیاں لگا  
 خطا و سکا ویکو نامہ بر و مٹیاں لگا

ایسی ہیروئن ہے جس کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 ایسی ہیروئن ہے جس کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 ایسی ہیروئن ہے جس کی ہر ایک ہمارا ہمارا  
 ایسی ہیروئن ہے جس کی ہر ایک ہمارا ہمارا









تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام  
 تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام  
 تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام  
 تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام

تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام  
 تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام  
 تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام  
 تاج پون تاج پون سے مسیح و تاج نام

حق میں عاشق کی نہ بات اچھا کرنا سمجھو  
 اونکی ہونٹوں پہ ہر سرخی کے لب و دہ  
 آج کیوں شعلہ آواز تیرا دم ہے  
 سرنگون دوس شمشیر کے گردن ہے  
 کیوں مریج آج شہر گیسو کا پرہم ہے  
 ہجر میں پنجرہ خوجوار مرا دم ہے  
 جم گیا جام کا جب رنگ تو ساقی خم ہے  
 دیکھ لو کعبہ کے محراب سراپا خم ہے  
 جسکا جشن آج ہر محل کا یہاں ماحم ہے  
 تیری خود بینیوں ناک میں میر و دم ہے  
 او سکی انگلیا ہی مرا آنکھ میں نامحرم ہے  
 عیش دنیا ہی بہت زیست کا وقفہ کم ہے

تلخی غم کے سبب ہر کی ہوتی ہر تلاش  
 بان وہ کماؤ میں تین تھوکتا عین لہو  
 کسکے نالوں کیا نرم کو رتوں مطرب  
 قتل سے میری کسک چہ شہان قابل  
 کسکو تہمت فی لیا رات کجی و شہا  
 کبے پہلو میں جگہ دیا ہوں گنہ گنہ  
 دور سنا غم میں نظر آتی ہر سیر دنیا  
 سرکش گھر میں خدا کی نہیں چلتی ہر گز  
 قصر دنیا میں عمارت کی محل عبرت کا  
 کان شیطان نے یہ ہونٹ لگی جس ہولو  
 بدگمانی سے دم بند کردن کیا تدبیر  
 کیا کرین کیا نکرین کس مرن کی ہر تدبیر

آغاز محبت میں بند نیست کی امید  
 قتل و زانیہ گزشتہ فرس  
 لشکر و کشتی با و غل پر  
 ای عجز اولیستہ ز زنا فرس  
 ستمہاں کدورت من تیرا فرس  
 جلدایت بدین سے تیرا فرس  
 وہاں کی لگائی ہوئی فرس  
 جن بے شک و شک و شک و شک  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں

اسد اللہ کا ہون بکلامت ملاح  
 مدحی کے لیے ہر شعر مرا قصیم ہے  
 مرزا ہون تیرے ہر میں یا فرس  
 اب جان سے جانا ہی ہمارے فرس

دہلی میں ہر محل جو دہلی میں  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں  
 دہلی میں ہر محل جو دہلی میں



پہرائی آنکھ اوس نے مر گئے ہم  
نبات و شہد کے کیا اصل جانے  
جسے خوشید کہتا ہے زمانا  
سپہر حسن نسبت میں کیا رو  
تری آنکھوں میں کب سرمہ لگایا  
گرہ کہلجاتی ہو عاشق کو دلی  
دل شنید کا خواہاں ہو ہر اک  
شجر کیا آدم کا ہر شاخ و برگ  
سنا تے ہو جو تلخ و ترش باتیں  
میں آہیں بہر ہا ہوں سر لپیٹو  
نہ پوچھے ہاتھ تک کیوں بن کر زیو  
نہ آنا وصل کے چلیو نہیں ایدل  
کس ابرو کی ہین تیر انداز ستار  
تری آنکھوں نے نسبت دی ہمیں  
قوس کہتے ہیں سب صدف و زہر ہیں

ادا کا فر کی پیغام قضا ہے  
 ترے ہونٹوں میں دنیا کا سزا ہے  
 میرے رشکِ قمر کا نقشِ پل ہے  
 فلک میں چاند کا دھبہ لگا ہے  
 بندہ جمہیر یہ ناحق طوطیا ہی  
 ترانہ عجب مشکِ شاہی  
 میرے بلبل کا طوطی بولتا ہی  
 ہمیشہ اشک کا ٹپکا لگا ہے  
 ہمارے دل لگانے کا مزا ہے  
 کرو آرام کیا ٹنڈی ہو ا ہے  
 کہ سونیکا نصیباً جاگتا ہے  
 وہ بحرِ حسن کسکا آشنا ہے  
 کہاں میں آج تک چلا بندہ ہے  
 غزالانِ خشن کی کیا خطا ہے  
 عدم کی راہ کا ڈھرہ لگا ہے

96

این بیان پانچواں بابی قیاس  
 درخت سببین کھلاطلس  
 پیمای و یوسف کے ہمارے یوسفین ایدل  
 شوق اور بیٹہ دیوانہ ہو ہے  
 کیسے لکھی تبت پیرازہ کا  
 افسانہ کھلے کاغذ پر  
 ایدل اس کا

کتابخانه عمومی  
مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

او کما و اسو غیرت گل گونہو کا چٹائی  
 شہزاد لکون کا جلد نہ برسوا و سنا  
 چمن میں برق کی صورت لکھوا او  
 ہمیشہ پول مانند چمن تہی دنیا میں  
 فروغ شعلہ خسار آتشاک کیا کم تا  
 سوار کونہو شاہ تباہی آئی ہویا ب  
 بنا کر زلف انگشت خانی سُو کتہو ہین  
 خراس خار غم بے طفل تیار یو گ گون  
 رہی کم رات سے اصل کے باغ میں  
 قرولی مار بیٹھا سندھو سانسین بیری

اگر یہاں پر کہیں بہتی نہ صحرائی اُنسی  
 گستاوٹی ہو گندار و نینا فرمان نہ سوسو  
 گلگون پنجلیاں نہی نشان لعل حسن  
 کٹویدو ہن پان اگل کی نہی نگارشن  
 دم قصص غم مشعل روبرو ہی روشنی  
 ترم میں صاف ہی آواز ناقوس بہن  
 شب گیسو میں یک شمع نہی لال رو  
 مری سینے ہی آہو نہیں آتی ہوا رنگ  
 پڑی سنیم کمال چاندنی نکلی ہوا نسکی  
 لگائی برف میں آہ صراحی آبلہن

دلِ نادانِ پُرسا کر عشقِ مہینِ نیاسی کہو گیا  
امانتِ دوستِ آری کہی جانانہ دشمن کے

دریا پہ واہ رکتی ہے کیا نو چاند نے  
مجھ ولفگار کو نہ شب ماہ میں پہرا  
ہوتا ہی محکو قبر کی چادر کا اشتباہ

کوسوں تک پہنچتے بلوچانہ نے  
 زخمی کے حق میں ہری اور چاند  
 کیا ہی شب فراق کو بے نور چاند نے

۱۵۰

99

آنی زده ماه شب کو یکایک بر این  
 بودند و این پول در این روزهاست  
 در این وقت شش روز بود که  
 چکار است سافو بودند  
 با نیکو دل و خوف و شرم و شرمند  
 بودی از شاد دید که زین پند  
 بود و این هم پند بود  
 و اینی از هر یک ماه و این  
 ساق



جانے نذر ناکا اچھوٹے کا چہ نہیں  
 سپتہ میں بیچھے نہ جگہ عشق زلف  
 میہات دست میں انوار کواقم  
 غنچہ گلون کو دل کا ملا کہ ہے غصہ  
 نا محزون کی آنکھ نہ انگیا پہاڑ  
 قصہ پر کہیں چیدی چو شتر سست بیاڑ  
 زرا میں ہلکار اگر تو وہ شجر  
 دکن زرا میں ہلا سے چٹنے کہا کیا  
 ایک بوسہ پر یہ گالیاں اشد کی نہا  
 مندی جو بلکہ زمین آیا وہ حسن  
 نظارہ رکھنا فاضل منظور حسین  
 عاشق کو زہر غیر کو صیر کی ہڈی  
 رسوا کر کیا خلق میں تلو یہ ہانکنا  
 زلف ضم کو زہر میں پایا جو لاجوہ  
 و نالہ و کمر سرکہ کا چستان ستین

باتین بنائے گئے اور کھانے کا  
 سوزی کو دل کی طرح نعل میں پیالے  
 ہاتھوں اور سیکے رنگ خانے جمالے  
 آئی بیت نہی تو راسکرا لے  
 سینہ کھلا اور دو پیچہ بندھالے  
 رانی کے ہاتھ آگے پیچھے لگالے  
 خوشی کے ہر حال میں ٹوٹی اور چٹا  
 پیالہ رکھو اور ہاتھ گئے منڈالے  
 کچھ میں ہی اب کنگار کا کوسنہالے  
 دل ہاتھوں ہاتھوں زرخشاں عیرالے  
 دکھلا کر زلف کو نہ بلا کر کھالے  
 اسطر محلی نبات زبائے کھالے  
 روزن حسین پاک میں خند ٹھالے  
 شانہ کو زبانت سناپے نہ میں لگالے  
 ہاں آہو کے حسن میں شامیں لگالے

*[Handwritten signature]*

پیشی سرخی پر ہوتا ہے اور اس کی ترقی ہو کر  
زنگار ہو جاتا ہے اور اس کی ترقی ہو کر  
کرمی جاتا ہے اور اس کی ترقی ہو کر  
ہلکا ہوتا ہے اور اس کی ترقی ہو کر  
ایک عالم کو پہنچ کر اس کی ترقی ہو کر  
تاکو شایہ کہ ترقی ہو کر

[illegible]





غنایاں کئے گئے گستاخیوں  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ

چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ  
 چوں کہ جو کیا خار دیا با وصلیہ

بادشاہی کی کنجش ہوا غول ہما آہنگا اکھنوی ہر شک سچا باغ سین وصل کی شبام ہی اوسکو جاتی ہو ابرو خمدار پر ہونے لگے ہر لکڑیا	سلطنت کے ہین سہم ہین س دیا پھول جسدن ہونگو بیل نرگس ہمار بخت ستہ ہین ہمار طالع میدا دیکھنا اکل وز سر کچا نینگے دوچار
--	---

وصل کی شب بھی امانت ہو ہو بس بدل  
 اور کچھ آتا نہیں تھکوسو اتکر اے کے

بخشی ہو تراکت یہ مکت کو خدا غمگین اوسو کیا تو لگے اشک بہا جاتا ہو نین غزلیں اوسو ہر در سنا پاتا نہیں اندر جنبو کی کوئی جانے رویا نہ شب فن کوئی جبکہ سر نہا کتا ہو کب لگیا سگ یا چلبے سینہ پہ لگاتے ہین کمانداز نشانی یوسف کا بیان کرتے ہو نین شمع صیاد تو کیا با بلیں غشمتی ہین نیر	گنگائی کہی کی سیرن تو شل گئے شام کیا کیا ہیں آتے ہین لگاوت کے بہا پونچا یا مجھ یا ترک طبع رسا کیا باغ سین نگا پنا جاما ہو حنا تربت پہ شمع لگی شک بہا کما یا ہو مری پڈیو نکا مفر ہانے توڑا دل فلک سے تیر دھانے پر لگے شمع کو محفل میں جلانے اب تو رہ نہا روں کو لگے ہوش اڑانے
---	--

۱۰۳  
 دل تنگ با گلشن عالم میں  
 پیونہ کھلایا کسی یاد میں  
 نیانہ دیات و انکا جو دیت  
 وہ توں عجب ہوا کی شمع  
 ای بویا آتش لگی کی بھڑکی  
 کیون آئی و ز ندانین  
 ایذا تر کی کو کوئی دوزخ میں  
 ہو یا پیا تین ایں نہا  
 سرکار نین ایں نہا  
 کیون نین ایں نہا  
 اوس لکھ سوز میں  
 زین میں ہی سوزا تو لکھ  
 اس نین دلا نہ امانت کو خدا  
 لکھ میں

لازمی و اسکو آئے تو آری رہے  
 ہر پہلو پر دھڑکتے ہوئے  
 ہر پہلو پر دھڑکتے ہوئے  
 ہر پہلو پر دھڑکتے ہوئے  
 ہر پہلو پر دھڑکتے ہوئے

جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں

کہ میں ہے جو صبح تک کہی رہا  
 ساتی کئی جینے ہماری سوچی رہا  
 بے غار روز کیے چرچا ہی رہا  
 اوس گل کو باغ دہر میں رہا ہی رہا  
 وعدہ ہوا اوس سے آج ہی شل چاہے  
 گر عین وعدہ پر نہ کسی وز آئے تو  
 بیتاب ہو شب کو گسٹا چوڑا رہا  
 تہہ پہوڑتا ہوں اس کو سنگدل نہاں  
 دیوانگان شوق کا ایک غل تہہ رہا  
 بیڑی ہی گھر سے دیکھیں جیاب چوڑا رہا  
 ہر جلوہ خانہ دل میں کسی شکر کا  
 عالم کھلے گرد و زندان یار کا  
 کہہ نیک بد کا تھوین شوق میں رہا  
 آئی ہر صیام جو فصل ہار میں رہا  
 اگر قدم پہ گرتی ہیں گلشن میں رہا

کیا عین سات بہر کیا دلی رہا  
 ماہ جب عید تک میکشی رہا  
 ماہ جب عید تک میکشی رہا  
 غنچہ کی طرح پھول سے لب نہیں رہا  
 آنکھ اپنی دور کی سمت کو ایدل کھلی رہا  
 سوجائیں ہی تو آنکھ ہماری کھلی رہا  
 کہنے لگا کہ مجھ سے نہ دلی رہا  
 جہاں پہل بصر کی کتک ہر رہا  
 زنجیر کیوں تیار کے در پر لگی رہا  
 شکر کا پھل سستی نہ ہو نہیں کی رہا  
 یہ شیشہ دم جو جس میں ہمیشہ رہا  
 سلک لہر سے آنکھ ہماری لٹ رہا  
 جہاں بن گئے نہیں آئے ہی رہا  
 کیوں می کشی کے بدلے فاکشی رہا  
 پہوڑکی سے ہاتھ میں اگل ٹپ رہا

جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں  
 جہاں کہیں کہیں نہاں نہاں

دیا چو کہ توفیق لایا ارم  
 چو کیا دل سبب از تشنگان جا  
 دیا چو کہ توفیق لایا ارم  
 چو کیا دل سبب از تشنگان جا

بجایان میں خوش انامیں کیا  
 تشنگان کے راجہ بن گیا  
 جان فری سے راجہ بن گیا  
 نینجی کے بیوی طوق سے لایا  
 لایا دل بلقیہ ایام کا خزانہ  
 گدین تیرا ہوتی نہیں خا

اکیاسن چاہے کٹوری جاکے  
 یوسف سے پوچھتا ہوں اپنے غم کی  
 حاجت نہ بہرہ خو خفاں کو آپ کے  
 کیا خوب صورت ہو سوان جواب کے  
 اس ہر گدی زمری سہی خراب کے

آب روان کے پنی ہر گدی جو ہے  
 کرتا ہوں دل کا حال بیان روبرو یار  
 اس کے تیغ سے چو پینا سبک ہے  
 عاشق جو کہ سہما تو مشوق گلی د  
 در و در پیرایا خاک بس عرش یار

یار بخت یمن پروا مانست کوشت خاک  
 الفت آبرستہ شمع پوراب کے

گل سے گہرا پناہ کر دیا گلشن خاک  
 نہیں ہے ہو یہ فوسہ کبھی زین خاک  
 دوست دم بھر میں ل کر تو نہیں جا  
 نہیں بنیم سے یہ برگ گل سوسن خاک  
 ہونہ اس لعل گہر سے کہنی ان خاک  
 نہیں ہے ہونستان کوئی بلبل خاک  
 بلبلین و گدین شب گہرا گلشن خاک  
 خاتمہ تن زمریگا پس مردان خاک

زمری گلشن کا آئی ہے دامن خاک  
 بخیہ کرتا ہوں گریبان تو چھینا ہو گل  
 کوئی دینا ہو دعا جگہ کوئی دنام  
 سے مالہ لب سے کہن عرق آلود  
 اشک خون و خون خیال لب نہ نہیں  
 سرکہ چاہیے دنیا صفت مرگ نہیں  
 اوٹھ گئی ہے خفا کو چہ سحر غیا  
 غم رہیگا دل منظر میں کہ مر خضر ملک

۱۰۵

فری اکملین کیا تازہ نور یاد  
 خدیجہ نور نور روزن خاسا  
 کا فر عشق زنجیر سے لکھا گیا  
 بیت کہ ہر دم سارہنہ کو بون  
 خون عشق سے نوازی ہوئی  
 ہوئی وہم سے اس کے دل میں  
 شیدا ہو گیا تو تھا لعل جہان کو

دست زلف کو دوسری کی بون  
 دینا پناہ سے سلاویدہ کو بون  
 دینا پناہ سے سلاویدہ کو بون  
 دینا پناہ سے سلاویدہ کو بون

یہ قاتل کس جلد کو نکلتا ہے  
 کون آدمی کی غارتی میں  
 درہم ہوتا ہے اور کون  
 کس قاتل کس جلد کو نکلتا ہے  
 کون آدمی کی غارتی میں  
 درہم ہوتا ہے اور کون

۱۰۶  
 جو کہ ہوتا ہے اور کون  
 کس قاتل کس جلد کو نکلتا ہے  
 کون آدمی کی غارتی میں  
 درہم ہوتا ہے اور کون

چھپے کو نہ کسی ہلستان پونچھے  
 سر کیا یا توئی کو چھ قاتل میں جگہ  
 مرنے ہی بھول گئی کافر و دیندہ  
 ڈوبنا اپنا ہوا عشق و قن میں منظور  
 دل اکیرا کا ہو سیر پہلو پہ ماں  
 تنہیت کا ہو نکلیوں کا نہ بھر میں غل  
 مین بھونچاں بھونچاں قدیم تہ و  
 گروہ و انو ویا جسم کو پہرا ہن خاک  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کو دیوانہ کو  
 باب گلزار ارم کو کتابی ہی تیرا  
 تو سچتے نہیں نہ کیے جاوے کبتک  
 شدت ضعف پوشیدہ کرما راجو  
 چرخ تھر ہو قمر شعلہ سارے انگہ  
 خم میں رو جو کیسے میں بھان ہم اکثر  
 ہاتھ نہ ہند کیوں لگا نہ ہو لڑوئی

سکرانی کو نہ تیری گل خندان پونچھے  
 جان پر کیسے کے ہم گنج شیدان پونچھے  
 گہر پونچھے نہ خد پر نہ سلمان پونچھے  
 ہم کنوئیں تک سبب طہ و رخسان پونچھے  
 لیکے ہر ایک پری تحت سلیمان پونچھے  
 میرا دوست جو قریب و زندان پونچھے  
 پیشوا نیکے لیے خار مغیلان پونچھے  
 دشت حشت میں ہم باطن عریان پونچھے  
 کچھ خن پونچھ تو کچھ شہر بدخشان پونچھے  
 اس گلستان کو نہ سعد کی گلستان پونچھے  
 ابے شل ہو گئی ای زلف پشیمان پونچھے  
 ہاتھ اپنی نہ کسی تارہ گریبان پونچھے  
 گرفتار تک کوئی آہ دل سہواں پونچھے  
 حشر کے سر کو میں بال خندان پونچھے  
 دست قاتل تک کو خون شیدان پونچھے

جس کا نام نہ لے کر نہ لے کر  
 جس کا نام نہ لے کر نہ لے کر  
 جس کا نام نہ لے کر نہ لے کر

دیکھ لینا ایک دن صرف خزان ہو جا  
 شمع محض شک سرو پستان ہو جا  
 روح اپنی بلیں نے آشیان ہو جا  
 سر س خاک نقش پا پے رنگ گان ہو جا  
 کنبہائی نکو نشو شکل آسمان ہو جا  
 گردن نپی تن پیک بار گردن ہو جا  
 رفتہ رفتہ قبل اپنی بے نشان ہو جا  
 گوش دگر اپنی غم کے پستان ہو جا  
 دوستی جب جسے او ابرو کمان ہو جا  
 یان صبا ہی آنکھ باند خزان ہو جا  
 خاک اپنی گرو راہ کاروان ہو جا  
 پانی پانی محرم آب وان ہو جا  
 دیکھ لینا آگ یا کدنی ہواں ہو جا  
 کشتی ترن آب گوہرین وان ہو جا  
 او صبا تیری سانی گردن ہو جا

یہ کلام و زبانی کا علم عشق میں  
بننے کے لئے کہ جس کے دل میں  
خود کو نہیں دیکھتا بلکہ  
اب وہ ہمیشہ ہی نہیں  
اپنی مثال کو خدا کے  
دل و دل کے قریب  
خود کو نہیں دیکھتا بلکہ  
سب کو دیکھتا ہے  
دیکھتا ہے

[illegible]

آج امانت در خیال آتاوی  
پیون





شراب پیئے کا تہا برین اچھ  
 پسینا او سکھ آئیں سر جا  
 کیسے غم نے رو لایا گویا نہ کو  
 آفتاب حشر سے سنوان اختر جانی  
 کمال لکھ کر تو جو گلشن میں نہیں ہو گا وقت  
 کہ نہیں کھٹکا ہو جو حشری کو تیغ خاک  
 عشق کے منزل کی طو کر نیک ہو گا قصہ  
 لاغری اور ناتوانی یہ ہوتا ہوت  
 ابتدا عشق میں یہ خبر تھی دوستو  
 شام سہو یار کا پہلو کر گیا تو جو گرم  
 نالہ سوزان شب قت اگر گولند  
 خرم و خندان و لہو نگار و رخسار  
 اعتبار ای غیبت کے مرانی کا نہ کر  
 نہیں سیکامیر کو یہ جو توی اعتبار  
 مال زربان و جگر کو کہ میر کا دل

کباب کر نیکو کیوں آفتاب نکلا  
 عجب تماشا ہو آتش سر آب ہو  
 کہ آج گھر سے چشم پر آب نکلا  
 آشکارا جب موزاع جگر جائینگے  
 برگ گل پر قطرہ شبنم گھر جائینگے  
 ہر قدم پر پاؤں نہ چلے سپر جائینگے  
 قیس اور فرہاد میر سے ہم ہو جائینگے  
 رفته رفته ہم سینو تن کی کمر ہو جائینگے  
 حال سے میر کے وہ ایسے پیچھے ہو جائینگے  
 رشک سے جل جل کہ شمع ہو جائینگے  
 صبر ہو گا گالہ خشر شر ہو جائینگے  
 قبر پر میری اگر وہ فوجہ گھر ہو جائینگے  
 آج یہ مہر واد ہرین کل ادھر ہو جائینگے  
 عکس نہ اندھے وہین آنسو گھر ہو جائینگے  
 سیکڑوں اس نفع میں حاضر ہو جائینگے

شمس جی ہر شمس کے اپنے ہر شمس کے اپنے  
 زردی وصل میں چا لگا چا لگا  
 جو چہ بین زندگیاں کس کس کے اپنے  
 ہر شمس کے اپنے ہر شمس کے اپنے

خطرقا کا کیا وجہ کیا قاتل  
 کس نہ بین ہمارا سر جو بین  
 باغ جگہ جگہ ہو گا نہ اسے جو بین  
 نخل نامہ سر جو بین جو بین  
 رادی و شست بین رادی و شست  
 رہن حرام سے آئینہ نوری ہو جائیگا

آسمان کیوں نہ پیچھے کا پہلا پلانا  
 ہرمان جسم و زینہ رشک قمر ہو جائینگے  
 قہر آئی چلے حرا کو دیوانہ ہو جائینگے  
 سیکڑوں اس فصل میں بران آہو جائینگے  
 حشر کو خندان و بین آہو جائینگے  
 بیان جو گریبان ہر شمس کے اپنے

یہ دھڑل ہو جان دھڑل ہو جان  
 شوق لالہ لالہ لالہ لالہ  
 عشق لالہ لالہ لالہ لالہ  
 شمس لالہ لالہ لالہ لالہ  
 شمس لالہ لالہ لالہ لالہ  
 شمس لالہ لالہ لالہ لالہ  
 شمس لالہ لالہ لالہ لالہ





عاشق بنده طاهر بود و در کمالی ذرا  
که در دین چنین یافتیم از اینک  
از آن چشم خرم که با تو گشت  
کوین بهانه عوم یا چون بداد  
لیسا چون بگویم او بر تو هم  
چشمه سحر ابدیه در یاد که بیاید  
دهن کو لول نه یکنه و غنم

جانان بگو چه هست این دل  
 دل کیا در میان من و تو  
 حاضر کردن کوه و تپه کجاست  
 نور خفا می سازد بحث پند  
 پنداره با یونان کوه سحر خاکی  
 غش بگو خدایین عشق پادشاه  
 بگو که در دنیا چه بود ملک

جانبے زمین بول کی کدورت کی خبر  
 پہلے ہیں اس میں گئے گردِ دلال  
 مچل علی سے تار سفر کی ہوئی جلا  
 اندر دوش ہوا جی و زونین کے  
 چنچیر آفتاب کا پاچہ اس کے  
 ہیں بدیں شہرِ بلیکن جن ہلا کے  
 شہر میں جان زمین کی ایک

اوس سرفرد سی پیل نہ امانت لیک کا کہ  
یہ وہ شجر نہیں ہو کہ حسین شریکے

کاسے سر ماتہ میں لیکر گدائی کیجیے  
 منہ دی ملکر قرۃ عینہ طلبائی کیجیے  
 کچھ دنوں کے میں چلو واپس آئی کیجیے  
 تیغ سے اغیار پر تیغ آزمائی کیجیے  
 جلد از خضر غریبان اٹھائی کیجیے  
 خنجر لے کر مری مقدمہ کشائی کیجیے  
 ہر یہ اب طلب کردہ پر صفائی کیجیے  
 راست باز و سحر الہی کی کمالی کیجیے  
 دُوبے لیے پر شعل آشنائی کیجیے

کو چہ قاتل تھکنا تحمل سائی کیجیے  
خلق ہو جہاں مدد معجز نمائی کیجیے  
دیر میں برسوں ہی لیکن اہانتہ آئیم  
اہر دیو خدا کافی و ہمارے قتل کو  
مٹو کریں کہاتے ہیں شوق تیرا مقصود  
بات کیجیے جہتے تاکلجا اوس کی کہو  
بعد مدت آیتہ بیجا مجھے دلدار  
منفعل شمساد کو کیجیے نہ پھر جاں  
غرق ہونا بحر الفت میں ہو کہنا آبرو

نزع میں نہ ہو امانت کے یہ نکلے یا خدا  
جلد ہی مشعلات مشکل کتابی ہے

ان پر جیسے نگوں نہ پہ ولا ویکہ یہاں کے  
موقع میں استو غریب سے تلوار ڈال کے

ابرو کا شہدہ و فراموشی خال کے

[illegible]

زندانی بنیاد شدی که در آن زمان  
 بنیاد شدی که در آن زمان  
 بنیاد شدی که در آن زمان

<p>چلی جو باند کس او سکی کلائی تہ شجر          خط کهور باہو اس رخ شومکی آفتاب          سر کیا او ٹھلے ابرو قاتل کے روبرو          شوخی میں بڑھ کر دیو فرس سن آگہ          دل بھاگتا ہو محکمہ حسن و عشق          آنکھ برس گیا لڑی کہ چہری آہیں</p>	<p>شاخیں سیسے رہ گئیں گرد نکو ڈالکر          دن آفتاب سن پائے زوال کر          خنجر رکدا ہوا ہر گلے پر ہلال کے          گھوڑا کسی نے ڈالا ہو پیچھے غلام          ہنگڑے پڑے ہوئے ہیں فراق و دھما          اوٹنا نہ پاؤں بیٹھے گئے دل سنہا لگو</p>
---	--

ہوئی ہو عاشقانہ امانت خیزی تھری  
 عاشق ہیں خاص و عام سب لڑائی حال

<p>پہل جو لگی ہجر میں شکنوں کی چہری          سے وصل حسین میں میرا یک گہری          ہل چل کر شکنوں کی ریلے میں چری          دل حشر بیا کرتا ہو سپر سر کیا کیا          جو ہر بین کسے گل کی رشوق قاتل عالم          عارض ہر نہاں خط میں کتر تک ہو لاکھ          لاکھ ترا یا قوت ہو یا اصل خیشان</p>	<p>کسکے در در سے مری آنکھ لڑی          آفت میں ہو دل جان نصیب تری          جھاہیں بہادری نہ سادگی ہجر          جو ہجر کی ساعت ہو قیامت کی گہری          تلوار ہو یا تاتہ میں ہو نوکی چہری          دن حسن کا چھوٹا ہو دلارات بری          نیلم ہو کہ سون ہو کہ مٹی کی چہری</p>
---	--

یہاں تو نے کیا کیا  
 یہاں تو نے کیا کیا  
 یہاں تو نے کیا کیا

یہاں تو نے کیا کیا  
 یہاں تو نے کیا کیا  
 یہاں تو نے کیا کیا

زندانی بنیاد شدی کہ در آن زمان  
 بنیاد شدی کہ در آن زمان  
 بنیاد شدی کہ در آن زمان

یہاں تو نے کیا کیا  
 یہاں تو نے کیا کیا  
 یہاں تو نے کیا کیا

وہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ میری طرف سے ہے۔  
میں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔



ای طبیعہ کہلے تین چکائی  
دیکھنے پر نہیں ایسی تو تراکائی  
آخر صبح کو نقار کیے نوہتائی  
گر کیا خشر کا وعدہ تو قیامتائی  
دیکھا سبزہ کو تو آنکھوں طراوت لائی

زندگی سے جو امانت تو خفا رہتا ہے  
سچ بتا دی نہ کسی سپہرہ طبیعت آئی

نہ کوہِ آبر و بحرِ جانیں کی شنائی کی  
 لہی ہستی جو ہر غیبِ پانچستِ خدائی کی  
 سو خیمہ کی خوشی اس کو خوشی ہو ملک  
 لبِ شہین ملک اس شکر نے کیا ریاض  
 سیکھ رہی تھی ایدلِ فکرِ مہربانی کی  
 حسنینِ جہانیں آبر و ہونو خدائی کی  
 حسین پر پستیان ہو گلینِ لوحِ ملک  
 نہ ہاتھ نہ کوہِ آبی یاد تھی و سکی کلائی کے

4.

کیا باطل اور دیر باطل ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

پاکستان  
دوروز و نواز  
سائے

توفیق ہو

فقهی و حقوقی

اعظم از ماه

مجلس

مجلس





نور افشان گلزار است در آن لعل و نور  
 شبنم و یاقوت و کیمیا و سحر  
 در میان این گلزار است در آن لعل و نور  
 شبنم و یاقوت و کیمیا و سحر

وہ در یکجا جو پیسے انت روئے پر میرے  
 سنگ طعلان کا فرا چکر کرے گناہوں کا  
 ہر جہاں کے ہوا دیل ملک طرف ہے

سر کے ٹکڑے کے خاطر عیث فکر مکان  
 اس کی حاصل مانت گمراہی اور ٹوٹ جا

بدلی شیشے کے اٹلی غلط ٹوٹے تیرستی سے جواسے مر ایک پر ٹوٹے ہیں بیکش کدہم پناہی برابر ٹوٹے دج کیو قوت یکر نامہ بنو خلق سو عا ہا تہا یاد کسی شرمین جہ ماہ لبتا حکو اوں کی نظر سے جو لاری باب ہام میں ہنس کے چہر ت بھی پھر کانی ہر ہا تہا مری دل کی شکلی اونھو ہر تہا کان کو مری تابوت کو تو ہر ہر ہر دو مریخ نہ تاتل سے تہا ہر حال	چھو کا تہا مری کا نہ ساغر ٹوٹے ہاتھ سیاہ کا ای خالق ابر ٹوٹے ہم چاہتیں کوئی شیشہ کا نہ ساغر ٹوٹے دم مر ٹوٹے یہ قاتل کا نہ خیر ٹوٹے پاؤں لاجن مری گوروش تہا ٹوٹے آسمان پنج کا زیر فلک دہر ٹوٹے گہ کو دیکھو دن اگر حال کا الگ ٹوٹے نظر آتی ہیں پر دیال کو تر ٹوٹے زخم مل کا کوئی نامہ کا نہ سنگ ٹوٹے سخت جانی سو عیث یہ جو خیر ٹوٹے
--	--

وہ در یکجا جو پیسے انت روئے پر میرے  
 سنگ طعلان کا فرا چکر کرے گناہوں کا  
 ہر جہاں کے ہوا دیل ملک طرف ہے

تو سایہ بھی مر معشوق کا پری ہو جا  
میں حسن بیکار کو بٹات زرگری بک





گرا یا صحیفہ عارض کہ ہم صورت کی نظر  
 تری جالی کی گرتیکہ تصویر میں ویاہر  
 نہ پور کے گلے کا ہار وہ قاتل عالم  
 سہو یافتہ باریک کبڑ پڑ میں  
 جگر ہونکا نہ مجھ آتش قدم کی کسا سحر  
 غضب ہایا یزید زلف تو ملک نصدا  
 کیا ہونا غل غم کو شند کی سنہر  
 قیامت تک ہمارا آسمان چھوڑ گیا کرت

بجا ہر ای صنف خط سیکھ نہ جو کالاسی  
 مبصر کہیہ گرا کلاہو کو کہتے ہیں جالاسی  
 کہ قبضو میں ہی ہتی ہو سڑی میں ہی  
 چنبیلی کی شوش پر نیچلی میں پکا را  
 زبان غار میں ہی پاؤں کہتے ہیں کھالاسی  
 گیسو ترا اجمان جان کو زکو کالاسی  
 بڑی محنت میں نے یہ شجر جابیط میں  
 شہادت ملے نیا گور کمر کا قبالاسی

کبھی تھنکے دو باتیں امانت کمر و صبا

کسا نکا تمہرے ہر وقت کا غصہ نکالاسی

سرم اخلاق ہوا خاک بلیا نکولے  
 دل نے ہوندا ہر جگر کو غم ہر آنکولے  
 زلف پیا نکامین او انہ ہوں ورتیکر  
 فائدہ خاک دودا نہیں جو نیک طایب  
 کمر کے گمائل مجھ ہنسکر جو کھلے لٹایا

پاؤں گردش کو نوبو ہاتھ گریبا نکولے  
 گھر میں دعوت کا سر انجام ہر محاکولے  
 چلے ہے حلقہ گیسو روز ندانکولے  
 وصل اکسیر ہے جو کہ تہہ ہر آنکولے  
 دہن ختم سے بوست زخیم آنکولے

شوق و دلجوئی کا یہ عالم ہے کہ ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے  
 ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے  
 ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے  
 ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے

انکھ میں سر کا دینا لہذا لازم  
 ہو کلائی ہی صنف جو خیر گلستان ہے  
 صورت نکست گیسو نہ ہونکوی  
 خلق ہر جمع اگر تیرا بیت نکلے  
 دل سید فوٹو نکا صراحت کلاہو  
 شانہ دکاہو زلف شیبہ ہر آنکولے  
 کمر ہا جانا ترا ہر دور ہر آنکولے

ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے  
 ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے  
 ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے  
 ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے ہر شے کو اپنے لیے سمجھتا ہے

بہارِ بخت کی کھلی ہوئی دھڑکیاں  
 دیکھ کر دہریوں نے ہنسنے لگے  
 مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ  
 یہ دھڑکیاں کس کی خاطر تھکتی ہیں  
 ان کی ہر دھڑکیاں ایک نئی کہانی  
 ہے جس کی کہانی سن کر دل تڑپ اٹھتا ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سانس  
 ہے جس سے دل کی آگ بجھ جاتی ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا خواب  
 ہے جس میں ہر شے ممکن ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سفر  
 ہے جس کی طرف دل کی باتیں نکلتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا گھر  
 ہے جس میں ہر لمحہ محبت ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا کھیل  
 ہے جس میں ہر لمحہ شادی ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا گیت  
 ہے جس کی آواز دل کی باتیں کہتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا رنگ  
 ہے جس سے دل کی باتیں رنگیں بن جاتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سانس  
 ہے جس سے دل کی باتیں سانس لیتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا دھڑکاؤ  
 ہے جس سے دل کی باتیں دھڑک اٹھتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا دھڑکاؤ  
 ہے جس سے دل کی باتیں دھڑک اٹھتی ہیں

بہارِ بخت کی کھلی ہوئی دھڑکیاں  
 دیکھ کر دہریوں نے ہنسنے لگے  
 مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ  
 یہ دھڑکیاں کس کی خاطر تھکتی ہیں  
 ان کی ہر دھڑکیاں ایک نئی کہانی  
 ہے جس کی کہانی سن کر دل تڑپ اٹھتا ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سانس  
 ہے جس سے دل کی آگ بجھ جاتی ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا خواب  
 ہے جس میں ہر شے ممکن ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سفر  
 ہے جس کی طرف دل کی باتیں نکلتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا گھر  
 ہے جس میں ہر لمحہ محبت ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا کھیل  
 ہے جس میں ہر لمحہ شادی ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا گیت  
 ہے جس کی آواز دل کی باتیں کہتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا رنگ  
 ہے جس سے دل کی باتیں رنگیں بن جاتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سانس  
 ہے جس سے دل کی باتیں سانس لیتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا دھڑکاؤ  
 ہے جس سے دل کی باتیں دھڑک اٹھتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا دھڑکاؤ  
 ہے جس سے دل کی باتیں دھڑک اٹھتی ہیں

تیل کو گیسو کی شکرین سے بہلا کر  
 زلف منت کو بڑھاتا شکر قاتل  
 مرغ دل خال و خط عارض جان میں تھا  
 پاؤں لگو کر دشت لگی زنبار  
 عطر مجموعہ نگار زلف پستان کی لیے  
 چاہیے مارسیہ گنج شیدا کی لیے  
 دامن و دانایہ مگر تہا انسی دا کی لیے  
 آبلے پوٹ بے خار نیلا کی لیے

استخوانین مگر نے دی خیانت غم کو  
 کہہ لمانت یہ امانت سگ خانہ کی لیے

زلف میں ہنس کے نہ مرغ دل مضطرب ہو  
 تجھے یوں عشق میں ہم ٹھول مضطرب ہو  
 ایو یہ مجہ دست کی نیچا نہ ہستی میں  
 دل سے یوں و رہیں ہوش و خرد مضطرب ہو  
 میری رگ گہن جنوں کا ہر فساد و  
 ہوں وہ مجرم جو برقتل کو آؤ حاد  
 جان مضطرب کو بن اوس کو کیونکر  
 مرغ دل بچہ تر گلے سے ماہو کیونکر  
 قمر نو کو تو کیا قامت جانان تو  
 کس طرح بال کے پند لیو کیونکر  
 جیسے غربت میں برادر برادر ہو  
 تالاب گوشت لب لباب غرور ہو  
 جیسے کو سون کی سیر کا لشکر ہو  
 خون کا قوار کا یوں تیر ہی تیر ہو  
 پاؤں تھرنے لگے ہاتھ سے بھر ہو  
 ایو بڑا قمر قمری سے منور ہو  
 کس طرح باز کے چنگل سے کیونکر  
 سر و گلزار میں آزاد کہا کیونکر

بہارِ بخت کی کھلی ہوئی دھڑکیاں  
 دیکھ کر دہریوں نے ہنسنے لگے  
 مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ  
 یہ دھڑکیاں کس کی خاطر تھکتی ہیں  
 ان کی ہر دھڑکیاں ایک نئی کہانی  
 ہے جس کی کہانی سن کر دل تڑپ اٹھتا ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سانس  
 ہے جس سے دل کی آگ بجھ جاتی ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا خواب  
 ہے جس میں ہر شے ممکن ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سفر  
 ہے جس کی طرف دل کی باتیں نکلتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا گھر  
 ہے جس میں ہر لمحہ محبت ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا کھیل  
 ہے جس میں ہر لمحہ شادی ہے  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا گیت  
 ہے جس کی آواز دل کی باتیں کہتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا رنگ  
 ہے جس سے دل کی باتیں رنگیں بن جاتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا سانس  
 ہے جس سے دل کی باتیں سانس لیتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا دھڑکاؤ  
 ہے جس سے دل کی باتیں دھڑک اٹھتی ہیں  
 اور ہر دھڑکیاں ایک نیا دھڑکاؤ  
 ہے جس سے دل کی باتیں دھڑک اٹھتی ہیں

سو تو کا وجودہ مانتی پہ لگائی تیرا  
 پانوں قرار میں کمال میں جو کاوش کا  
 لیا میں اس تو بولا تجھ کو موت خدا  
 صدق چشم میں دیکھی جو مرنا شک ہے  
 خطا میں لکھن اگر اور میں چاند چہرہ  
 ہوں وہ بیمار کہ میری منت میں شفا  
 نگشت گل ہو جسم میں ایک چمن  
 یوں تو سطر حے ہیں سحر مگر و ساحر  
 خمر سے مسند شاہی کو لگاؤں تو کر  
 نگہ قمر سے دیکھ جو نیتا نکوہ شوخ  
 اپنی جامی میں اوس گل کو لپیٹ کر  
 بحر عالم میں گدیاں نہیں دھم شہو  
 غیر کند تیا ہی سراپہ صفائی جسم  
 ماہ نو کو جو گری گرم شفق کی آتش  
 مجھ سے یہ چہین کساتی جو کہو بیان

ہر گز آخر صبح شب گیسو ہو جا  
 یار نہ پاؤں کا چھو مجھے بھپو ہو جا  
 گھر نہ گور کا خالی مرا پہلو ہو جا  
 پانی پانی گھر لیا ہو آنسو ہو جا  
 غصہ نہ رو جا کیو تر تو دہرہ نہ ہو جا  
 گھونٹ پی لو حق و کا اہی چھو ہو جا  
 سینہ کی پھر نہ دین کیوں عطر کی خند ہو جا  
 ایسا جاو ہو کہ او سر مرا قابو ہو جا  
 گر میر کا تکیہ مرا زانو ہو جا  
 خشک لیا ہو میر ایک شیر کہ آہو ہو جا  
 عطر پوشاک میں چھو جا تو بدلو ہو جا  
 آنکھ موتی پہ چھو جا تو آنسو ہو جا  
 مجھ سے برکتیں آنیہ زانو ہو جا  
 اطلال چرخ پائی گلبدن آٹو ہو جا  
 آنکھ ساخنی میر شستے کو اچھو ہو جا

175

دل بوجہ کاشانه مرگان رها سدا  
پازیب بویوتی غنی جو لونی دم خستہ ام  
عمر امانہ حریف جانی می ای آہ  
شش کی اساتہ سائہ نیکو دہو پوان  
توین جانی زبان حسنہ کار کردہ درو  
پو توہ سب سوان حسنہ

[illegible]



آواز پر جس کے کیوں کی روانہ ہے

نالی کی ساتھ جاتی ہیں صبر و قیامت

کترہ پر گئے جنازہ امامت کا دیکھ کر

اک و قدم ہی است نہ بیا جان چلے

وہ کم سخن مہون کہ گویا نین بان میر  
 خراب کرتا ہستی یا آسمان میر  
 کہوز زمین و فر باد آسمان میر  
 عجیب ہے کس طرحی فری زبان میر  
 کمال تیر کا کہتی ہر ہر کمان میر  
 تو عین وصل میں تہرہن تیلیان میر  
 دہن میں دھنڈھ لیں جو بی زبان میر  
 ستار دھندلو دکھائی ہو کہ شان میر  
 رسائی ہوئی غنیمت تیرے اشیاں میر  
 تلاش کرتی ہیں صیاد و باغبان میر  
 کہ آئی تو رنگا صیاد بڈیان میر  
 خدائی شان کج کھاتی تھی گنگریان میر

سنے کسینہ نہیں بھلی داستان میر  
 زمین خاک و مٹی ہو کہاں کہاں میر  
 بلند ہو اگر آہ ترش نشان میر  
 ملا ہر منہ لب و دندان یا شربٹِ صل  
 بنوئے قتل مجھے کر کے یار چلایا  
 کیا ہا نہ جو کافر نے بت پرستی کا  
 جہان میں رہو ہی کلام شیریں کا  
 چہرک و مانگ میں افشان ہنر توں لا  
 جو گل ہو گلستان راہ ہو سدا  
 چہن کے دیدنِ جو دم سو غنیمت ہے  
 قفس کے تیلیاں بدل پُک پُک کے ٹو  
 کلام بہت پہنچ بٹری ہو بین

174

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



کیوں اس غلی وہ پڑا ہے  
 ایسا کی کہتین میں سب سے زیادہ  
 گیسو نہ تو کہا وہ کہیں کہ وہ لگا کر  
 کاؤ لگا لگا فدا کے خدائی میں  
 زلف بتا کر عشق میں وقت کی ہم  
 یارب گناہگار مر بالا بال ہے  
 اگر کوئی ساقی چری پہ آجاتا ہے  
 خطہ انداز یار دعا ہے ہلال ہے  
 شیریں کی کیا بین اس کو کوئی دین  
 پتھار رس ہی یار کو وہ کہنے سال و

گرہ زلف وہ کہو ہے جو امانت نہت ہل  
 گھر مضرب تراک آن میں سارا ہو جا

اپنی کہوترو غنیمت کلی خال خال ہے  
 عاشق کو دانی ہنسنا نیکی کی ہے حال  
 صیاد باغ باغ ہو چکین نہاں ہے  
 مثل فداک میں ہی ترستی کی ہال  
 مصحح اکو کو کھلون کپڑاں خال  
 طاؤس میں کبک میں کیاں بل حال  
 متھیں نکو بعد دکتا ہلال ہے  
 ببل تر حورانہ کا کسو خیاں ہے  
 گیسو کا بال بال کپڑاں ہے  
 و سچہ ہو بات جان کا پہلے سول  
 رستم ہمار سوسا نہ اک پیراں ہے  
 دل میں سبکی حسرت گرد ملاں ہے  
 عاشق کا نقد دل ہو کہ مردیگا مال

نفرت کا دل کے کلبہ نو نسو چال ہو  
 چوسہ کا شوق اچھا و نکو مال  
 گل شاخ شاخ مرغ چین ال ڈال ہے  
 بعد فنا ہی تیغ عدو کا خیاں ہے  
 نالو نسو پوئل کے چنگل کا حال ہے  
 آواز تیری تھر غضب ہو خرام ناز  
 رو پوشیاں ہیں برو جانا نسو کشتہ  
 جھگلا لایا ہو مروت میں گل  
 بل نازکی سو پڑتو میں لاکھون مخرم  
 ان قاتلوں کی گھاٹ کا ایدل نہیں جو  
 لوطی رہی ہو طبع جوانی خوشی سے  
 یثقی ہو آنکھ شیشہ ساعت پہ ہر کڑ  
 کوڑ کی سول لیتے نہیں شتری حال

کیا آفتاب جان کو میری دال ہے  
 کیا رنگ دیو یا سبزہ یوم خود  
 گو ایزان بہار میں طوطی کی لال ہو

کے لئے بہت شہم ہر گناہ پاک  
 اگر باندہ شراب ساری حال ہے  
 ہنسا جو کس کا باغ جانین زک  
 کیوں غمخیز زلف میں طراوت ہے  
 مظلوم باندہ زلف میں طراوت ہے  
 غمخیزین خون مر رہا خیال ہے  
 کہ نہ عین ہنسنے بادہ کی ہے  
 سننے غم کا لاشعور ہے

جان شیریں کی ہر آواز ہے  
 تغیر و تبدل کی ہر آواز ہے  
 غمخیزین خون مر رہا خیال ہے  
 کہ نہ عین ہنسنے بادہ کی ہے  
 سننے غم کا لاشعور ہے

تو چمن میں جو گدز غیرت نشا و کد  
 قید شوق کی اگر وہ تم ایجاد کی ہے  
 چاہے جو کچھ وہ گل گلشن ایجاد کرے  
 شاید آرام رس پر وہ پر نر زاد کرے  
 فصل گل ہونے یا باغین جنوں کی کرے  
 پڑھے آیا پھر سید و کج خاں کی نماز  
 جائز نہ باغین کہیں تیرے روشنی کا دم  
 تن وہ نادک ہو کہ ہر گسے پہنچو خود کو  
 کہد و ظالم سو کہ عاشق کو گوارا ہوتی  
 مرگے پر ہی فلک محبت کی دل میں غبار  
 دام میں سوکے آخر کو پینسا طائر جان  
 قاست یا سحر تبہ میں کہاں ہو بالا  
 چشم دلدار کی تعویف میں لکھو ن عمر  
 تا توان وہ ہوں کہ نہ لکھو کو ہمارا  
 دل مضطر کو نہیں ضبط فغان کا یارا

فاختہ سر کو بھونٹے پیر یاد کرے  
 طائر رنگ جناخویش صیاد کرے  
 قید قمر کیو کرے سر کو آزاد کرے  
 نکست گل صبا باغ میں صیاد کرے  
 جلد طیار می بیابان صیاد کرے  
 آب خنجر سے وضو کند و کہ جلاؤ کرے  
 پر خدا خانہ رنجبر کو آباد کرے  
 فصد کا ذکر جو او ششخ سے فضاؤ کرے  
 سیر ہوتے دیکھی اور یہ سیراؤ کرے  
 جسم کو خاک کرے خاک کو بر باد کرے  
 اور بسکین صبا باغ میں صیاد کرے  
 قد کی دید آئینہ نہیں نشاؤ کرے  
 عین اشعار آئینہ کو نشی قلم صاؤ کرے  
 کام شتر کا بیان نشتر فضاؤ کرے  
 جس سے چلبے مرناونکی وہ فریاد کرے

674

نایب گلستان کا مزار ابرین سے سات سو گز  
 قصبہ طاروس سے ستر سو بیس گز ہے  
 نوک مٹا کا ایک قصبہ ہے جو تانہ خوں  
 دل سے کیوں نہیں زنی و شمعین ہم  
 گرتا صانع نشان ذوق نازک  
 دہن ہو کر ہوش سرگرم اگر  
 جلیلو نکلے دیشم کا لکڑاں ہو  
 زمین تبسم کرے

دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام

اس کے کہنے سے اس عشق میں ہو سوا  
 دل کے کہنے پہ امانت جو عمل تم کرتے

گوش خاطر می قصہ پل کر کرتے  
 لبنازہ کہے اگر شمع کو تم گل کرتے  
 دیر لگتی ننہیں زنجیر کو کچھ عمل کرتے  
 ابھی لالہ کا چراغ آہ سے ہم گل کرتے  
 پل میں طیار یہ علم شکا ہم گل کرتے  
 غرق دریا میں جود ہو کو وہ کاکل کرتے  
 کسی شب جل کے جو وہ شمع جل کر کرتے  
 دہن گور سے ہم شہر تنگ گل کرتے  
 نوش ساقی کو گل گل کے اگر گل کرتے  
 ہم نار و نکی تباسون پہ اقل کرتے  
 چاہتے ہیں کہ وہ شمع تھاکل کرتے  
 خوف آتا ہو نگہ جانب سبیل کرتے  
 لاکھ شیشہ محو ہونچانہ میں قتل کرتے

یہ کہی نہ سوچو افسانہ بربیل کرتے  
 درو پیچان حسین شہ سبیل کرتے  
 نہ ستایا کردیو انونکو ہو گر رسوا  
 دل پر داغ سے جل کر ہو بکے لگتا  
 آمارو زمین اولی کی جو حرکت کرتے  
 ہوتا کالو کا ہر یک سانپ میں پانی کرتے  
 خار کیسا میں کہن میں ماما پھون  
 دہیا میں لف کے زنجیر کی آتی چھوٹا  
 ہوتی سستی کی تباہی باد کشوین  
 دل جلایا یہ زنا بد کہ اگر مر جاتا  
 ناتوانی سے بنا ہوں میں چراغ سحر  
 پوچھ آؤ ہا میں زلف و حسرتیوں کی سدا  
 حال سستی میں ہی لگا نہ زبان لپاتا

دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام

دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام

دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام  
 دل بکونی صفا ہو کر  
 دل شاق و غلام

خبر بالہ و یام اوس حور کی ہر گز آنی نہ  
 بڑی ہو کشمکش سے عشق قبی باغ عالم  
 کہیں نہ ہی کہا ہو طویل قید آفت نے  
 گلون گلوں کی تیر سیوی ترک ت پڑا ہوا ہو  
 دلایا وصل کا وعدہ جو مینے یوں نہیں  
 مٹا ہوں ٹھنڈا سائیں بڑا او کوئی نہ ہو  
 نہیں ہی مزاج آفاق میں تن پرور ہو  
 جواں غم میں نیشک تہا و سنا میں تیر  
 ملک کے گوشت سے بیکر ہو گیا سر  
 گیسو کو او کو نہ سنا میں تیر شانیو  
 ہمارا شعر کیا مود عاشق سے جلتا  
 کوئی اہل صفا سیر بیان ہو نہ پیرا  
 تجھ سے سب سے پہچا جو مینے بوسہ نیر کا  
 پس نہ ملے گیسو ہر گل سے علاج کاشانہ  
 بلا کو بل میں جیسا جین تفریق است

فرشتہ و دریاں جن میں فلک کے تیا گیا  
 چمن میں گیسو جو بس کو کہتا ہے شہنشاہ  
 چمے جسم سے راکہ ہو آشیانی  
 گلی گلزار میں کہہ ہو ملک و مانی  
 تو شرم اگر کما عادت ہو ہو بوجہ جان  
 زمین فن کی خاطر طہیم ہو و فانی  
 کہ نادان ہو کی پریش حشر کو الگ کر  
 غرضانیکی گیسو کو کہاں جلتا ہے شانی  
 رہو اس پر ہی کہ مود نگا ہو جانیک  
 مری طرح سا کرتی ہو باتیں کامنی  
 پتنگے کو نہیں واکل مصل میں نیکی  
 زمین سے ہو مٹی ہو شاخ کتبہ تیکو و انکی  
 کہا اوس کے غم دوری ملی ہو نوا و نیا  
 مایہ خوار ہو گئی کوہیکو و اوس خانہ کے  
 تمہاری گیسو ن فرشتہ یان تو روشن

ہر گز آنی نہ ہو کشمکش سے عشق قبی باغ عالم  
 کہیں نہ ہی کہا ہو طویل قید آفت نے  
 گلون گلوں کی تیر سیوی ترک ت پڑا ہوا ہو  
 دلایا وصل کا وعدہ جو مینے یوں نہیں  
 مٹا ہوں ٹھنڈا سائیں بڑا او کوئی نہ ہو  
 نہیں ہی مزاج آفاق میں تن پرور ہو  
 جواں غم میں نیشک تہا و سنا میں تیر  
 ملک کے گوشت سے بیکر ہو گیا سر  
 گیسو کو او کو نہ سنا میں تیر شانیو  
 ہمارا شعر کیا مود عاشق سے جلتا  
 کوئی اہل صفا سیر بیان ہو نہ پیرا  
 تجھ سے سب سے پہچا جو مینے بوسہ نیر کا  
 پس نہ ملے گیسو ہر گل سے علاج کاشانہ  
 بلا کو بل میں جیسا جین تفریق است

ہر گز آنی نہ ہو کشمکش سے عشق قبی باغ عالم  
 کہیں نہ ہی کہا ہو طویل قید آفت نے  
 گلون گلوں کی تیر سیوی ترک ت پڑا ہوا ہو  
 دلایا وصل کا وعدہ جو مینے یوں نہیں  
 مٹا ہوں ٹھنڈا سائیں بڑا او کوئی نہ ہو  
 نہیں ہی مزاج آفاق میں تن پرور ہو  
 جواں غم میں نیشک تہا و سنا میں تیر  
 ملک کے گوشت سے بیکر ہو گیا سر  
 گیسو کو او کو نہ سنا میں تیر شانیو  
 ہمارا شعر کیا مود عاشق سے جلتا  
 کوئی اہل صفا سیر بیان ہو نہ پیرا  
 تجھ سے سب سے پہچا جو مینے بوسہ نیر کا  
 پس نہ ملے گیسو ہر گل سے علاج کاشانہ  
 بلا کو بل میں جیسا جین تفریق است

۱۳۱

ابرہہ کا ہوا جاتسے خلاص کر  
 کج آدمی نظر اتنی ہو ہوا سوانی  
 خون ہو سیکڑن نائق و قاتل کردار  
 رنگ کیا لال ہو باتوں میں جانا  
 موتی کا تو نہیں نہیں یاد رکھو نیکو  
 ہیکہ یاد نہ کر دینا دیو سگشا سادو  
 اے امانت یہ نکال دینا سادو

ہر گز آنی نہ ہو کشمکش سے عشق قبی باغ عالم  
 کہیں نہ ہی کہا ہو طویل قید آفت نے  
 گلون گلوں کی تیر سیوی ترک ت پڑا ہوا ہو  
 دلایا وصل کا وعدہ جو مینے یوں نہیں  
 مٹا ہوں ٹھنڈا سائیں بڑا او کوئی نہ ہو  
 نہیں ہی مزاج آفاق میں تن پرور ہو  
 جواں غم میں نیشک تہا و سنا میں تیر  
 ملک کے گوشت سے بیکر ہو گیا سر  
 گیسو کو او کو نہ سنا میں تیر شانیو  
 ہمارا شعر کیا مود عاشق سے جلتا  
 کوئی اہل صفا سیر بیان ہو نہ پیرا  
 تجھ سے سب سے پہچا جو مینے بوسہ نیر کا  
 پس نہ ملے گیسو ہر گل سے علاج کاشانہ  
 بلا کو بل میں جیسا جین تفریق است

دہشت

ریف بین فغان درست ساسان  
 کہون دانش کو دین صفای  
 نام پیدا کیا ہے مشکل سے  
 خیال آتا جو دیکھو بیادگار  
 خفا اترت کافر جی فریاد کیا  
 بہار کی ہر گلشن میں گیت بجا دیا  
 عشق کونیا ہی عشق خیال کیا  
 عجب آہ بول بیل عشق و یاد کیا  
 قابل

علامہ ابن جابر بنول سحر اور انوکھا کیا جو  
ملا جو ملک میں جو خود اوپر برادر کیا جو  
چمن میں کیا کہ انور سو خوش مشاویہ کیا جو  
دو تاجہ گالیان دیجو تو ان فصا کیا جو  
کلی پر سیر ناخبر نہیں جلاو کیا جو

امانت کوہ پر پونچا تو یوں فریاد چلایا  
لہو پر جان شیریں ہر ابا سے ہوتا کیا کچھ

بوی کب حاصل ہوا اول سے ویر خدا کے  
 ہو سکین کیونکہ یہاں ہم قتل چشمہ یار  
 کس قدر عشق تیر و شوخی رفتار  
 پانوں شہزادہ اگر و ابر و خدا کے  
 تو تنہا محبتے ابطاؤں گل کو بوی عبد  
 دلکو بوی بچہ کی نہ ایذا ابر و خدا کے  
 اک بہو کی گی نے رنگین کا دخیال

باغ عالم میں پہل بابا کیسے تلوار سے  
 کام کجیہ ہوتا نہیں ہر موم جہاں سے  
 اوڑھ کے آتے ہیں بیان بیکہ کی کھسار  
 جو خیل سوچ تھارے چاند نو حسد  
 سو کہہ کر کیا ٹٹا ہوا ہون بلبل اس غار  
 کٹ نہیں سکتا ہر شیشہ کا گلا تلوار  
 اگر تھاراجل ہا ہوا آتش گلزار سے

و تو جو کہو کہ کیا ایک ایک کلمہ تو قیامت  
 ہے زمین تا آسمان کا اور تو نے نہ سنا  
 کہ کیا فعلت اللہ عزوجل کی ہے  
 تو کہتا ہے اگر میں شیطان ہوں تو  
 میں کسی کو دوست نہ ہوں گا  
 تو نے دیکھا ہے کہ جو آدمی  
 دانا نہیں جانتا وہ جو آدمی

ملق میر  
ابو عبدلہ بن عمر بن  
شہدہ و سوزن سوا جہاں  
نعم الملک بن عایشہ الشہد  
ابو عبدلہ بن عمر بن  
شہدہ و سوزن سوا جہاں

144

۱۲۴  
کیا حکایت کیا ہے کہ کیا حکایت کیا ہے  
نوع روشن ہو مہار سقا در خسار  
اس ہنر و کین سک در زندان یار  
شرطی عین گریل ہو تو تیار  
و یحیٰی تیر ز کلا تو کیم تیار  
ہوت کابی دم نکلتا تری تیار  
کرمیان عشق کی عاشق کو کیم تیار  
اکلسن آتش گلزار

عشق ابروین بافت کلاه ابروین  
 گلشن کاشی کاشی گلشن  
 بهشت سحرین گلشن گلشن  
 دل جلالی گلشن گلشن





بزم بین او کے سبب بزم  
 شاخ ملوین پیریں کے  
 بزم بین او کے سبب بزم  
 شاخ ملوین پیریں کے  
 بزم بین او کے سبب بزم  
 شاخ ملوین پیریں کے

ستم سیاہ جو ہنسنے بنایا جانے تم وہ خوش تدر ہووش جو در تلو چلو نہ لگا یا لب گل رنگ سے مینای شراب و لگو تما عالم طفلی میں شوق صحرا لیلہ زلف کا سوا لب سیر نیکی ہو جاہ صورت نقش قدم ہو گزاری وقتا ہو گناہ جال میں بلبل کا پسان معلوم بلبل کو سکھو دکھاتی ہو عروج پر از	اس طرح دوسروں سے ہوتی تھی ایجاد کہ سر و شہادہ چمن میں کوئی شمشاد کہے ہمسے شیشہ میں او تراوہ پر نر او نہ کیا میں گستاخا سبق یا غم کہے کہے مجھ کوں کہ عشق میں فیروز کہے سست صاف کہی کہ ہو بارو کہے آئینہ گاموت کہ ہند میرج صیار کہے ہم ہی میں غم میں تھے قید آزاد کہے
--	--

خط جو نکلا تو قصہ فیصل ہے نکلے بل تیری زلف کا کیونکر خط بہت بڑہ گیا ہے بنو دیکھتے ہیں وہ اپنی چپ تختی کب کنارے پر چاند کی ہی گن	یار کو زلف پر ٹیلا بل ہے ہاتھ شانیکا ای پری شل ہے گلشن حسن ہے کہ جنگل ہے جسے ہنسی گھے میں ہیکل ہے چشم پر فلک میں کا جل ہے
---	---

خط جو نکلا تو قصہ فیصل ہے  
 نکلے بل تیری زلف کا کیونکر  
 خط بہت بڑہ گیا ہے بنو  
 دیکھتے ہیں وہ اپنی چپ تختی  
 کب کنارے پر چاند کی ہی گن

اس سے قافل ہے دین بل ہے  
 راج بنیخ شاخ ملوین پیریں کے  
 خط نہیں کے راج ملوین پیریں کے  
 سنج اطلس پیریں کے  
 زرد آندہ کا کاشہ میں برکان  
 جیسے پیش شاخ ملوین پیریں کے

۱۳۵

زلف جانان پر اوڑھ رہی گلان  
 سنبستان میں سبب بادل ہے  
 زلفی ہی کیا طلسم ہے وہ  
 آدمی میں پر ہے چل بل ہے  
 عاشق زلف کیوں نہ تر تار کی  
 مالک داراوس میں پیریں کے  
 نہیں و گناہی صفت میں پیریں کے

انشا اللہ تعالیٰ رزق و مال و دولت  
 باری تعالیٰ در کمال کرم و کرم  
 قلم مبارک و قلم مبارک و قلم مبارک  
 قلم مبارک و قلم مبارک و قلم مبارک  
 قلم مبارک و قلم مبارک و قلم مبارک  
 قلم مبارک و قلم مبارک و قلم مبارک

سنبل باغ کو اگر بل ہے  
 نختہ سوسن کا ہے لائجل ہے  
 نیر و نختہ ہمارا کسل ہے  
 ساق پا پر گمان شعل ہے  
 آج تیغ نگہ پہ صیقل ہے  
 نرگس اپنے نظر میں احوال ہے  
 آج اسکے بگڑ گئے گل ہے  
 دہل میں بھول تیغ میں ہل ہے  
 ورق بوستان پہ جد دل ہے  
 وہ جہازہ کے ساتھ پیدل ہے  
 یہ دلاہلیوں کے ملل ہے

بیچ ادس لک عنبرین سے کرے  
 سے پونچھ کچھ کس قدر اسے گل  
 کہے پیشانی کی ہے جو نہیں میں  
 ہوں و آتش قہیم میں شریان  
 اگر تاق سے کس قدر ہے ملے  
 ٹیڑھے آنکھوں سے دیکھتی ہے اوکھ  
 قفس تن میں مرغ دل ہے تنگ  
 باغ میں اسلمہ سترگر کے  
 رشونین تھیں یہ آب روان  
 عمر ہر پہنے جسکے ناز اوٹھے  
 نہیں آنکھوں میں چادر اٹھ کر کے

اور یہ قائل ہیں امانت تیغ  
 سر جہاد میں قصہ فیصل ہے

عارض کو کہ تہر میں تمہارا تلوک  
 فلک حسن کثابت میں تیرا تلوک

ایسے پروردگار میں دیکھی ہیں ساری تلوک  
 ہر خیال و دیر میں پروردگار تلوک

۱۳۶  
 اور یہ قائل ہیں امانت تیغ  
 سر جہاد میں قصہ فیصل ہے  
 عارض کو کہ تہر میں تمہارا تلوک  
 فلک حسن کثابت میں تیرا تلوک  
 ایسے پروردگار میں دیکھی ہیں ساری تلوک  
 ہر خیال و دیر میں پروردگار تلوک

اور یہ قائل ہیں امانت تیغ  
 سر جہاد میں قصہ فیصل ہے  
 عارض کو کہ تہر میں تمہارا تلوک  
 فلک حسن کثابت میں تیرا تلوک  
 ایسے پروردگار میں دیکھی ہیں ساری تلوک  
 ہر خیال و دیر میں پروردگار تلوک

کرمیوں کے لئے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ  
 اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہے  
 تو اس کا دل اس کے لئے بڑا برا ہے اور اس کا دل  
 اس کے لئے بڑا برا ہے اور اس کا دل اس کے لئے  
 بڑا برا ہے اور اس کا دل اس کے لئے بڑا برا ہے

پاؤں سے سونے کی لکڑی اور اس کے  
 فاش خوار کے قابل ہیں ہمارے

لکڑی رخ ہوں جلاؤ نہ اگر لکڑی  
 دل میں لگ لگ لگی ہجرت کی یاد کی  
 دیکھو اس شمع کو اس چرخ شمعیت  
 لکڑی اپنی گریبان میں جنوں نے دست  
 ہی صفائی سول ہل صفا کو آسم  
 صبرین زلف کا آنا ہر محرم حجب ہینا  
 دست دشمن ہو گیا اہل صفا پر اندھیر  
 نور و رشک رخ روشن کے درویش نور  
 لکڑی کے تار سے روشن ہوئے سونے  
 صبح فرقت کی تمنا میں جگر کی ناسو  
 صاحب زہین ریب قبول دگاہ  
 نازنین چہ نہ شملہ سیویشان چرخ  
 شمع سادہ کتری مجلس نہیں ہجرت کی

چاہیے فہرہ کا نور سحر کی بے  
 جل وٹی رات کو ناسو بگڑی بے  
 ہو چرخون میں مرنے کی بے  
 یاد آئی جو سر رشک فہر کی بے  
 رشتہ سادہ ہی ناسو بگڑی بے  
 کیا دہو میں لگی اور آتی ہر لکڑی بے  
 گل ہو مگر نہ فانوس کی لکڑی بے  
 نہ کبھی شمع کی ناسو بگڑی بے  
 جلتی خاموش ہینش تہ ترکی بے  
 چاہی ہو سکود ہر مرغ سحر کی بے  
 جلتی ہی تغیر خاندن لکڑی بے  
 باندہ سر پرگ برگ کل ترکی بے  
 چور کیا لی گئی آئینہ کی لکڑی بے

۱۳۷

تمام شد دیوان  
 حسب نزائش تاجر باوقار  
 عبد الستار خان  
 والا شان سید اللہ

در مسئلہ علم ہنر  
 بہ تمام بذات حیثیت مالک  
 سید فضل جنت بالکشت  
 دانہ شہر لکھنؤ از دور  
 بزم لکھنؤ خاطر شایان

روئے روستے پہونگیا مونار  
ٹوٹ سکتا نہیں کہ ایک کانہ  
بچنے کے لئے ہے دماغ  
میں نہ ہو جائے زندگی کا چراغ  
دل مولا شمع ہو نور دل ہے  
موجود نہان کا حال روشن ہے  
دین دینی ہے حرارت دل  
دین دینی ہے حرارت دل

گل گزار حسن و رخسار گھٹنے  
قمر بچ آسمان مراد  
التش و باد و آب من گل من  
بعد صد شوق حسرت و دیدار  
التش غم سے جسم جلتا ہے  
سارے اعضا میں بھر پڑتی  
تنگ ہوں کیا کروں کدھر جاؤں  
شکل و کمالات نے نثار ہو نہیں  
کہے تیرے خیر جو آتی ہے  
دیکھتے روتی روتی آخر کار  
روزانہ ورنہیں جو پاتا ہوں  
دم نہیں لگتا نحیف ہے تن  
خاک عاشق کی سخت جانی پر

میں مولانا کا حال اردو  
مؤرخین کا حال اردو  
مؤرخین کا حال اردو

سانس لینا بھی تو مشکل ہے  
حق تو یہ ہے کہ تم پر جسے تین  
زندہ ایوب تھے خدا کے  
خضر سے بڑھ کے عمر ہو تیرا  
سے تاج بندہ حسن کا خست  
سے سر بن تیرا غسل مراد  
آفت جان ہی تری کا کل  
جاسے تیری نہ انکھڑیوں کی بہار  
رہیں شاداب تیرے پھول گول  
گل کہیں یا رنج کے غمچہ دہن  
تازہ سیب ذوقن رہی تیرا  
گلشن حسن پر بہار رہے  
وانع کساتا ہوں یہ جینیوں  
حور کی دیدین کو دین قصو  
بندہ اونکی طرف نظر نہ کرے

179

مکتبہ



نوروز کا دریا یا چشما بہار  
 کھائی یا جو پستی کی طرح بہا  
 سران جو فیض تو عالم کو پہنچا  
 وہ دل جلا جو کج خلق کو بھڑکا  
 لگا دی سسٹ کا جا کر کھنکھاتا  
 کیا جو کینہ کھنکھاتا نہ لگتا  
 حنین میں کینہ نہ ہو کہ جاہل  
 کیا ہے بات نہ مر اس قیاس میں  
 کہ اگر کڑا نہ ہو جانتے ہیں  
 وہ شب کو عالم دریا بہا  
 جگا یا باغ فتنے نے زلفاں  
 سحر آئینہ کہ کس کو ہم بھی جگا

نہ دیکھے ہوئے پرستی ہی جو این پاؤں	
سدا طہارت نامہ کو نام نہ رہا ہوں	ازل کے روز سے میں تازگی میں رہا ہوں
لگا کے زرع غل سے خوش بہتر ہوں	کبھی جو اوس گل کیتا کو سب کھرتا ہوں
دھوکے واسطے دھوتا ہوں گلاب میں پاؤں	
لگی چو شیشہ کو کوخار میں ٹھوکر	جدا کر دن میں سینہ میں زلیست نہیں
ادب ہی جو کا بھی اور محتسب کا ہونڈ	لگاؤں عمر ہر آنکھوں اور رکھوں
جو وقت نشہ پڑے ساغر شرب میں پاؤں	
فرس ہر فیض قدم تیرے چمکتا ہوا	غبار راہ میں عالم ہو فور کا شہا
یہ گور گوری ہین تلوی تبا کہ ماہ تما	زمین چاندنی امیر سوار ہو ہر گام
فرہ بالہ میں یا ہین تری کاب میں پاؤں	
سب کو ہی ہر فیض ہو بلکے پھر	نرالی چال سے کرتا ہی شہی آہ پہ
کچا پی عقل میں آیا نہیں کہ ہو گیا	یک سطر سے سلاہ ورمین چلتا
حقیقت تو نہیں ساغر شرب میں پاؤں	
کہوں ہند کو برق غضب کہ سیر فنا	یہ تیراں تو کسی میں نہیں ہین ماہ لقا
عالم کے سمت شہ پاروہ جو اور کیا	دین ہلال جو ایک فصل سے پیدا

۱۳۱

گیا چشما بہار میں ہمارا ہاتھ  
 لکھنے لکے نہ اسکو سوار اور خوب  
 یہ کہ بات ہو میں ان شوخین تھا  
 شب میل کے ہر روز نواشا تازہ  
 ایسا تو ہے فلک کر دیا پھر  
 سوال اہل کار تباہ میں ہوں  
 خدا کی شان کا تازہ وہ جواب ہوں  
 لگاؤ نہ دے تو نہ ملے  
 شرب خم کو غلام تو نہ ملے  
 ملا نہ لگا جانی میں تو ملا  
 ہین اب تو نہیں ہاتھی ملا  
 نلکے بیٹ سے تو علم شہید ہوں  
 تھی تو زہر میں ارسان بڑ تندر  
 خدا کو بول کر یاد ہو کسی میں

اصل کا









کتابخانه ملی حکومتی  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر

ستاره مارگون نازل بر چو پای	ده پری کتایر دیوانه ناکه زلف کا
فصد لوانی کرو جا کرو وادو چارون	
دیدن اینکے دیکھا کجا کجا	اونہ کیا جیہ سرم کا پڑہ کسائی پرنقا
پہر کمان نیچی نظرین یل خانہ خراب	پہر کمان اونکی جتوں چند روزہ ہر جا
دیکھا قابل ہے آنکھوں کی حیا و دھارون	
و اکہ پیراج میں جو جام نخوت ہیں	بات نہ نہ سائین پیراج دارون کی لیے
غیر کیسے ہیں گونگی سمت دیدی ہے	نہ بیان کنی ہی گونگیں باز نہ گونگیں
ہے شرف بہر بربال ہمارو چارون	
سمت جو جاتا ہر گل گشت فریق تھر	سورج باد صبح سورج کی کاکرتی ہوا
بادہ کش تو اطراف بجو کہ آتا ہر نظر	نرا ہونکے رال ہونکے ہی گل رنگ پر
گرہی یون ہی گستاخی ہر دھارون	
ہاتھ میں سورج رکھی خلق نادانا کے	پہنچ سب کے کھٹے سر پر چارون کے
جال وہ پہلا ہرل بر حسین پسندے	دام پیدائش کے ہر چوکی منفس ہے
ہیستے ہیستے میں پیرا چارون	
یاد کرتا ہر امانت تھکا کر تھکین	شری مینا سے ہر ہول ساغر عین

۱۲۵

کتابخانه ملی حکومتی  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر

کتابخانه ملی حکومتی  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر

کتابخانه ملی حکومتی  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر  
 طبع و نشر

رات بہر چہر کیا وہ ستم آرا مجھ کو  
 حب ذرا اگلے کے ساتھ چار مجھ کو  
 صحبت یارنی ادم مجھے سونے نڈیا  
 سو گیا وہ تو مری شکوہ مقدر جاگے  
 وصل کی اس ہو چکی صد سہاگے  
 بقیہ راتیں مگر بند کے توروں جاگے  
 کہنے زانو پر رکھا ہاتھ کہی اور آگے  
 صحبت یارنی ادم مجھے سونے نڈیا  
 شب کو نادانی سے وہ پاس کمر توڑا  
 ہر رہا نیند میں عاشق کی طرف سے کسکا  
 نہ ہو صبح تک وصل قیامت کے ہو جا  
 ہاتھ جب ملے لگایا وہ ہر ہر چوٹ کا  
 صحبت یارنی ادم مجھے سونے نڈیا  
 کہو نہا ہر غضب لطف ملاقات آئے  
 پیش جانی کوئی تاہم نہ کلمات آئے  
 رات بہر چہر دلی پاؤں نہ ہیات آئے  
 ہاتھ میں ہاتھ لیے بیٹے تو دی لات آئے  
 صحبت یارنی ادم مجھے سونے نڈیا  
 کیا کروں حال شب ہر امانت ظہا  
 ہونٹ چائی کہی سکو کہے چو خسا  
 آیا قابو میں وہ سچا ہر مبر و قرار  
 بے تک آنکھ چپکے سبب سر کنار  
 صحبت یارنی ادم مجھے سونے نڈیا  
**محسن طبع زاد مصنف**

۱۲۶  
 جو بے آگاہ پل آ رہا کیا کہے  
 قندیلانچ میں شیشا توڑا  
 زبان کو بے رحمی سے چھوڑا  
 قیامت کا دیا بہر حال بولا  
 غافل و کور کیا کہے  
 غلام نہا چو گشتان نہ فرما  
 زبان باریں گشتان نہ فرما  
 زبان باریں گشتان نہ فرما

زبان



[illegible]





کونک غمین ہوئی انھیں حالت تہ  
رونا آواز نہ کرے کہ جس صورت میں  
کہ وہ صحت نہ ہو شکر کہ وہ غم  
رنگ تبدیل کرے ہر روز  
کونک غمین ہوئی انھیں حالت تہ  
رونا آواز نہ کرے کہ جس صورت میں  
کہ وہ صحت نہ ہو شکر کہ وہ غم  
رنگ تبدیل کرے ہر روز

جو شعر ہے اکی میان درو  
نہ رشک و حسد عرق کرتا ہوا

اور شک اب ایسا کوئی رہنبر ملے گا

ترتیب

رکھیں جان بجا رہی الفت تیرے  
 عشق میں شکل ہو گیا ایمان تیرے  
 بڑھ گیا درد مگر کھٹ گئی طاقت تیرے  
 لوگ پہچانے کتے میں نہایت تیرے

کسکے غم میں ہوئی الشیوخص حالت میں  
رونا آتا ہی نہیں دیکھ کے صورت میں

تو جیسے کی توقع نہیں ہے غیر حال  
جوعیا ہر کچے لیے آتا ہے سدا کا دل

کسکے غم میں ہوئی الشفوعہ حالت تیر  
رونا آتا ہی عین دیکھ کے صحت تیر

دو ستون مراد کیا جو بہت عالی تیار	سب کہنے کہ اللہ نعم کہ اللہ
عالمین تجکو بھی جو بہت یوں کی و جا	حال سے اپنی نمے بہ خدا کر آگاہ

رونا آتا ہی نہیں دیکھ کے صورت تیر  
کے غم میں ہوئی ایسی حال تیر  
راہ چلتی تھی کوئی حال نہ تھا  
کے غم میں ہوئی ایسی حال تیر  
رونا آتا ہی نہیں دیکھ کے صورت تیر

15

و دردی که عین دوستی و دوستی بود  
موت و شش و سر و زمین و بی شک و شکی  
حال بسیار عین است و این را می بیند  
تا این که به این عالم و این عالم

وہاں آج کل کے حالات ہیں۔

# ترجیع بیت

خاک میں کہیں جوانی کو ملا یا تو نے	ترہرس طفل پر نیا وہ کیا یا تو نے
کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر	کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر
رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر	رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر
کہ چکا ہوں مرض عشق نہان اپنا کام	زندگی ہو ترے پیار کی فتنیں ام
دوست تو ایک طرف کرتے ہیں شبن گلہام	اکبے فی آن میں غلبہ ہو کہ ہو جاتا م
کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر	کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر
رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر	رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر
کام ہو گل سے نہیں کے ترانے تجھ	کیا ملا کہتے ہیں سب کو گلے سے تجھ
کہو دیا کسی مجھے زانیہ سے تجھ	عار پانی سو ہو بہر ہو کہانی سے تجھ
کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر	کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر
رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر	رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر
لب تلک آہ ہی اباتی ہو دشواری	حال ارباب امانت کا ہزار سے
دو خدا کچھ شفا عشق کی بجائے	لوگ کہتے ہیں محبت کی بآزار سے
کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر	کسکے غم میں ہوئی اشھض جالت تیر
رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر	رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیر

۱۵۱

کسی شاعر کا نام نہ پتا ہے جس نے یہ شعر لکھے ہیں  
 انھوں نے صبح کو کسی اور شاعر کے شعر کو  
 کچھ بدلتے ہوئے لکھا ہے۔  
 دن ہو گیا نوشت میں کٹ گیا  
 اوشی نقاب کیامری قسمت کٹ گیا

ایک دفعہ میں نے اس کے ہندوئی ایک بار  
 صبح ہو گئی تو ادا ہوا کہ یہ قرار  
 چاہا کہ ہوں میں اس میں تیار نہ ہو سکوں  
 خوشی دیکھ کر کہن ہوئی گرد و نشہ اٹھا  
 دن ہو گیا نوشت میں کٹ گیا  
 اوشی نقاب کیامری قسمت کٹ گیا  
 باتوں بلا سوا اس کے کہ تیرا میں ہندو

ایک جاہل تھا جلدی ہو گیا اور  
 میں تو اس کو دل کا راضی کیا اور  
 کہانی میں غلو جلتے لگا  
 دن ہو گیا نوشت میں کٹ گیا  
 اوشی نقاب کیامری قسمت کٹ گیا  
 شکر و شکر اوشی نقاب کیامری قسمت کٹ گیا  
 اداس گلہاں کہ میں ہوں شکر

۱۵۲

خفا و مصلحت نامی دامین پنا  
 منجھو کہ آئے گلزار سے صرا  
 دن کو کیا نودشت صلیب کی  
 اویں قاب کیا مصلحت کی  
 چوچر رات پری تو چوچر  
 میں سے کہ آئی مصلحت کی  
 آوارا دان کی آئی مصلحت کی

چونکہ جو وقت ملے تو دیکھا یہ باہر

دن ہو گیا نہو شب وصل کٹ گئی

اولٹی نقاب کیا مری قسمت الیٹ لئی

اسی گئی ہوا کہ یہ کیا کیوں کیا  
نقارہ سحر کی صدا آئی ناگمان

کیا تم چال وصال کی شکار بنیں عیاں  
نوبت ابھی دھول کی آئی تھی دوپہا

دن بیوگیا شود شست و غسل کئی

اولیٰ وقت کس کس امر پر مشتمل ہوتا ہے

گنبر اگر چو نکانید سحر با حالت تنه  
کیا و کیت ایون سحر نکلا بجای ماه

وہر کے عین فیصل کے عین کیا جو  
رخ کو جو اوس کے گرد و پیش کی

دن ہو گیا نمودشت و میل کی کمی

اوپر لکھا ہے کہ امریکا میں بہت لوگ

میں نے دو پمپکین کے چہرے یہ کی نظر  
شعاع چراغ ہو گئی کل صبح جا نیک

اور سے لیٹے سوتا تھا وہ غیرت قمر  
نے آفتاب سے جو ہوا اسکا جلوہ گر

رہا ہو گیا نہ وہ شب وصل کی

اولیٰ نقات کیا میری قسمت اولیٰ گئی

آباد اذان کی آتی موجوں میں بلا  
دن ہو گیا پودے سے کل کی طرح  
جگا وہ جس کی شمع کی طلب  
شد و ملکا کہ جس کے لیے  
آپیل میں معجزی اور ناز و غیب  
دن



بنایا کرتا ہوں جی سحر تکاپین  
یہ تپ کر گزرتی ہیں سحر کی تپین

نہ او سکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو

عجب طرح کا الہی عذاب ہی دلو

اثر هر ناله‌مین با کل نه آهن تاثیر  
بمون چشم هر خدا یا که نمون کیا بدید

فراق میں کرکے ولٹ گئی تھیں  
کسی طرح سے نہیں رام ہوتا وہ پیر

نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تھا پہرہ و لکھو

عجب طرح کا آتی عذاب ہو و لکھو

سدا وصال کاشون پنجان کمتا  
خمش ہے تو نہ کو کلیجہ آفتاب

فراق یار کا حدیث غضب متا تا ہی  
جوا وں سے کہے تو وہ لیا انا تا ہی

۳. اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو

عجب طبع کا آدمی عذاب ہو رہا کہ

سدا فراق میں کیا طیپان بمانت کو  
ہمیشہ ہی یہی ورد زبان امانت کو

وصال یار میسر کجایان است کو  
ستایا کجایان در دهنان است کو

نہ اسکا وصل ہو ممکن نہ تاب ہو دلکو

محنت طر حكا الله غدا ربكم

[illegible]



دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا  
 دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا  
 دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا  
 دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا

کچھ اتلک نہیں معلوم دل کے جال تہیں ہمارا دم پر نکلتا نہیں خیال تہیں	
یہ بات سنکے وہ غرور سنسکے لوہے لہلا	مری ملے سے بدلا آپ کو ہر حال کیا
جہاں میں مجھے ہیں معشوق حسین ہا	جو ہو مد نظر کیجئے دل و سپہ خدا
کسے طرح نہ میں حضرت کی ہاتھ ڈنگا ملو نگا غیر سے اور آنگو جلا دنگا	
خیال ہے مجھے سونپو کا اپنی دم	نہ راہ میں کہی کرنا پر سطر حل کلام
زبان کیسی گناہی نہ میرے وصل کا نام	برہی ہو میں مجھ کو انسان سے بدلا کیا کام
خدا کیو سطر آگ سے میری آج جاؤ نفع آتش رخسے کہیں نہ جل جاؤ	
یہ فکر سخت امانت ہے یار جو گھٹا	تو اس گھر میں ان خشت زدہ کو بیخ ہوا
جھکاؤ پاس گردن ہائے لکڑی ہوا	نہ قصد نہ کیا ہر کسی سے ملنے کا
کسے حسین کو دل پناہ پر دیا مینے نہ نام عشق کا بار اگر لیا مینے	

عشق کا نام سونپو کا اپنی دم  
 دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا  
 دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا  
 دل کی آگ بھڑکے پھر کیا کرنا

کے لیے اگر جو دل پناہ  
 دے دینا تاکہ نہ ہو  
 دے دینا تاکہ نہ ہو  
 دے دینا تاکہ نہ ہو

دے دینا تاکہ نہ ہو  
 دے دینا تاکہ نہ ہو  
 دے دینا تاکہ نہ ہو  
 دے دینا تاکہ نہ ہو

[illegible]



دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا

دل کسی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کسی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا

شمعہ عشق سے کوئی نہ دکھایا تجھ کو  
 کشتی شاد کا قمری نہ بنایا تجھ کو

عشق بگوشن ہستی کی چین کا گل تر  
 عشق ہر عالم ایجاد کر دریا کا گھر

عشق آنکھ لہو نہیں بین تو قطر آتا ہو  
 جگر پہ اپنا یہ بگر حسن میں کدلاتا ہے

آہ کی سینج لگا جیسے کلچے پر تیر  
 گر گیا عشق ایوی جزو لعلیت تیر

دم خدا ہونے لگانہ کو جگر آئے لگا  
 ہی مر صحبت احباب گاہے گاہے لگا

بسل ہی بات کا شوال شمشیر کو ہوا  
 ہو خوش موضع ہی حسن میں ہو لگا

آخر اس عشق سے بھجال میں الگ ہوا

دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا

دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا

دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا  
 دل کی شمع پہ تیرا نہیں پروانہ ہوا



<p>دانت نہی بر گھار رہتا تھا ہر چہ  یہاں کی خونیں اور تھلا تھلا ہوا  کابل کیوں نہ ہو یہاں کی باتا  خانہ آفتاب سے نہ تھا کی باتا  کچھ نہ ہوئی کہ نہ کچھ نہ ہوئی</p>		<p>ہندو باد میں کی بات نہ ہوئی  ہاتھ تلک سے نہ ہوا  پہلے تلک سے نہ ہوا  پہلے تلک سے نہ ہوا</p>	
سب خود آرائی کا انداز بنایا مینے	گوند ہا سر کھینچے بالوں کو بنایا مینے	<p>چست ہوں کہ نہ تنگ آنا  مین کہ نہ تنگ آنا  مین کہ نہ تنگ آنا</p>	
سر نہ تگم نہ تو رو رو گکایا مینے	تنگ ملبوس ہی یو بھی بنایا او سکو	<p>رہنم کہ نہ تنگ آنا  رہنم کہ نہ تنگ آنا  رہنم کہ نہ تنگ آنا</p>	
دیکھا اوں کل ہی صورت کو جو آدھ کیا	اپنی جو بن پر ہوشیفتہ وہ تریک بہار	<p>نہ چہا بانی نہ ہوئی نہ کھاتا بھی  نہ چہا بانی نہ ہوئی نہ کھاتا بھی  نہ چہا بانی نہ ہوئی نہ کھاتا بھی</p>	
اک تعجب یہ کی دسی ہر اک گفتار	واہ کیا حسن صبر اللہ کی قدر کے نثار	<p>۱۶</p>	
حور کی ہوگی زاس جلوہ گری کی صورت	مجاہد خالق نی عطا کی ہر پری کی صورت	<p>زلف کی بیج پر وہ تار بلکائی لگا  سر نہ دیکھا تو لگا ہو غصہ لڑ لگا</p>	
زلف کی بیج پر وہ تار بلکائی لگا	دیکھی آئینہ میں چٹی تو کسپا جانی لگا	<p>مسکرا کر کیا ہو ٹوٹنا نظارہ آدھنی  دانتوں کو دیکھ کے ایک قہقہہ مارا او</p>	
سر نہ دیکھا تو لگا ہو غصہ لڑ لگا	پانسی سی طبیعت میں رخ در آؤ لگا	<p>پہر تو یہ شوق ہوا یار کو خود مینی کا  آئینہ آٹھ پہر سامنے رہتا تھا دھرا</p>	
مسکرا کر کیا ہو ٹوٹنا نظارہ آدھنی	دانتوں کو دیکھ کے ایک قہقہہ مارا او	<p>کھینے لفظوں کی نہ بنی یہ بگڑ کر روتا</p>	
پہر تو یہ شوق ہوا یار کو خود مینی کا	آئینہ آٹھ پہر سامنے رہتا تھا دھرا	<p>بیاختہ ہوئے ہر شہر  نہایت سے ہر شہر  نہایت سے ہر شہر</p>	
آئینہ آٹھ پہر سامنے رہتا تھا دھرا	کھینے لفظوں کی نہ بنی یہ بگڑ کر روتا	<p>نہایت سے ہر شہر  نہایت سے ہر شہر  نہایت سے ہر شہر</p>	

نہایت سے ہر شہر  
نہایت سے ہر شہر  
نہایت سے ہر شہر

خود کو کہے جان کوئی چھوڑا  
 ہمارے دل کے کوئی اور کوئی چھوڑا  
 ہمارے دل کے کوئی اور کوئی چھوڑا  
 ہمارے دل کے کوئی اور کوئی چھوڑا

جی سین کچ اور ہو الگ الگ لہر لگا	دل کو آئینہ کی صحبت دہ بھلا لگا
کام ہر وقت تھا اپنی اور زیبائی سے	فرصت اک لمحہ نہوتی تھی خود آرائی سے
شعلہ حسن بنا دھک ہوا اور بند	ہو گیا آتش خسار کی گرمی چودہ
دیکھ لی حسنی جب تک اس کی کیا پسند	دل تماشا یوں نہ کر جانے لگوں شہینہ
لوگوں کے خبر طالب ویدار ہو	ایک یوسف کے نہارون ہی خریدار ہو
حسن پر اپنا ہر تودہ ایسا منحور	چاند ہی سنا منے تودہ بولا چل و
دل کو نظارہ ہوا بد نظر و نکام نظر	میری لجونی سین کرنے لگا وہ جو قصور
آنکھیں ہر بات میں ناحق مجھے کملانی لگا	دید باز کو لیے بام یہ وہ جانے لگا
حسن جان کی خبر ہو گئی عالم میں عام	لوگ آنے لگے نظارہ کو اور کوئی نام
خوش وصال کا دین لگا کوئی پیغام	کوئی کہتا تھا کہ میں ہر چیز میں تباہ نام
کوئی دروازی پہ آکر کھجی ستکے تیا	روزن در سے کوئی اوسکی بلا میں تیا

سردہر کو سب گئی صحبت نہوی  
 دن میں صحبت کا فک لگا  
 شب میں صحبت کا فک لگا  
 شب میں صحبت کا فک لگا

پاس لگے یہ تباہی تو دہا لگا  
 دودن تک ہوا حال سنا  
 مجھ میں گم زمان  
 نغمہ زنی میں لگا دہ زنی گم  
 نامراد کی مراد  
 جانا تو نہیں کہ در گاہ کا منظر ہوا  
 عیش و عشرت اوسکو ہوا خواہ لگی  
 غم و دل جو لگا لگی  
 دہ صحبت

نام اسطیخ از خلق میں نام نہا  
 کوئی عاشق بخدا ایت گام نہا  
 ایک عالم کو نہا سن نہ الا ترا  
 کوئی عاشق کا زبان نہی لاتا ترا  
 نام عاشق کا زبان نہی لاتا ترا  
 میں جو کہتا ہوں تو نہا ترا  
 حسن کو اسطیخ کو نہا ترا  
 اچھی صورت یہ اسطیخ کو نہا ترا

حال یہ کہ اسطیخ کو نہا ترا  
 ابھی نہیں طبع علم و ستم کو نہا ترا  
 ابھی نہیں شخص کا نظارہ نہا ترا کی  
 غیر سے آنکہ در لڑائی نہا ترا کی  
 قی یہ خون میں نہا ترا کی  
 دید بازی کسی کہتے ہیں لگا دیں کی

بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا  
 بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا  
 بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا  
 بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا

نہ وہ صحبت نہ وہ خاطر نہ مری بات نہ نام کے واسطے ایک محبت ملاقات نہ	
زنگ صحبت کا جو اسطیخ یکا یک گہرا دل ثبت روزہ حسینو کو بخشش میں	خار دینا بھی نہ طور ہوا اوس گل کا اک پر نیا در نظر آیا مجھے ماہ لقا
کہتے گئی آنکھوں میں ہا چاند صورت اوسکی ہوئی قصہ میسر مجھ صحبت اوسکی	
اپنی قابو میں جو اوس غلو پایا میں باتوں باتوں میں اوس کو آسنا میں	وصل کا خونے او ان بھی ٹرایا میں تیرے مانے سے منم ہاتھ دھرایا میں
شاد تو ہو کر غیر تجھے شاد کریں ہم تو اب لاکھ بہر تک تجھ یاد کریں	
عشق میں تیرے دل جانک کہ لاکھ تک ضبط کتبک میں غم شک کا کہ لاکھ تک	شہم و جوہرین باز اوٹھائیں کتبک حرف شکوہ کا بیلالبت لاکھ تک
کب تک صرف تری بھر میں قات کریں جسے میں آتا ہوں کہ اب ترک ملاقات کریں	
اپنی بیگانہ ہو تک تجھ کہ کام نہا	ایک لحظہ تری بن مجھ کو بھی رام نہا

بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا  
 بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا  
 بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا  
 بہا جوئی کا ہونو خد کرنا نہا

عالم میں ہر فن نام نہاد ہو گیا ہے  
 اور ہر فن میں ہر فن کا نام نہاد ہو گیا ہے  
 ہر فن میں ہر فن کا نام نہاد ہو گیا ہے  
 ہر فن میں ہر فن کا نام نہاد ہو گیا ہے

خار ہوتا تھا جو گلشن کو مٹا دیتا تھا	سڑکی سامنے گردن اوٹھاتے تھے
منہ کو بھونچتے تھے جہالت سے بھرتا تھا	قدیم بوٹا سا اکڑ کر نہ دکھاتے تھے
ہوش قمر کیے کب اسطرح اوڑھاتے تھے باتیں بیل کو زہر رون سنالیتے تھے	
زلف کو دیکھ کے سب دن جو کر تو نظر	سر سبر ہوتا تھا جسموعہ خاطر آبر
عین گلزار میں پٹنی نظر کر گسٹ	آہ نکھتہ تم اوس چور تے تھی وہیں ناگر
گل کے نظارہ سے نقشایہ سدا ہوتا تھا رنگ اس پہل سے پہر کا ہوا ہوتا تھا	
جبکہ سوسن کی طرف باغ میں جاتا تھا	مسی لیدہ زبان لپٹ نہ لاتی تو تم
وردندان در شبنم سے چھپاتے تو تم	دیکھ کر غنچو نکو ہونٹا پھر چپا تو تم
گل خورشید سوسن غرق عرق ہوتا تھا چاندنی دیکھ کے منہ چاند سا فخر ہوتا تھا	
شب بتا کب بنوق تھا اس شکم	چاندنی پھرتے تھے تو تو نگوہ مہتابی
سیر تالاب کی کرتی تھی نہ بخوف و خطر	آشنا یوں مہتابی لیجالتے تھے دریا پر
ہاتھ کیا آبروی حسن دہوتے تھے	

۱۴۳

آئینہ ہوتا تھا کبھی صفائے رخسار  
 سر خدایہ تھی نہ غنچ کی روشنی  
 طعنہ زن تھی لالہ سوسن پہ ہندوستان  
 دانت مسی سدا علی پڑا ہوا تو  
 چاندنی کی پیدوشاک تھی نہ غنچ کی  
 آبرو مل کے نہ لگاتی تھی نہ غنچ کی

تنگ کرتی تھی پیر کا ہاتھ  
 دست بیل کا دریاں بہتے تھے  
 گلی کی تھی تو گلی میں گلی کی تھی  
 گلی کی تھی تو گلی میں گلی کی تھی

ایک جھلک دیکھ کر قیامت کو ہر شے  
 مڑنا بند ہو کر رہا تو دل میں  
 فاضل طوق گردن کی کمر بچوں کا  
 سادہ رنگ قد بلند کی وہاں جا  
 یوں اس قیامت کو زندگی ہو جا  
 ہر آدمی کو چھوٹی چھوٹی نوٹس پوچھنا

چوڑے کپڑوں سے تو رہتا تھا سدا گیسر	ایک سوٹس تھوڑے پہنا تو تو ہم
بجسادل موختہ عاشق لیکن پاؤں گے	
منہ کوڑا لو کے گریبان میں چھپاؤ گے	
گناہوں کا پتھر تو مر جاتا تو	عطر مٹی کا لگاتے تھے تو غش آتے
وضع دار کے سدا نام سے پڑتے تھے	کب بے با خلق کو نیرنگیان کھلا تو تو
کپڑے لیکن ہینکرنہ نکلتے تھے تم	
رنگ گرگٹ کی طرح سے نہ بدلتے تھے تم	
وضع دار کا سبب نڈا رہتا یا کس نے	سچ کہو تو کھو طرح دار بنایا کس نے
فن خود آرائی کا بتلاؤ سکھایا کس نے	حسن کا شہرہ زانیہ میں اوڑھایا کس نے
اس یافت بہ صنم کچھ وفا کی تو نے	دل مرا ایکے مرجان دعا کی تو نے
مجھے اس بات کا شکوہ نہیں تو خوب کیا	مجھے معشوق ہزاروں تھوڑے عاشق چھوڑ
صحبت غیر مبارک ہی تھکوا ہوا	مینے ہی ایسا پرزاد کیا ہے میدا
تو اوس سے دیکھ تو سینہ میں کلچہ بچا	
آتش رشتہ کے شعلہ سے سرا پا بجھا	

۱۴۲

ایک جھلک دیکھ کر قیامت کو ہر شے  
 مڑنا بند ہو کر رہا تو دل میں  
 فاضل طوق گردن کی کمر بچوں کا  
 سادہ رنگ قد بلند کی وہاں جا  
 یوں اس قیامت کو زندگی ہو جا  
 ہر آدمی کو چھوٹی چھوٹی نوٹس پوچھنا

حالت و از این دو سگ اگر تیری کم  
نام لوسی و زبان بپیشی  
چو در راه شریکی ایسی  
سینه او را که اگر تو فک کنی  
جاد بر این گودون خجالت  
باز خواهد کرد تا بین  
که با غنیمت جالبت نام خدا  
که کین چندی پیش

اوسکی چوکی پر  
 چوکی پر چوکی پر  
 کون جان رہا ہو بلبل عشق صاف  
 شہر تو وہ جنت نگران ہیں  
 نظر پر کون سی دیکھے توجی بیجا  
 سندھ و خیال ہوتی رسی چوکی پر

دوست کی تین باریں گل ہونے  
 دلی کے راجہ کیسے لے شہر ہو  
 شہر بہانہ ہو سامی و فتنہ ہو  
 کی بی بی کی ان کی بی بی ہو  
 یہ کی عاشق و دلجو ہو  
 یاد مرگائیں پلٹ کر ہر دم ہو  
 کہیں السی ہیں جو ہاتھ مر دم ہو  
 تو نظارہ کہی سو سو ہزار

[illegible][illegible]







ناز کی مین کمر او سکی ہو گل گل ہو  
 پر رگ گل جو کہا او سکو تو کہیہ ہی کہا  
 آتش حسن میان جبکہ بڑک جاتی ہو  
 بال کی طرح کمر سیکڑ وں بل کہاتی ہو  
 او سکو زانو کی صفائی کا گردن کیا میرا  
 پند لیان وں سن تابا کی ہین کیا یور نشا  
 شمع کیا پخیر تو شعل کی حقیقت کیا ہو  
 ساق پاؤیکہ کے متاب ہی شہر با ہو  
 او سکو آب پا گلارین گاہنوں کیا حال  
 خوب رو رشک ہو ہی ہیشہ کیا حال  
 دیکھو عاشق جو دہ لو تو خدا ہو جا  
 خاک پر مہر کے نقش کف پا ہو جا  
 ہوسرا پادہ غرض کمر سیاہی ہو  
 صد پر صد اوٹا یا کمر کی کمر ہو  
 ادھر سے نظارہ سوا ب و علو سیر ہو

اسی وقت دنیا اس کاوں میں	
۱۰	۱۱

۱۱

سنا بخت  
علا الدرد مقام  
غافل بیدار  
عذاب سید اختر حسن  
بابیات تصنیف

ریاض

کچھ زگر عاقل و فز زانہ  
کچھ بے ہولاری و دیوانہ  
کچھ داناں کے دانوں پہ نظر کرنا  
کچھ گروہ میں گر فتاری جو دانہ

ریاض

ذی علم ہو کہ صاحب صدر ہوا

۱۷

سیر جی وادیا یا دی بنقد ہوا  
تفصیل کمال کی تواضع میں  
کردن چہ نہ نوا کی جہی بد جا

ریاض

مختارون میں عالم کمال کیا ہو  
سب کچھ کرم غائب آری کیا ہو  
وہی جو بون تو کس کرم کی کیا ہو  
دووی و کجوبی خاکسار کیا ہو

ہو یہ منظور تو بس آؤ شمع کہاؤ تم	
کوہ کے دل صاف گلے سے لیت جاؤ تم	
جبے اونر لگاؤ کے یہ فقری جاؤ	دوڑ کر مجھے مل گیا بیباختہ یار
منہ پینہ کئے محبت یہ پر گلہ ہار	غیر صدق کیے تجیر سے مرعاشق آ
جو کہو گا او سے آنکھوں سے بجا لاؤں گا	
لے تری سر کی قسم اب نہ کہیں جاؤں گا	
پہر لگا کئے نہیں نسک و وہ خوشید تھا	مجھے روئے مجھ پیٹے مراد کی مراد
تو نے سچ کہہ کوئی معشوق کیا پڑھا	یامرو پھیر نیک واسطے یہ قراترا
بولا میں کہا کی قسم او کی کہا جگے لیو	
سب یہ باتیں تہن فقط تیری سنا کیے	
پہر تو ہوئے لگے آپس میں قیدی محبت	وہی جلدی چڑی چڑی شریں و عشرت
الغرض آج تک ہو وہی باہم الفت	اگے کیا دیکھنے کدلاتی ہی ہنگامت
غیر کے نام ہی اب تو وہ ڈرا کرتا ہی	
دم امانت کی محبت کا ہر اکرتا ہی	
تمام شد واسوخت ماہ ذی حجہ ۱۹	۱۹

اندریہ سدا زلف غار کیا ہو  
زہر بھی لالہ دنیا جو شہید کیا ہو  
کجا نہ جہاں نینج کسا کیا ہو

ریاض

رباعی

رباعی

رباعی

ہر گل کو نخل ز انج جگر سے پایا	بیل کو ندیم شور و شر سے پایا
دیکھا دم سرد سی صبا کو ٹنڈا	پانی شبنم کو چشم تر سے پایا

رباعی

توختہ تحسین کا ہر شبر سے پایا	مضمون کا صلا اہل ہنر سے پایا
کیا سوتی پروٹی ہیں امانت تو	اس حجر کو لبریز گرس سے پایا

رباعی

حاسکے حسد کب جگر چاک نہیں	باطن کی صفائی تہ افلاک نہیں
دیکھا کسی کو نہ کدورت سے بڑی	ان شیشو بخین ٹپٹی کو سوا خاک نہیں

رباعی

تو اہان ہو سلا جل جو بنیا ہو	تازہ لیست یہاں سخن جگر پیتا ہے
ہو جاتی ہو دنیا کی بکری و لسنو تجا	مرنا پئے مومن بجا جینے سے

رباعی

دشمن ہو حسد نہ دوست کی نہ ہو	ہر شخص سے ارتباط دیرینہ ہو
کیلے کیے صفائی قلب کے صحت حال	سینہ میں ہو دل گہ گہ میں آئینہ ہو

۱۷۱

رباعی

رباعی

انسان

رباعی  
 ہر گل کو نخل ز انج جگر سے پایا  
 بیل کو ندیم شور و شر سے پایا  
 دیکھا دم سرد سی صبا کو ٹنڈا  
 پانی شبنم کو چشم تر سے پایا  
 رباعی  
 توختہ تحسین کا ہر شبر سے پایا  
 مضمون کا صلا اہل ہنر سے پایا  
 کیا سوتی پروٹی ہیں امانت تو  
 اس حجر کو لبریز گرس سے پایا  
 رباعی  
 حاسکے حسد کب جگر چاک نہیں  
 باطن کی صفائی تہ افلاک نہیں  
 دیکھا کسی کو نہ کدورت سے بڑی  
 ان شیشو بخین ٹپٹی کو سوا خاک نہیں  
 رباعی  
 تو اہان ہو سلا جل جو بنیا ہو  
 تازہ لیست یہاں سخن جگر پیتا ہے  
 ہو جاتی ہو دنیا کی بکری و لسنو تجا  
 مرنا پئے مومن بجا جینے سے  
 رباعی  
 دشمن ہو حسد نہ دوست کی نہ ہو  
 ہر شخص سے ارتباط دیرینہ ہو  
 کیلے کیے صفائی قلب کے صحت حال  
 سینہ میں ہو دل گہ گہ میں آئینہ ہو  
 رباعی  
 کیا فائدہ جاہل جو حسد کرتا ہو  
 حائل مری تعریف میں لکھ کر تار  
 انسان

پیشک بنده و قابل بود  
 ایما کرتا جو پر اکتا ہے  
 رباعی  
 اب دل میں طوق پاد پاد  
 یہاں بندہ دوست دیا کاد  
 دیکھیں کہ کین لانت کو پاد  
 پہلا یہ جہان میں خاک پاد

لہستان کیسا فلک چلتا تری	بند کی جب اللہ مدد کرتا ہے
رباعی	
زنگینی اشعار کا ہان غل ہو جا	پروانہ قدامت بیل ہو جا
نظم روشن کی باندہ دتجے وہ جا	محل میں چراغ شمع کا گل ہو جا
رباعی	
جتنا کوئی ہمارا دشمن ہو گا	اوتنا طبع رسا کا جو بن ہو گا
کلکیر صفت جو سہری کاٹین گرو	نام اپنا مثال شمع روشن ہو گا
رباعی	
باغی عین بیشکاکہ کم کتے ہیں	گل کتے ہیں گندہا ہم کتے ہیں
اک رنگ یہ رہتا ہے ہمیشہ واسد	منصف کو سد اکلا ہم کتے ہیں
رباعی	
بد کتے ہیں جگر کتنا کر تین	حق میں بندہ کو یہ بدلا کر تین
حاسد بھی ہیں بدلاں سب دنیا مور	ہر نرم میں تذکرہ مرا کر تین
رباعی	
کب لائق توصیف و ثنا کتا ہی	سچ تو یہی خاکسار کیا کتا ہی

منون روائی بیعت میں ہوں  
 کہتائی بند شوئی و زین میں ہوں  
 مضمون دم فکر یہ دیتا ہوں  
 ہر سچو دنیا میں لانت میں ہوں

فقط تاج مکان اور غم خوش  
 دلا جانین جو دار غم خوش  
 غمٹ آوش ای بنوای سچ  
 زنگینا زنگینا زنگینا زنگینا  
 درد سے کتے ہو جو غم خوش  
 خدا کر فضل و تاج غم خوش  
 خدا کر فضل و تاج غم خوش

چون امانت از شکیان نماند  
از انکه شکر سپیدم از شکر  
بزرگ علما آن قلم جویند  
گفت منور زبانی جان نبرد  
چنان آمده جایون بخت  
قطعه تاریخ وفات

چون امانت از شکیان نماند  
از انکه شکر سپیدم از شکر  
بزرگ علما آن قلم جویند  
گفت منور زبانی جان نبرد  
چنان آمده جایون بخت  
قطعه تاریخ وفات

چون امانت از شکیان نماند  
از انکه شکر سپیدم از شکر  
بزرگ علما آن قلم جویند  
گفت منور زبانی جان نبرد  
چنان آمده جایون بخت  
قطعه تاریخ وفات

### تاریخ وفات میرزا میر حسن

کرد در حلت عجیب بوسن پاک زاده و عابد و خلیق و عین چون امانت شنید حال وفا از سر بایس گفت با تلف خیب	تقریر دارید الشهدا بود در علم و فضل هم یکتا فکر ساش نمود طبع رسا سیر ز امیر رفت از دنیا
---	--

### تاریخ وفات اسد علی خان حید آبادی

در داکه رئیس حیدر آباد فکر ساش چو کرد امانت داخل جبنان شد از سر زهر	رحلت کرده مجسم نروان داوند آواز حور و غمگان شایدی علی اسد علی خانی
---	--

### تاریخ وفات شهزاده مرزا هما یون بخت بهادر

آه شهزاده بخت بهادر خبر حلتش چو گشت عیان	بخت تابوت یافت وقت بخت هر جگر پاره پاره شد یک بخت
---	--

۱۷۳

فکر ساش شیطیت پراچاه  
گفت امانت از سر طرز غفلان  
رفت پیش قاضی آن بیکانه  
قطعه تاریخ وفات

فکر ساش شیطیت پراچاه  
گفت امانت از سر طرز غفلان  
رفت پیش قاضی آن بیکانه  
قطعه تاریخ وفات

از سر راه گفت با تلف خیب  
چون امانت شنید حال وفا  
فکر ساش چو کرد امانت  
داخل جبنان شد از سر زهر  
تاریخ



مصدق دیوان ہذا  
سید آغا حسن صاحب  
ظفر الرشید جبار

شاعری اطمینان کی کہ لکھا بدست قضا  
غیر و احباب کو در لطف دیدار نہ کیا  
دوست شاگرد عزیزان پر نشان ہو گیا  
ہو گیا آنکھوں میں اندھیر نہ مانا فوس  
جلسہ نسوز و نکاح لکھ کر کیا تکیا  
حرف منقولہ میں تیار طاعت کی  
شعاع منور ہوئی بزم پر ہو گیا  
ایضا

### تاریخ وفات الہی خانم زائر

چون قضا کرد الہی ساقم	زائر و ذاکرہ خوش طینت
گوش چون کرد امانت خیال	گشتہ مصروف بسال عدت
گفت از در و سراققادہ خیابان	از جہان رفت بسوی جنت

### تاریخ طیاری چاہ واقع پر شدہ پور

چاہ پختہ چون بنام شد بر زمین	رحمت حق از فلک نازل شد
ہست ظاہر از صفائی آب چاہ	آب گوہر اندران شامل شد
ہر کہ نوشید آب جان تازہ فیت	لذت آب بقا حاصل شد
چون امانت گوش کر و طوطا چاہ	بہر سال از ہر کسی سائل شد
از سر کوثر فلک آواز داد	چاہ یوسف خان عزیز دل شد

تاریخہای انتقال جناب سید آغا حسن رحمہ اللہ و مفوض تخلص امانت  
قطعات تاریخ طبع زاد جناب سید حسن صاحب لطافت

۱۴۳  
بر آہ افسوس دل و شاد کاش  
ہم کو ہمدردان عالی طبیعت  
شد آن زائر و شاعر کو شایستہ  
نشست و اقامت و نظم و نضات  
ولا سبب آفا حسن اسرار  
تخلص در آفاق شہور امانت  
جہان نبوغ و دانش در نگاہ فطرت  
گہ کوہستان تاریخ عجری و لطافت  
دین فکر و دیم کہ فطرت و نبوت  
چہ تھا سید امانت جنت

تاریخ طبع از جناب سید  
ظفر علی صاحب تخلص  
سید حسن

و ادنیایا سید عالمی از طبیبان  
 از کتب و در نظم و شعر و تاریخ و طب  
 و ادب و کمال و کمال و کمال و کمال  
 و کمال و کمال و کمال و کمال  
 و کمال و کمال و کمال و کمال

سید آغا حسن امانت شاعر	او شاه حسن ملک حسن بنیر گین
از مرضی کردگار سر بود سفر	زین نترل هستی طرف غلدرین
تاریخ وفات او رقم کرد اسیر	جان داد امانت بخدا بودین

قطعه تاریخ طبع از خلف الرشید جناب منظم علی صاحب اسیر حکم	
طوطی بپرداز امانت سخن سرا	جاسر باغ خلدا و خوشنوا کی بی
هر نه لگا جو دهن تو آیه آسمان حکیم	بود آله او زین یل امانت خدا کی بی

چو شد سید آغا حسن از جهان	بزریر زمین گشت بالاس
امانت تخلص شعارش ادب	پسند جهان نظم زیبا
چنین گشت سال فالتش رقم	کر باو ابلاغ ارم جاس

قطعه تاریخ طبع از جناب زام محمد جعفر صاحب اوج خلف اکثر	
جناب مرزا دیر صاحب	

۱۷۵

جناب هاشمی آغا حسن میر و بیانات  
 شادان عزیز و اجداد و اجداد و اجداد  
 پنهان مرورش فالتش سال است که گشت  
 روانه جانب جعفر شادان امانت بیاف

ایضاً

سید آغا حسن از پناه اهل  
 نترل ملک عدم کرده وسط  
 بست و ششم ز جاد الاول  
 بود چون داخل جنبه شد  
 گفت الف سین فالتش رقم  
 رفت از دنیا امانت های بجا

ایضاً

سید اعجاز حسین  
پروفیسر شعبہ دینی و فلسفی  
پہلی تاریخ و فلسفہ  
حیف پور

در است و ششم پنج و شنبه فم  
یا الف شین حلت سیچین بکفت

در بستم و بهشت از جواد الاولی  
بلائی سکنی نوشتن الگفت این نعم

بستم و هشت از مایه بس که بود  
نهم میگفت این سن فویش سرش

در بست و ششم به پنج و ششم به دو  
با تلف بسال حلت میدزد و این غذا

سیر آفاصن ازوهر روان شنبه ام  
فهم گفت این سن نو قش بر و نیم

طبعہ تارخ طبغرا و جناب سیر وزیر علی صاحب نور محکم

164

سیدنا خاص علی نسب  
را اثر قریب خیاب ابو تراب  
بود مهر آسمان شاعر  
بود کامل صورت بدیع خیاب  
بود نبیت چون اژدر داروغ  
بود شمشیر جلیب

دوستان را چو در غمت نشینم  
شاعران را شمع غمت را چو شمع  
خفته بر آتش غمت را چو شمع  
افروز خورشید را چو شمع  
آسمان را چو شمع  
نگارگون را چو شمع

پهرو خوشید تا بان گشت زرد  
مشرقی بزم طرب برهم نمود  
مصرع تاریخ شد از روی واد

واغ خورده برل خود ماهتاب  
بود زهره در غم و در اضطراب  
شدنمان زیر زمین آن آفتاب

قطعه تاریخ طبع دیوان از جناب مداو علی خا نصاحب

ده چه کلامت مسرت بسزا  
این همه الهام الکی بدان  
دگر همین خوب سن الطبع

موج زندو بحر لطافت درو  
سید مانیک و طبیعت نکو  
دقتر سوزن امانت بگو

قطعات تاریخ طبع دیوان از جناب وارث علی خا نصاحب

متخلص به فخر شاگرد میان بحر صفا

کرد چون تصنیف لیسر دیوان کمال  
این سیر الطبع و فهم اعلی گفت با

نظم این شاعر شده مطبوع و اول انضا  
طبع دیوان امانت بوده به با صد لطافت  
۱۲۴۵

الضیاء

مدحت دیوان میر غا حشاح کند  
در سنین الطبع او فهم این تلف نواز

در شتا نظم شد گویا زبان ملک قاصر  
طبع دیوان امانت شاه شتاب نادر

الضیاء

شاعر نامی جو تیغی شهرت بر زبان  
فهم با لطف سنین سبع عید کما

هو به تصنیف او کی مطبوع الی الی  
کل به دیوان امانت لطافت بحر صفا



# دیوان امانت

خزان الفصاحت تاریخی نام ہر بیٹے استاد کا کلام نکر

مینے شاعر شیریں مقال ساحر بحر حالان ذکر امانت قبول نام مخموری ہلال ستائش بے مثل

موجود عایت لفظی خواب سید آغا حسن صاحب لکھنوی

کا دیوان ہر جنکے واسوخت کا ملح تمام جہان ہجر

اویں کفر نڈیا ایت باب سید حسن صاحب لکھنوی

آج کل الامرت جا قلم محمد عبدالستخان صاحب اور حافظہ و دست محمد صاحب کی مبارکت

مطبع شہر ہند واقع لکھنؤ میں چھپا

۱۲۸۹ ہجری